روزنامچہ سیاحت

از

خواجہ غلام الثقلین

جس کے

حصہ اول میں عراق وعرب کے مقامات مقدس
حصہ دوم میں مملکت ایران وخصوصاً طہران -
حصہ سوم میں جنوبی روس وقسطنطنیہ وبیروت ودمشق -
حصہ چہارم میں مدینہ منورہ وساحل شام کی بندرگاہوں کا حال
اور مصر کے مختصر حالات
حصہ پنجم میں ایک خاتمہ جس میں اسلامی ممالک کی پالٹکل حالات او.
آیندہ کے توقعات پر ریویو دطہران کا لکچر فارسی زبان میں
ورسالہ اسباب رفاہ وترقی ایران مطبوعہ طہران نقل کیا گیا ہی

کتاب ہذا تجارتی پریس میرٹھ میں بشیر الدین پرنٹر نے چھاپی
مطبع شمس الانوار میرٹھ میں شمس الدین پرنٹر کے اہتمام سے چھپا

عذر و خطاب بہ ناظرین

جب سے میں مقامات مقدسہ اور ممالک اسلامی سے آیا ہوں خانگی امور کا انصرام - مقامی مطابع کی بدترتیبی - قومی حالات کی خرابی اپنے پیشہ کی مصروفیت اور آخر میں الکشن کونسل کا جھگڑا چند ایسے امور پیش آئے کہ کافی توجہ سفرنامہ کی تصحیح اور درستی میں صرف نہ کرسکا - پھر بھی میں چھپائی بھی جیسی کچھ ہوتی ہے وہ ظاہر ہے - میں آپ حضرات سے شرمندہ ہوں اور معافی چاہتا ہوں غلطنامے کے ساتھ سفرنامہ ہذا کو جیسا کچھ طیار ہوا ہے شائع کرتا ہوں - حصۂ پنجم جس میں عام ریویو اور اسلامی ممالک کی عام حالت اور آیندہ کو تعلقات پر ریویو تھا وہ میں نے ابتک نہیں لکھا - اس وقت کہ حالات نازک رہی ہے اوس کی اشاعت یا لکھنا خوش آئند نہ تھا - مگر انشاء اللہ دو تین ماہ کے بعد اسکو جداگانہ رسالے کی شکل میں شائع کروں گا -

مجکو امید ہے کہ حضرات ناظرین چھپائی وغیرہ کے عیوب کو نظرانداز فرماکر مضامین پر غور کریں گے

غلام الثقلین

اعلان ضروری

(۱) درخواستین پتہ ذیل پر روانہ فرماوین

(۲) جن صاحبون کے پاس زبان اردو کی مستند اور اچھی کتابین ہون گی

ایک ایک کاپی بشرط منظوری مساوی قیمت پر تبادلہ کیجاویگی

(۳) کسی صاحب کو کتاب بلا قیمت یا بغیر ویلیو پے ایبل نہ بھیجی جاویگی۔

(۴) جو صاحب سفرنامے کے خریدار آخر اپریل سنہ ۱۹۱۳ء تک بقیمت ہون گے

اون کو خاتمہ بلا قیمت دیا جاویگا۔

المشتہر

تراب علی محرر دفتر آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب وکیل ہائیکورٹ میرٹھ

هو العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

نحمدہ علیٰ ما کان ونستعینہ علیٰ ما یکون ونصلّی علیٰ خیر خلقہ محمد افضل رسلہ ومنبع وحیہ محمّد ابن عبد اللہ وعلیٰ آلہ الاطہار رحم افضل ذرّیتہ ابراہیم خلیل الرحمٰن فرض اللہ علینا مودّتہم فی القرآن وعلیٰ اصحابہ الذین جاھدوا فی اللہ حق جہادہ وبذلوا مہجہم فی تاسیس ارکان الدین الایمان -

اما بعد یہ سفرنامہ جسکو راقم کا روزنامچہ سیاحت کہنا بہتر ہے معمولی سفرناموں سے کسیقدر مختلف ہے اسمین مختصر طور پر عمارات شہروں اور مناظر کے حالات بھی درج ہین جو راقم نے خود دیکھے ہین دوسروں کے سفرناموں سے حالات نقل نہین کیئے گئے لیکن زیادہ تر لوگون کی تمدّنی اور اخلاقی حالت کو دکھایا ہے اور روزانہ جو خیالات وکیفیات راقم پر گذرین اون کو بے کم وکاست درج کردیا ہے بعض اصحاب جو سیاست پالٹکس یا دین مین شہرہ کامل رکھتے ہین اون سے جو کچھ گفتگو ہوئی اوس کو کسیقدر مفصل درج کیا ہے - مثلاً آیت اللہ خراسانی یعنی حضرت آخوند ملا محمد کاظم مقیم نجف اشرف (جو اب واصل بحق ہو گئے -) آقا سید محمد فرزند جناب سید کاظم طباطبائی حجّۃ الاسلام - اکثر شیعیان عراق عرب وہندوستان جن جن کے مقلد

ترقی مین قدم بڑھانا چاہیے - اور اس کمزوری کے زمانہ مین جو ارتین سید نا شیخ سے سبق حاصل کرنا لازم ہے
یہ تحفہ پیش کر کے مین اپنا یقین و اعتماد ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ اس وقت اسلام کی خدمت
ہندوستان و ممالک قریبہ مین (تحت سایۂ دولت برطانیہ) جسقدر سہل ہے ایسی کسی دوسرے
ملک مین ممکن نہین - یہ سلطنت کسی مذہب کی اشاعت مین مزاحمت پسند نہین کر سکتی اور جو اخلاقی
و تمدنی اور دینی ترقی ہم کرنا چاہین اوس مین مخل ہونے کا کوئی خوف نہین کیونکہ اپنے جائز شاہی
حقوق کے تحفظ کے ساتھ تاج انگلستان کا وعدہ ہے کہ وہ باشندگان سلطنت کو ایک نگاہ سے
دیکھے گا -

بالآخر مجکو اُمید رہے کہ مُسلمانانِ ہند خود باہمی اتفاق سے رہین گے اور دیگر اہالیانِ ملک
کے ساتھ بھی اپنی طرف سے کوئی مُناسب موقعہ دوستی اور اتفاق کے برتاؤ کا ہاتھ سے نہ جانے دینگے
کیونکہ مہربانی اور سلوک کا نتیجہ دیرپا سو بہتر ہی نکلتا ہے - اور حُسن خلق عین مذہب اسلام کی تعلیم ہے -
اس زمانے مین عصبیت اور مسابقت جتھا بندی اور رشک مُسلمانون اور غیر مسلمانون
مین بھی کثرت سے ترقی کرتا جاتا ہے عصبیت اور مسابقت بہت اچھی چیزین ہین - لیکن جب انکی
بُنیاد صرف دُنیاوی اور ظاہری اور ناپائدار فوائد کا حصول ہے تو اس ترقی کی دوڑ سے بہت جلد
خطرناک نُقصان حاصل ہونے لگتے ہین - انسان کو انسان بنانے اور مُسلمانون کو اسلام صحیح پر قائم
کرنے کے لئے جب تک دل سے کوشش کی جاوے خوف ہے کہ نتائج بد سے بدتر ہوتے جائینگے - فقط

غلام الثقلین

۲۲ اپریل ۱۹۱۳ع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیاحت نامۂ خواجہ غلام الثقلین

نظرِ خدائے بینان زرہِ ہوا نباشد سفر نیاز مندان زرہ خطا نباشد

حصۂ اوّل - عراق (عرب)

[۱۸ مئی ۱۹۱۱ع]

مین چار پانچ دن سے پانی پت مین مقیم ہون - ایک ماہ سے تیاری سفر اور معاملات کو طے کرنے مین مصروف تھا - عرصہ زاید از یک ماہ سے مقدمات لینے بالکل چھوڑ دیئے تھے اور اب مین بفضلہ تعالیٰ تمام کاروبار سے فارغ ہو کر سفر کے لئے بالکل آمادہ ہون -

دعاؤن کی سفارشش

پانی پت مین میرے عزم سفر عراق و ایران و استمبول و حجاز و زیارات مقامات مقدسہ کی خبر عام ہو گئی - بہت سے عزیز خاص کر عورتین چار پانچ روز سے برابر آنی شروع ہو گئین - اکثر عزیزون اور بعض غیرون نے بھی باصرار تمام مجھ سے اس بات کی خواہش کی کہ مقامات متبرکہ مین اون کے لیے خاص خاص دعائین مانگی جائین - جنکو مین نے اپنی یادداشت مین درج کر لیا - مین نے اون سے بسبیل مزاح کہا کہ مین تو اسقدر محنت اور خرچ کر کے زیارات کرون اور تم لوگ گھر بیٹھے بلا ادائگی فیس دعا کرا لو - مین نے سنجیدگی سے کہا کہ اصل دعا تو وہی ہے جو صاف غرض دل کی ترغیب سے مانگے مگر مین انشاء اللہ تعالی سب کے لئے دلی دعا کرون گا اور دعا کرتا ہون کہ اُن کی حاجتین خداوند عالم بطفیل اپنے حبیب اور اوسکی آل

الطاف کے پوری کرے۔ دعاؤن کے متعلق مجکو سب سے زیادہ وہ دعا پسند ہے جو شمس العلماء مولانا خواجہ الطاف حسین حالی قبلہ کے نواسے نے جو میرے عزیز بھی ہین بتائی تھی۔ یہ نوجوان بدقسمتی سے ایک عرصے دراز سے سخت مرض صرع مین مبتلا ہے اور خود مولانا ممدوح اس عزیز کے علاج وغیرہ مین بجید روپیہ خرچ کر چکے ہین۔ اِس نوجوان نے اپنی صحت کے علاوہ یہہ دو دعائین بتائین :- (۱) خدایا ہندو کر طاعون کو دور کر (۲) بطفیل اپنے حبیب کے اس امت اسلام کو ترقی دے ✣

ہوتا تو وہی ہے جو مشیت الٰہی مین ہے مگر مانگنا ہمارا فرض ہے سچ یہہ ہے کہ پہلی دعا میری ذہن مین نہ تھی۔

[۱۹ رمئی ۱۹۱۱ع]

آمد خواجہ غلام السبطین | آج شام کو جانے کا قصد تھا مگر دوپہر سے قبل برادر عزیز خواجہ غلام السبطین آج آے مجھ سے ملنے کے لئے بجایک لکھنؤ سے آگئے اور چونکہ وہ میرے ساتھ ہی لوٹ جانا چاہتے تھے مین نے اس خیال سے آج شام کی روانگی ملتوی کردی تاکہ وہ کچھ دیر وطن مین رہ سکین۔ جن حضرات کو میری روانگی کا پہلا وقت معلوم ہو چکا تھا وہ سٹیشن پر پہونچ گئے اور اون کو تبدیل وقت کی اطلاع وقت پر ملی ✣

[۲۰ رمئی ۱۹۱۱ع]

وطن سے رخصت | عزیزون سے رخصت ہوکر اور انھین بہت روتا چھوڑکر دن کے ۹ بجے روانہ ہوا نیز محلہ انصار کے بعض عزیزون سے اون کے گھر جاکر ملا کیونکہ اُن کا بہت تقاضا تھا کہ ہم سے ملکر جانا۔ ریل پر ۱۰ بجے صبح کو پہونچا۔ اسٹیشن پر بزرگان پانی پت کا خاص مجمع تھا جو مجھے رخصت کرنے کے لئے جمع تھے بعض حضرات جو ارجنی کو غلہ اٹھوانے کی ضرورت سے ریل تک نہ پہونچ سکے۔ مجھ سے گھر کر پہلے ہی مل چکے تھے ✣

۱۱ بجے گاڑی دہلی کی طرف روانہ ہوگئی۔ گرمی نہایت سخت تھی۔ برادر عزیز خواجہ غلام السبطین اور میری چھوٹی لڑکی جس کی عمر پانچ سال کے قریب ہے ساتھ تھی۔ یہ بچی آنکھون کے علاج کے لئے لکھنؤ جا رہی

تھی - اوس کی ذہانت نہایت غیر معمولی ہے - مین نے اوس کے سوال کے جواب مین کہا کہ ریل اس وجہ سے کمزور ہوگئی کہ تھک گئی ہے - تو اوس نے کہا "واہ آدمی تھکا کرتے ہین کہین چیز بھی تھکا کرتی ہے"!!
راستے مین آولی اور دہلی کے درمیان عموماً باغ ہین اون کو دیکھکر بچی نے یہ مکمل فقرہ کہا "ساری زمین مین باغ ہی باغ ہین سواے ریل کی زمین کے" وہ گفتگو کے تمام آداب و اصول کا لحاظ رکھکر ہاتھ ہلا کر جوش کے ساتھ اس طرح باتین کرتی ہے کہ اوس کا ڈھنگ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے - خاصکر جناب مولانا حالی اوس کی باتون پر بہت عش عش کرتے ہین اور اونھون نے ایک نظم بھی اوس کی تعریف مین لکھی ہے -

گرمی مین سفر کی وجہ

اکثر حضرات نے میرے گرمی مین سفر کرنے سے تعجب کیا - مگر بات یہہ ہے کہ مین تین سال سے جاڑے مین سخت بیمار ہوجاتا ہون - اور یہہ گرمی ایک دو ماہ بعد برسات سے بدل جائیگی - دوسرے زیارات عتبات عالیات اور اسلامی خدمات کا فیصلہ کر لینے کے بعد جاڑے اور گرمی کا خیال ٹھیک نہین -

دہلی کا قیام

دہلی مین ہم خواجہ تصدق حسین صاحب بی - اے کے مکان پر ٹھیرے جو میرے عزیز ہین اور آج کل دہلی مین خفیفہ کے جج ہین - زمانۂ قیام دہلی مین جناب مکرمی کرم اللہ خان صاحب شیدا - اور جناب احسان الرحمان خان صاحب (عرف منجھلے آکا) اور مولوی عبدالرحیم خان صاحب سے جو مولانا حالی کے دوست ہین اور مجھ سے بزرگانہ تعلقات رکھتے ہین رخصت ہوا ؛

جناب کرم اللہ خان صاحب (عرف ننھے خان صاحب) نے خاص طور پر دریافت کیا کہ "چھوٹے چھوٹے بچون کو چھوڑکر اور اپنے کام کا ہرج کرکے ایسا سفر تم نے کیون اختیار کیا؟" - مین نے کہا کہ "میری راے مین ایسے سفر کا خیال خدا ہی دل مین ڈال دیتا ہے - (ع) رشتہ در گردنم افگندہ دوست -
دوسرے یہ کہ انسان کو ایسے زمانہ مین سفر کرنا چاہیئے جبکہ اوس کے بدن مین قوت باقی ہو - جب آدمی کمزور ہوجاتا ہے اور ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ رہے تو اوس زمانے مین سفر کرنا سخت تکلیف کا باعث ہوتا ہے ؛

دہلی سے روانگی

بہرحال سب بزرگون اور دوستون کی دعاؤن کیساتھ رخصت ہوکر ۹ بجے شب کو اسٹیشن

اور یہ کہا کہ کل ۱۲ بجے دفتر مین درج رجسٹر کر کے دیا جائیگا

یہ پاسپورٹ انگریزی کونسل کے دفتر سے کل ایران کے سفر کے لئے دیا گیا تھا۔ اور ٹرکش کونسل کے دفتر والون نے کہا کہ ہم کل سلطنت ٹرکی کا پاسپورٹ آپکے واسطے بنا دین گے ✤

صبح سید نذر عباس جو یہان صیغۂ حفظان صحت مین انسپکٹر اور میرے بھائی کے شاگرد ہین اور ایک عرصے تک اونھون نے پانی پت مین تعلیم پائی ہے مجھ سے ملنے آئے سیٹھ علی بھائی صاحب سے بمبئی کے بعض دولتمند سیٹھون کا تذکرہ ہوا جو عارضی دولت کیوجہ سے کسی کو اپنی برابر نہین سمجھتے تاجرین! دولت کا غرور بدتر چیز ہے

[۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۱ع]

دعوت اور بعض احباب سے ملاقات

کسٹم ہوس اور ترکی کونسل خانہ مین گیا۔ ترکی کونسل کا مکان سمندر کے قریب خوشنما اور صاف بنا ہوا ہے۔ کسٹم ہوس مین بہت انتظار کرنا پڑا۔ حالانکہ پاسپورٹ کافی تھا مین سکنڈ کلاس کا مسافر ہونا تو بہت زیادہ تکلیف ہوتی۔ شام کو مولوی علی محمد نے ایک مقام پر جو بمبئی سے گیارہ میل ہے اور جہان وہ رہتے ہین دعوت کی۔ مولوی صاحب موصوف سیٹھ نذر علی اثنا عشری خوجہ کے مکان مین مقیم ہین۔ یہان سیٹھ صاحب سے ملاقات ہوئی اور اونھون نے نجف اشرف اور مشہد مقدس کے بعض احباب کے نام دو خط دیئے۔ ان کے والد حاجی دیوجی سیٹھ نے تقریبًا ایک لاکھ کے خرچ سے ایک مسافر خانہ بمبئی مین بنایا ہے جس کو مین نے ۲۴ مئی کو دیکھا تھا اور وہان جناب مُلا باقر صاحب نے مُدارات کی تھی۔ اسکے بعد سید نذر عباس کے مکان پر گئے۔ مسٹر احمد علی علی بھائی مجھ سے ملنے کے لئے بڑودہ سے بمبئی آگئے۔ اونھون نے چار پانچ انگریزی ناول جہاز مین پڑھنے کو دیئے ✤

[۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۱ع]

جہاز کی سواری اور کوران پہیر

سیٹھ احمد علی صاحب کی گاڑی مین اُن کے ہمراہ جہاز کو روانہ ہوا۔ بندر مین نہایت دقت تھی کیونکہ سیکڑون اسباب کے چھکڑے آرہے تھے۔ جہاز کے سکنڈ کلاس مین ہم مُطلق

تھی صرف ایک سوراخ میں سے ہوا آتی تھی۔ خوش قسمتی سے میں نے اوپر کی بنچ پر قبضہ کیا۔ ہوا کچھ کچھ آتی رہی۔ مگر گرمی سخت تھی۔

سہ پہر سے طبیعت بگڑنے لگی۔ کچھ کھانا نہ کھایا گیا۔ بنچ پر پڑا رہا۔ دَوران سر رہا۔ سمندر میں تلاطم تھا سب مسافروں کا یہی عالم تھا اور یہہ خیال ہوتا تھا کہ کیا اچھا ہوتا جو یہہ زحمت نہوتی۔ اس وقت سفر کرنے پر پشیمانی تھی اور خواجہ حافظ کے اِن اشعار کا مطلب آج حل ہوا۔ ؎

شکوہِ تاجِ سلطانی کہ بیمِ جان درو درج است	کُلاہ دِلکش است آما بدردِ سر نمے ارزد
بس آسان می نمود اول غمِ دریا بہ بُوے سُود	غلط گفتم کہ ہر موجش بصد گوہر نمے ارزد

[۲۶ مئی ۱۹۱۱ع]

سمندر کے پانی میں غسل کیا۔ دو دفعہ استفراغ ہوا یعنی کچھ پھل اور ستو جو کھائے تھے وہ نکل گئے۔ برف جہاز پر نہیں بکتی۔ برف میں سرد کیا ہوا جنجر اور سوڈا وغیرہ البتہ ملتا تھا ایک بوتل پی۔ ڈرامہ کا ناول پڑھتا رہا مگر صرف وقت کاٹنے کے لئے۔ دِن بھر کوٹھڑی میں بند رہا۔ رات کو نیند نہ آئی۔ بنچ پر بیٹھنے سے بھی سخت تکلیف ہوتی تھی ؛

سُنا گیا کہ اوپر فرسٹ کلاس اور تھرڈ کلاس میں اس سے بھی زیادہ تکلیف ہے ؛

میرے درجہ میں دو مسافر ایک بصرہ کا عرب سوداگر تھا۔ جسکے باپ کا نام عبد الوہاب جادہ ہے وہ درجہ اوّل کا مسافر تھا اور دوسرا زنگبار کا۔ محمد علی ایک نوجوان اثنا عشری خوجہ کربلائے معلّے و دیگر زیارات عراق کو جاتا تھا۔ اس کے چند ہمراہی درجہ سوم میں تھے۔ ہم سب مسافر پریشان تھے۔ مگر باہمی اتفاق سے یہہ سفر طے ہوا ؛

[۲۷ مئی ۱۹۱۱ع۔ مقام کراچی]

جہاز کا کراچی پہونچنا اور کراچی کا ملاحظہ

آج صبح جہاز کراچی پہونچا۔ طوفان دفع ہوا۔ ہوش و حواس بجا ہوئے۔ غسل کیا کھانا کھایا

جناب سید علی فرزند پیش نماز مسجد مغول بمبئی جو ایک نوجوان و نیک نفس ایرانی ہین برابر کے درجے مین تھے
ان کے باپ بڑے عالم ہین اونھون نے تربوز کھلایا جس سے پیاس دفع ہوئی - مین نے غلطی سے ڈاکٹر
کا پاس بمبئی مین نہ لیا تھا - منشی امیر حسین ہاگم ایجنٹ نے کہا تھا کہ کراچی مین معائنہ ہوگا - لہذا ہم کو
چھ میل کراچی لے گئے اور سب مسافران درجہ سوم کو بھی مع اون کے بستروں کے لیگئے - درجہ دوم مین صرف
وہ لوگ رہ گئے جن کے پاس ڈاکٹری پاس تھا - پوس کی سٹیم لانچ (دخانی کشتی) آئی اور سکو ملاکر لیگئی
تھرڈ کلاس کے مسافرون کو زیادہ پریشانی تھی - اون کے بازو پر مہر لگائی گئی - بستر کو دوا دن کا دخان
(دھونی) دیا گیا - دھوپ مین سکو کشتی کے ذریعہ سے آنا جانا پڑا - یہہ بات بالکل سمجھ مین نہین آئی کہ جب
بصرہ مین قرنطینہ سات دن کا ہے تو کراچی مین اس قدر طول امل کی کیا ضرورت ہے؟ نیز ڈاکٹر جب جہاز پر آتا ہے
تو کیون لوگون کی نبض نہین دیکھ لیتا یا معائنہ نہین کر لیتا - بہر حال آج سیہر کو واپس آکر طبیعت کچھ بہتر ہوئی
کچھ کھایا خدا کا شکر ادا کیا - ایک کارڈ وطن بھیجا اور ڈائری لکھی + مسافران عراق کیلئے بہتر ہے کہ کراچی سے سوار ہون
رستے مین تبریز کے ایک ایرانی سے ملاقات ہوئی جو قسطنطنیہ مین تاجر تھا اور اب بغداد تجارت شروع
کرنے جاتا ہے مضبوط اور وجیہ آدمی ہے اور بلحاظ عقاید کے بہت پکا مسلمان ہے - سر پر کلاہ ترکی
رکھتا ہے - مگر کھانے پینے کا اوس کو جہاز مین پرہیز نہین یعنی یورپین کے ساتھ کھاتا ہے - یہ قسطنطنیہ
کی معاشرت کا اثر ہے - اوس کی ماں بھی زیارات کی غرض سے جا رہی ہے - وہ نہایت پرہیزگار و متقیہ
بی بی ہے - اس شخص سے راستے کے حالات معلوم ہوئے +

[۲۹ مئی ۱۹۱۱ء مقابل مسقط]

جہاز کی روانگی مسقط کی طرف

جہاز رات کو روانہ ہوا - سید زین العابدین جنھون نے آٹھ بار زیارت کربلا سے معلے اور
ایک بار حج کیا ہے - کہتے ہین کہ اسقدر طوفان اور تکلیف جیسی پچھلے ۲۰ گھنٹے مین گذری ہے
پہلے کبھی دیکھنے مین نہین آئی - کھانے سے طبیعت سخت متنفر رہی - چلنے پھرنے سے سر مین چکر آتا تھا - طوفان

کی وجہ سے کمرون کے سوراخ جن مین سے ہوا آتی تھی بند کر دیئے گئے اور کمرہ حمام سے بدتر ہوگیا۔ اوپر یہ حال تھا کہ پانی جہاز پر ایک طرف سے چڑھتا ہے اور دوسری طرف نکل جاتا ہے۔ مجکو ان دو دن مین ایسی زحمت ہوئی کہ طبیعت سفر سے بیزار ہوگئی۔ بفضل الٰہی آج صبح کچھ افاقہ ہوا ✤

ایک ہندی قاضی درویش بغداد جا رہے تھے۔ یہ قاضی صاحب نقیب صاحب بغداد کے پاس ایک مہمان کا تحفہ بھی لیجاتے ہین۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی اولاد مین جو سجادہ نشین ہوتا ہے اوسے نقیب کہتے ہین۔ قاضی صاحب موصوف بڑے عابد اور نمازی آدمی ہین۔ مجھ سے کہتے تھے کہ "آپ کا نام اخبارون مین دیکھا ہے" یہ صاحب جہاز کے تیسرے درجے یعنی ڈک پر کھلی ہوا مین مقیم تھے۔ اون کے پاس چار پانچ گھنٹے بیٹھا رہا تکلیف مین افاقہ ہوا۔ وہین نماز پڑھی۔ باتین کین۔ دل بہلایا ✤

صبح کو روزانہ سمندر کے پانی سے غسل کرتا ہون درجہ دوئم مین ایک اور نوجوان خوجہ ہے جس کا نام غلام حسین ہے نہایت معقول شخص ہے۔ یہ صاحب زنگبار سے مع اپنی زوجہ اور بال بچون اور ملازم کے زیارات عراق کو جا رہے تھے۔ میرا نام پوچھا۔ مین نے نام بتایا تو کہا "آپ خواجہ غلام الحسنین کے بھائی ہین جنھون نے ہربرٹ اسپنسر کا ترجمہ کیا ہے؟ اور سیرت النبی ایک کتاب لکھی ہے"؟ مین نے کہا ہان! اوُنھون نے کہا کہ "مین نے اخبار تہذیب نسوان عصری اور اصلاح مین آپ کا بہت ذکر دیکھا ہے آپ مشہور آدمی ہین"۔ مین نے کہا کہ "میرا ذکر یکطرفہ اور برائی کے ساتھ دیکھا ہوگا"۔ آج ایک نوجوان گازرونی سے بھی ملاقات ہوئی جس نے گازرون ضلع شیراز مین تعلیم پائی ہے۔ ظاہر حال خستہ لیکن وہان کے زمینداروں مین ہے۔ باپ سے ناراض ہوکر بمبئی چلا گیا تھا۔ وہان سے عزیزون نے لوٹا دیا۔ خود تجارت کا شائق ہے اور باپ زراعت کا۔ اسی وجہ سے تنگ آیا۔ فرانسیسی کچھ کچھ جانتا ہے اور عربی بھی۔ اخبار حبل المتین کا وکیل اور مضمون نگار ہے اس کا نام سید عبدالحسین نائب الصدر ہے۔ ایرانی پالیٹکس (ریاستی معاملات) سے بخوبی واقف ہے۔ فارسی بہت عمدہ لکھتا ہے۔ عمر چوبیس سال کے قریب ہے۔ اس بیچارے کو دشمنون نے گولی

ماری تھی جس کی شکایت اوس نے حبل المتین مین بھی لکھی ہے *

اہل بمبئی کا طرز گفتگو میرا تجربہ بمبئی کا اور جہاز کا یہہ ہے کہ گویا - بمبئی اور گجرات کے لوگ لہجہ مین عموماً کھرے ہین - اور ہمارے خیال مین بے تہذیبی سے آدمی کو مخاطب کرتے ہین - مگر شاید اُن کی نیت یہ نہ ہو کہ سختی سے گفتگو کرین - ممکن ہے کہ کرخت لہجہ اہل عرب سے اُنھون نے لیا ہو - اس صوبہ مین ایک عیب تو اچھے پڑھے لکھے لوگون سے لیکر عوام تک مین ہے کہ اُن کے نزدیک کسی شخص سے کوئی غلطی ہو جائے تو بغیر ٹوکے نہ رہین گے - تحمل و ملائمت نہین جانتے - مگر اُن کی نیت غالباً بُری نہین ہوتی - تربیت کی کمی اس کا باعث ہے *

مسقط آج جہاز بہت دیر مین مسقط پہونچا - اندر جانے کی بسبب قرنطینہ کے اجازت نہین - سامنے ملک عرب کے پہاڑ ہین اور یہان سے نجد تک سلسلہ کوہ برابر چلا جاتا ہے - یہ پہاڑ بالکل خشک اور بلا درخت ہین - یہان سلطان یعنی امام مسقط کی عملداری ہے مگر انگریزی اثر بہت زیادہ ہے کئی کئی منزل کی پختہ عمارتین نظر آتی ہین جو بمبئی کی پرانی عمارتون کی نقل ہین - ایک سہ منزلہ عمارت پر سلطان کا سرخ جھنڈا نظر آتا ہے - جو لوگ کشتیون مین آئے وہ عموماً حبشی یا کم رو اور عرب کے اصل باشندے ہین - مسقط کا حلوا اور میٹھا لیمون مین نے بھی خرید کیے - میٹھا لیمون آدھ آدھ آنہ کو آیا اور ایک ٹین کا بکس (حلوے کا) ۲ کو ملا - حلوے کا نام ہی بڑا ہے خوبی صرف یہہ ہے کہ الائچی کی وجہ سے منہہ مین خوشبو ہو جاتی ہے اور اوس مین ہندوستان کے حلوے کی طرح شکر اور گھی کی کثرت نہین ہوتی *

مسقط مین کچھ ہندو اور دیگر مسافر جہاز سے اُترے اور بہت سے معزز آدمی سوار بھی ہوئے - اس وقت جہاز ٹھیرا ہوا ہے اور نہایت طپش ہے - آج کئی دن کی نماز پڑھی - ظہر کی لکھی - خدا کا شکر ادا کیا کہ زندون مین شمار رہا *

[۳۰ مئی ۱۹۱۲ء درمیان لنگہ و بوشہر]

عرب مشنری جہاز حرکت مین ہے۔ کل مسقط سے جو لوگ سوار ہوئے اون مین دو نوجوان تھے جن کے لباس عربی تھے اور سواے عربی کے کچھ بول نہ سکتے تھے۔ معلوم ہوا کہ موصل کے رہنے والے اور مسیحی مذہب کے عرب مشنری ہین مسقط مین مقرر ہین اور بصرہ کی طرف جارہے ہین میتھوڈسٹ چرچ سے تعلق رکھتے ہین ہمارے جہاز مین ایک اور شخص ہے جو اُردو زبان نہین جانتا ہے بظاہر عیسائی وضع رکھتا ہے لیکن یہودی ہے اور قرآن کا بھی قائل ہے۔ اوس کا ان مشنری عربون سے بہت مباحثہ ہوا۔ اوس نے کہا کہ فلان بات حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت قرآن مین یون لکھی ہے مسیحی مشنریون نے کہا "قرآن کوئی چیز نہین ہم نہین مانتے" اوس نے بائبل کا حوالہ دیا کہ "خدا ایک ہے اور مسیح علیہ السلام خنزیر (سور) نہ کھاتے تھے اور سبت (تعطیل شنبہ) کے قائل تھے"۔ عیسائی لاجواب ہو گئے۔

مین نے اگلے دن اُن سے پوچھا کہ "فاران جہان خدا کا آنا لکھا ہے کہان ہے"؟۔ اُنھون نے کہا "مسلمان کہتے ہین کہ مکہ مین ہے مگر اس امر مین اختلاف ہے"۔ ان لوگون کی بولی کتابی عربی تھی اس لئے دیر سے سمجھ مین آئی ✤

فرقہ اباضیہ مسیحی مشنری سے مین نے اباضیہ (خوارج مسقط) کا حال دریافت کیا اوس نے کہا کہ "وہ دیگر مذاہب سے تعصب نہین رکھتے اور نجاست غیر مسلم کے قائل نہین"۔ خاص مسقط مین شیعہ اور سُنی بہت ہین۔ مگر باہر ملک عمان مین فرقہ اباضیہ کی آبادی زیادہ ہے۔ یہہ لوگ حقہ کو بہت ناپاک جانتے ہین۔ اور حج کو ایسا ضروری نہین جانتے جیسا شیعہ اور سُنی جانتے ہین۔ اون کے مُلّا صرف ایک علم پڑھتے ہین یعنی علم نحو، جو شخص نحو زیادہ جانتا ہے وہی بڑا عالم دین ہے۔ سیدنا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو نہین مانتے"۔ مگر اس مسیحی عرب نے کہا کہ "مین اون کو مانتا ہون کہ وہ شجاع تھے۔ عالم تھے۔ فصیح تھے اور خدمت اسلام مین مثل حضرت رسول کے ایستادہ رہتے تھے" ✤

ایک نابینا کا لکھنا پڑھنا ایک نئی بات جہاز پر دیکھی۔ یعنی ان لوگون نے ایک نابینا عیسائی عرب

دکھایا جسنے بغداد مین اندھون کے مدرسہ مین معلمی کی ہے - یہہ شخص لکھتا ہے اور پڑھتا بھی ہے - ایک فرانسیسی نے اوس کو نوشت و خواند کی تعلیم دی ہے اور ایک سوئی سے ہر آواز پر کچھ نقطے بناتا ہے اور پھر انگلی سے مَس کر کے اون کو پڑھتا ہے - چنانچہ مین نے یہہ عبارت بنائی :- "خواجہ غلام الثقلین ساکن پانی پت از مضافات دہلی - ملک ہندوستان" - اوسنے اپنے نقطون مین عبارت لکھی پھر اوِنھین لفظون مین مگر کسیقدر بدلے ہوئے تلفظ مین اوس کو پڑھدیا - یہہ طریقہ اٹھاروین صدی کے آخر مین ایک فرانسیسی پادری نے نکالا تھا - یہ بیچارہ انقلاب فرانس ۱۷۹۳ء مین قتل ہوا ❊ وہ گونگون اور بہرون کو بھی اسی طرح تعلیم دیتا تھا - پادریون نے بغداد مین اندھون کا اسکول کھولا ہے جس مین چالیس ۴۰ پچاس ۵۰ طالب علم بیان کئے جاتے ہین ❊

بندرگاہ لنگہ | آج دو اور تین بجے کے درمیان ہم بندرگاہ لنگا مین پہونچے جہان ایک گھنٹہ جہاز ٹھیرا دُور تک مکانات دو منزلہ بنے ہوئے اور کھجورون کے درخت تھے - ایران کی عملداری مین یہہ پہلی زمین نظر آئی - انگریزی جہاز بھی موجود تھے - کشتیان مُسافرون کو لیکر آئین مگر کوئی فروختنی چیز نہ تھی چنانچہ مُسافرون کو مایوسی ہوئی ❊

کل انشاء اللہ بوشہر اور پرسون بصرہ پہونچ جائینگے - آج کا دن اچھا گذرا - مگر شام کو طبیعت کسی قدر بگڑ گئی ❊

[۳۱ مئی ۱۹۱۱ع]

بوشہر | جہاز تین بجے کے قریب بوشہر پہونچا - مال کشتیون مین بھر گیا - ایرانی دشتی قبائل کے بیس ۲۰ پچیس ۲۵ حمال جہاز مین آئے سب فارسی بولتے تھے ❊

آقا سید علی شوستری پسر حاجی آقا امام مسجد مغل بمبئی جو سیکنڈ کلاس مین اپنی والدہ اور ایک عزیزہ کے ساتھ جا رہے تھے اون سے میری اور میرے ہمراہیون کی خوب ملاقات ہوگئی - ہمارا کو ساتھی

قاضی غلام حسین قاضی کولھاپوری کے پاس سامان خورد و نوش نہ رہا تھا اوںھون نے روٹیان اور کچھ مزدورون سے نہایت گران قیمت پر خرید ے ✤

سید غلام حسین قاضی کولھاپور

قاضی صاحب کولھاپور ایک عابد اور معقول آدمی معلوم ہوتے ہین - کئی بار اون کے ساتھ کھانا کھایا - تازہ کھانا اون کے بعض مرید تیار کردیتے ہین - مدت سے راجہ کولھاپور (وارث سیواجی) سے اون کی تکرار ہے جس کی وجہ یہہ ہے کہ مہاراج سلطنت عادل شاہیہ کے ایک بادشاہ (علی عادل شاہ) کی بنوائی ہوئی نہایت عالیشان اور خوبصورت مسجد پر قابض ہوگیا ہے اونہین چھوڑتا - قاضی موصوف نے تمام اخبارون اور گورنمنٹ مین تحریک کی - نتیجہ یہہ ہوا کہ راجہ صاحب کو تنبیہہ ہوئی - مگر اونھون نے بہت سی باشندگان شہر کو توڑلیا - اس لئے قاضی صاحب کو پھر شکست ہوئی - قاضی صاحب بغداد و کربلاے معلی جارہے ہین اور اسی مسجد کے لئے کوشش کرنیکی غرض سے امیر عبدالرحمن خان سے بھی ملنے گئے تھے - افغانی پالیٹکس مین بھی اون کو دخل ہے - مگر ہوائی خیالات ہین - قاری عبدالرحمن مرحوم پانی پتی سے ۱۸۷۰ء مین قرأت پڑھی ہے - اون کے عملیات و تعویذات کا بمبئی مین زور ہے جس کو وہ خود ہنسی سے کہتے ہین کہ "مکر چکر" ہے - راجہ کے آدمی اور رانیان بھی اون کے تعویذات کے قائل ہین ✤

آقا سید عبدالحسین نوجوان گازرونی سے بھی بہت ملاقات ہوگئی - نیز آقا سید علی اور اون کے رفیق سید زین العابدین سے (جو بالمعاوضہ حج و زیارات کیا کرتے ہین اور ایک صاف گو سخت مزاج اور غریب آدمی ہین) خوب ملاقات ہوگئی - سید عبدالحسین نے ایک عریضہ کاظمین مین ڈالنے کے لئے مجکو دیا اور اصرار کیا کہ ایک قرآن شریف نہایت مختصر مطبوعہ اسکندریہ لیلو مین نے قبول کرکے واپس کیا اونہون نے ہمارے ہمراہی قاضی کولاپور کو دیا اوںھون نے قبول کرلیا ✤

سید موصوف آج بوشہر اتر گئے اور اون کی جدائی سے افسوس ہوا - تمدن خیال کے نوجوان تھے -

آج عرصہ کے بعد گرم و تازہ دال قاضی صاحب کے ساتھ کھائی جو نہایت مزے کی معلوم ہوئی -

سیٹھ غلام حسین خوجہ

خوجے بھی محبت کے ساتھ پیش آتے ہین - خاصکر غلام حسین محمد ولی فارسی ساکن زنگبار بیچارے بار بار پوچھتے ہین کہ آپ کچھ تازہ کھانا نہین کھاتے اور چاء سے تواضع بھی کرتے ہین - مین بھی اون کے بچون کی اور اون کی مدارات کرتا رہتا ہون - جہاز مین تھوڑے سے اخلاق کی بدولت باہم جلد موافقت پیدا ہو جاتی ہے *

بندر بوشہر

بوشہر کے مضافات ۵-۶ میل سے کم نہین ہین - خود بندرگاہ کے پختہ دو منزلہ اور سہ منزلہ مکان سمندر کے کنارے ہین - شیرین پانی یہان کم ہے مشکل سے دستیاب ہوتا ہے - آب و ہوا بری ہے - زمین بھی زرخیز نہین - لیکن یہہ مقام جنوبی ایران کی سب سے بڑی تجارت گاہ ہے - ہم کو بسبب قرنطینہ اندر جانیکی اجازت نہوئی - دو میل کے فاصلے پر ہمارا جہاز کھڑا ہے - پانی اول نہایت نیلا تھا پھر کم نیلا ہو گیا - پھر سبز ہوا اور اب میلا سفیدی مائل معلوم ہوتا ہے - اور یہہ تغیرات دو گھنٹے کے اندر ہوئے ہین - اب سمندر بمقابل سابق کے زیادہ سرد ہے کیونکہ ہوا خشک ہے - بوشہر کی آبادی جہاز پر سے بیضوی دائرے کی شکل مین نظر آتی ہے - مختلف گورنمنٹون کے نشان کونسل خانون پر ہین اور بڑی گورنمنٹون کے گارد بھی رہتے ہین - قرنطینہ کا ڈاکٹر ملا ایک ہندوستانی ہندو ساکن صوبہ بمبئی معلوم ہوتا ہے - گورنمنٹ ایران کا ملازم ہے - وہ اور چند چپراسی جو معقول لباس پہنے ہوئے تھے جہاز پر آئے *

ایک صاحب سے ملاقات ہوئی جو عبدالرحمن کے نام سے مشہور ہین اصل نام علی اصغر ہے - ایران و ایشیاے روم اور عاشق آباد کی راہ سے مشہد مقدس اور قسطنطنیہ وغیرہ کا سفر کر چکے ہین - اون سے تفصیلی حالات اوس سفر کے معلوم ہوئے - پوستہ کی ڈاک گاڑی مین اُنھون نے سفر نہین کیا اوس سے واقف نہین ہین - یہہ شخص تجارت پیشہ ہین صرف تیس ۳۰ سال کی عمر ہے - اپنا اصل وطن ہندوستان

اور جائے پیدایش کا طین بتاتے ہین - کل اُمید ہے کہ جہاز محمرہ اور بصرہ مین پہونچے ٭

[یکم جون ۱۹۱۱ء - مقابل محمرہ]

آج جہاز شط العرب مین ۹ بجے پہونچا - یہان سے شیرین پانی کا دریا شروع ہوا - اس مین دجلہ و فرات و کارون ملتے ہین - قریب تیس ۳۰ میل کا فاصلہ ۳ بجے سہ پہر تک طے ہُوا ٭

ریاست محمرہ کے حالات دریا کے ایک طرف علاقۂ ایران ماتحت شیخ محمرہ کے ہے اور دوسری طرف علاقہ عثمانیہ ہے - نہایت زرخیز زمین ہے جسپر جگہہ جگہہ کھجور کے اونچے اونچے درخت اور باغات ہین لیکن اور کسی چیز کی زراعت کی طرف زیادہ توجہ معلوم نہین ہوتی - کمپانی نفت (یعنی مٹی کے تیل کی عظیم الشان انگریزی کمپنی) کا کارخانہ محمرہ سے باہر ہے - اور ساحل ایران پر انگریزی اثر اور نفوذ کے آثار بیشمار نظر آتے ہین - البتہ بوشہر کے مقابل ایک جنگی جہاز یعنی کروزر ایران کا تھا اور شیخ محمرہ کی ذاتی متوسط درجہ کی چھوٹی جنگی کشتیان بھی تھین جن پر بیرق سلطنت ایران یعنی خورشید اور شیر کا نشان تھا - محمرہ کے لوگ عربی زیادہ اور فارسی کم بولتے ہین - یہان مال زیادہ اُترتا ہے اور راہ اہواز اور اصفہان تک ایران کو جاتا ہے - یہان مسقط کے عرب اور جلفہ کا ایک ایرانی ارمنی پادری اُترا - معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر قسطنطینہ محمرہ سے کچھ معاملہ کر کے الگ کشتی مین چلا گیا - ڈاکٹر مسیحی معلوم ہوتا ہے ٭

ڈاکٹر قسطنطینہ جہاز ڈمرا جس مین سوار ہون اوس کا ڈاکٹر بھی ایک دیسی عیسائی ہے - ایک پھنسی میرے رُخسار پر ہوگئی ہے - آج دو دفعہ ڈاکٹر کے پاس جا کر مین نے کہا کہ اسپر دوا لگا دو - پہلی دفعہ اوس نے کہا کہ جب ڈاکٹر قسطنطینہ محمرہ کا معائنہ ہو چُکے گا تو لگاؤن گا - دوسری دفعہ یہہ جواب دیا - شام کے کھانے کا وقت قریب ہے کل صبح دوا لگاؤن گا یا خود لگالو گا - ان لوگون کو اپنے پیشہ کے فرایض و اخلاق کا بہت ہی خفیف احساس ہے ٭

آج جہاز مین میرا کھانا پھل وغیرہ ختم ہو گئے - جہاز شام تک بصرہ پہونچ جانا چاہیے تھا لیکن

۲۶ اپریل رات کو اسی جگہ رہگیا - صبح پہونچیگا - محمرہ کے ایک عرب سے کھجورے اور روٹیان خریدین - کھجور عرب
و ایران مین روٹی کے ساتھ بے تکلف بطور سالن کے کھایا جاتا ہے - حاجی سید عبدالحسین نے دال تیار
کی وہ مسکہ کے ساتھ کھائی گئی - صبح کو قاضی غلام حسین قاضی کولاپور نے اصرار سے تازہ کھانیکی دعوت کی

شیخ محمود باشندگان محمرہ

محمرہ اور جنوب ایران کے لوگون کے جسم عموماً شمالی ہندوستان کے مسلمانون کی مانند
ہین اور شکل بھی اون سے بہت ملتی ہے - ذہین ہین مگر زیادہ جفاکش معلوم نہین ہوتے - شیخ محمرہ خزعل
قبیلہ کا سردار ہے اور جب سے مشروط حکومت ہوئی اوس کی موافقت کا اظہار کرتا ہے لیکن اب
حجاج دیتا دلانا نہین - وہ جب سے آخوند کا مقلد سمجھا جاتا ہے اور شیخ بحرین اور امام مسقط بوجہ لیاقت
و ہوشیاری اوس کو اپنا لیڈر سمجھتے ہین - اوس کے پاس دس ہزار کے قریب فوج ہے اور اگر ایران کی
تائید مین لڑے تو تیس ہزار عرب میدان مین لا سکتا ہے - اس صوبہ کو عربستان ایران کہتے ہین
اور باشندے عموماً امامیہ ہین - یہہ علاقہ خاص ایران کا حصہ سمجھا جاتا ہے - شیخ کی حکومت بہت سخت ہے
انتظام مستبدانہ (یعنی خود مختارانہ) ہے - مگر عمدہ ہے کہین بد امنی نہین +

یہان تک لکھ چکا تھا کہ ڈاکٹر جہاز خود میرے پاس آیا اور ساتھ لیگیا - میرے رخسار کی پھنسی
کو دیکھکر کہا معمولی پھنسی ہے کوئی اندیشہ کی بات نہین اور میرے اصرار پر تھوڑا سا مرہم لگا دیا -
مین نے جو رائے ڈاکٹر کی نسبت قایم کی تھی وہ ضرور قابل ترمیم ہے - ڈاکٹر دوبارہ میرے پاس بطور
معذرت آیا جب اوس کو معلوم ہوا کہ مین اپنا روزنامچہ سیاحت لکھتا رہتا ہون +

شط العرب کا پانی شیرین اور اچھا ہے اور اگر آبپاشی باقاعدہ ہو تو کچھ شک نہین کہ یہین ایران و ٹرکی
ہر دو کی آمدنی ایک ایک کروڑ روپیہ سال سے زیادہ ہو سکتی ہے - بشرطیکہ امن کامل ہو اور آبادی کو
ترقی دی جاوے - یہہ آمدنی چار پانچ سال کے اندر بڑھ سکتی ہے - یہان کھجورین نہایت کثرت
سے ہین اور اون کی تجارت زور پر ہے - کہا جاتا ہے کہ سب سے عمدہ کھجورین یوروپ کو چلی جاتی ہین +

حمالان قمتی کے اکثر جوان (جو بچہ مشہور ہین) جہاز پر آئے ہوئے ہین - اُن مین سے ایک لڑکے کو مین نے دو مُشک دو ٹماٹر آج دین - شام کو میرا سامان اوپر ڈیک پر لایا - اور کہا کل آپ سے مزدوری نہ لون گا - اخلاق کا بہت اثر ہے +

[۲ر جون ۱۹۱۱ء قرنطینہ بصرہ]

بصرہ | رات کو محمرہ کے مقابل جہاز رہا اور ۴ بجے صبح سے قبل بصرہ کے قرنطینہ کے سامنے پہنچا خُدا خُدا کر کے بہت دیر کے بعد کشتیان قرنطینہ کے مقام پر پہونچین - اسباب اُتروا کر ایک کشتی مین بیشمار اسباب والے ہمراہیون کے ساتھ روانہ ہوا - جہاز کے نیچے پانی کا زور کشتیون کا قریب سے نکلنا جہاز کی موریون سے بوجہ دھونے جہاز کے پانی کا گر کر اوپر آنا - رسّون پر سے جو کشتیون کے سرے پر بندھے تھے زور شور سے پانی کا گرنا - الغرض سخت کشمکش اس حالت مین تھی قرنطینہ کے کنارے پہونچے میرا سامان زیادہ نہ تھا پھر بھی اوس کا اوٹھانا میرے لئے مشکل تھا - یہان کوئی حمّال یا مزدور نہ تھا دو ترک ایک حبشی افسر مہتمم اور ایک عیسائی ڈاکٹر یہان ہین - اوّل اُنھون نے معائنہ سرسری کیا - ساٹھ ساٹھ روپیہ سب سے لئے - ہمارے جہاز کا ڈاکٹر اول درجے کی سند رکھتا تھا - اس لئے کہتے ہین کہ یہان ۷ یوم کا قرنطینہ ہے - دو تین آدمیون نے کہا ہم غریب ہین اون سے فیس قرنطینہ نہین لی - حکّام سختی نہین کرتے - مگر کوئی خاص ہمدردی بھی کسی سے نہین - ہمارے ساتھی قاضی صاحب نے کہا کہ "مین تو شیخ عبدالقادر کے سجادہ نشین کے پاس تحفہ لیکر جاتا ہون" - حبشی افسر نے کہا کہ "لَا نَعْرِفُ الشَّیْخَ وَلَا نَعْرِفُ الْاِمَامَ نَعْرِفُ الْفُلُوسَ" (ہم امام کو جانین نہ شیخ کو - روپیہ کو جانتے ہین) - مگر گھنٹہ بھر کے بعد ان لوگون کو جنھون نے قرنطینہ کی فیس ادا کرنے سے انکار کیا تھا فیس معاف کر دیا گیا - ہمارے ہمراہی مسافر بڑے بڑے صندوق خود اوٹھا کر قرنطینہ کے مکان مین لائے - یہ مکان پختہ اینٹون کا بنا ہوا ہے مگر اینٹین عمدہ طور پر لگی ہوئی نہین - کوٹھریان بھی ہین - مگر دروازے

DBA000005360URD

کواڑ ایک بھی نہین - میری کوٹھڑی مین اور تین آدمی یعنی سید محمد رضا شیرازی - سید عبد الحسین یزدی اور عبد الرحمن مصری بھی مقیم ہین - ہم نے کھانا شامل کر لیا - یہہ سب حضرات بہت محنت کر کے کھانا تیار کرتے ہین - مگر کھانے کی تیاری مین میرا کوئی کام نہین +

دوکان پر خمیری روٹی اور پنیر اور کسیقدر کھیرے ملتے ہین - سب نے خرید کر کھائے - مجھے یہان یہہ بھی بتانا چاہیئے کہ ایران اور عراق عرب مین خشک پنیر کھیرے یا سکنجبین کے ساتھ روٹی کھاتے ہین - اور ایک سوکھی روٹی ہوتی ہے اوس کو نان دو آتشہ کہتے ہین اور یہہ روٹی مثل بسکٹ کے ہو جاتی ہے اوس کے ٹکڑے کھاتے ہین - اگر یہ روٹی کہین تازی مل جاوے تو اور بھی بہتر ہے - بصرہ کے کسی صاحب نے کھیرے اور کچے انگور ترش اور روٹیان آقا سید علی کے لیئے بھیجی تھین اونھون نے ہمارے لیئے بھی روانہ کین -

قرنطینہ مین سب کے بستروں اور نیچے پہننے کے کپڑوں اور سب صندوقوں کے اوپر کی سطح کو دھونی دی گئی - اور پھر سب لوگون کو قرنطینہ کے مکان مین چھوڑ دیا - مین نے غسل کر کے کپڑے بدلے اور پاک و پاکیزہ ہو کر شکر خدا ادا کیا - چھوٹی سی کوٹھڑی مین اسباب لگایا - آج وقت صرف یہ تکلیف ہے کہ خاک اڑتی اور بستر پر آتی ہے - کیونکہ کوٹھڑی مین کواڑ نہین پردے ہم نے ڈال دیئے ہین - خط لکھا تیار رکھا ہے - کوئی آدمی ڈاک لیجانے والا نہین +

[۳ر جون ۱۹۱۱ء در قرنطینہ بصرہ]

آج قرنطینہ مین دوسرا دن ہے - رات کو اور بعض اوقات دن کو کھٹمل یہان کے مجھے بہت تکلیف دیتے ہین - رات کو سردی خوب پڑتی ہے - رزائی اوڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے +

شط العرب کا پانی نہایت ہاضم اور شیرین ہے اور یہان میری بھوک دوگنی ہو گئی ہے +

ایک عالم ایرانی اور عربی مسیحی کی بحث	آج صبح ایک عالم ایرانی ساکن سامرہ اور عبد المجید مسیحی مشنری اور اون کے

ساتھی دوسرے مشنری کے درمیان (جو موصل کے عرب مشنری ہیں) اور جن کا ذکر پہلے آچکا ہے) دریاگ
کن رسے بہت بحث ہوئی۔ عجمی عالم نے کہا کہ مسیح کی الوہیت پر تمھاری کیا حجت ہے؟ مسیحی مشنری نے
کہا کہ "مسیح روح اللہ ہیں" اور اس کو قرآن و انجیل دونوں مانتے ہیں" عجمی عالم نے کہا "کیا تم مسیح کو ایسا ہی مانتے
ہو جیسا قرآن میں لکھا ہے؟" مسیحی مشنری نے جواب دیا "لا (نہیں)"

عجمی عالم۔ "تم مجکو مسلمان نہ سمجھو ایک سادھو یا دہری سمجھو اور دلیل بیان کرو؟"

مسیحی مشنری۔ "معجزات مسیح دلیل ہیں"

عجمی عالم۔ "یہ خبر ہے۔ خبر میں صدق و کذب دونوں کا احتمال ہے۔ سماعی باتوں کا کیا اعتبار؟"

مسیحی مشنری۔ "مذہب کے ثبوت میں عقل کا کام نہیں۔ تم نبوت محمد (صلعم) ثابت کرو"

عجمی عالم۔ "اس فقرہ کو کاٹ دو کہ عقل سے مذہب ثابت نہیں ہوتا۔ میں ثابت کر دوں گا"

میں نے کہا کہ بس بحث ختم ہو گئی۔ جب عقل (جسکے ذریعہ تو دون کو مذہب کی دعوت دی گئی ہے)
کوئی چیز نہیں تو معاملہ ختم ہو گیا ؛

جو خط پرسوں سے لکھا ہوا رکھا تھا وہ ایک بصری تاجر کی معرفت ہند کو روانہ کیا۔ رات کو مدت
کے بعد زمین پر سونے کا اتفاق ہوا۔ ٹڈل کا امتحان دینے کے زمانہ میں زمین پر لیمپ کے سامنے سویا
کرتا تھا تاکہ جب آنکھ کھل جائے پڑھنا شروع کر دوں۔ غالباً اوس وقت سے ایسا اتفاق ہوا +

مچھر بصرہ کے مچھر نہایت غیر معمولی ہیں اور بقول مسٹر غلام حسین زنگیباری اس طرح کاٹتے ہیں
جیسے قینچی جسم میں داخل ہو۔ مگر یہاں نہ مسہری ہے نہ پلنگ بعض آدمیوں کو گاڑی کے تخت مل گئے ہیں
لیکن میں نے اس مبارک سفر میں مناسب سمجھا کہ اصرار کر کے آرام کا سامان حاصل کروں ورنہ ممکن تھا
کہ ایک تخت مل جاتا +

[۴ر جون ۱۹۱۷ء در قرنطینہ بصرہ]

قرنطینہ مین یون بھی لوگون کو نہین آنے دیتے اور آجکل تو بیان کیا جاتا ہے کہ بصرہ مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے اس لئے زیادہ تر ممانعت ہے - لہذا کوئی چیز خریدنا ممکن نہین سوائے اس مال کے جو ایک ملاح اپنی مرضی سے شہر سے لے آیا ہے - جو لوگ ملاقات کو آتے ہین ان کو بھی اہل قرنطینہ سے ہاتھ ملانیکی اجازت نہین - ایک شخص مچھلیان فروخت کرنے کشتی مین سوار ہو کر آیا تھا نکال دیا گیا +

کم از کم اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رشوت کا بازار گرم نہین - حبشی داروغہ کوٹ پتلون اور ترکی کلاہ پہنے ہوئے سختی کے ساتھ انتظام کرتا ہے +

رات مچھرون کی وجہ سے بمشکل گذری -

[۵ جون ۱۹۱۱ع در قرنطینہ بصرہ]

قرنطینہ مین بدستور قیام ہے اور معمولی تکالیف مین تخفیف ندارد - کھانیکا انتظام عبدالرحمن آفندی اور یزدی نوجوان کی بدولت بہت خاصا ہے - چہرہ کی پھنسی جو باہر نکل آئی ہے سوتے وقت زیادہ تکلیف دیتی ہے

انتظام قرنطینہ مین ممکن اصلاحین

قرنطینہ کے انتظام کی خرابیان عدم توجہی کی وجہ سے ہین مثلاً کمرون مین اگر کواڑ لگا دئے جاوین - فرش پختہ کر دیا جاوے - ایک ریفرشمنٹ روم - اور چاء کی دوکان کا ٹھیکہ کسیکو دیا جاوے جس سے سرکار اور ٹھیکہ دار دونون کو فائدہ ہو - مسافرون کو آرام پہونچانے اور کھانا وغیرہ لانے کے لئے آدمی مقرر ہون - اسباب اوٹھانیکا ٹھیکہ حمالون کو دیا جاوے - پاخانے سلیقے سے بنا دیئے جائین تاکہ الٹا دریا کا پانی نجاست سے ملکر آدمی پر نہ پڑے تو بہت تھوڑے خرچ یعنی ایک ہفتہ کی آمدنی خرچ کرنے سے بہت سی شکایات رفع ہو سکتی ہین - یہان کی زمین بہت عمدہ ہے - پچاس یا سو روپیہ خرچ کرکے ایک چمن لگایا جا سکتا ہے - ایک چبوترہ نماز کے واسطے ضرور ہونا چاہیئے جسپر فرش بھی ہو - کچھ بنچ دریا کے کنارے ڈالدیئے جائین - مگر ان باتون کی طرف گورنمنٹ کو توجہ کرنے کا موقع نہین ملا - مین انشاءاللہ بوقت فرصت اپنے اس نوٹ کا ترجمہ بعد شائع ہونے

کسان کے گورنر بصرہ کو روانہ کرون گا - عملہ قرنطینہ مین نصف بلکہ زیادہ شیعہ ہین اور نصف سے کم اہل سنت
و جماعت ہین - غالباً زائرون کے آرام کے لئے ایسا کیا گیا ہے کیونکہ اکثر زوار شیعہ آتے ہین - یہان سنی
اور شیعہ پاس پاس صلح سے نماز پڑھتے اور بود و باش رکھتے ہین - ایک کو دوسرے سے کسی قسم کا سروکار
یا مذہبی نزاع نہین - قرنطینہ کی آمدنی بہت ہے - لوگون کا خیال ہے کہ آمدنی دولت (سلطنت)
تک نہین پہونچتی - ایک بات یہہ ہے کہ بندوقون سے مسلح سپاہی قرنطینہ کے گرد رہنے چاہئین - کیونکہ
چور ڈاکو آ کر لوٹ لیتے ہین - یہان کا عملہ یعنی چپراسی اندر باہر سوتے رہتے ہین - ان کے پاس ہتھیار
نہین یہہ سب معاملات گورنر کی خاص توجہ کے لایق ہین - اگر چوبیس مسلح آئین تو نہ اہل قرنطینہ کچھ کر سکتے
ہین نہ ملازمان و مسافران - لہذا ڈاکوون (حرامیون) کی مہربانی ہے کہ مکان قرنطینہ پر حملہ
نہین کرتے +

[۶ر جون ۱۹۱۲ء]

قرنطینہ مین پانچوان دن

آج شام کو بصرہ مین سرکاری طور پر یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ اب وبا نہین ہے
اس لئے جو لوگ بعد ختم قرنطینہ بصرہ جائین گے اون کو دوبارہ قرنطینہ مین آنا نہ پڑیگا - آج رات کو
سویرے ہی یہ شور ہوا کہ حرامی (یعنی چور) آ گئے ہین - معلوم ہوا کہ ۹ آدمی کشتی پر سوار ہو کر آئے تھے
ایک کشتی والا کھات کوڑا بیچکر آتا تھا اوس سے ۲-۳- اشرفیان (عثمانی لیرا) زبردستی لے لین -
اور اوس کے سر کو زخمی کیا - قرنطینہ کی عمارت کے دوسری طرف یہہ لوگ بیٹھے تھے - چونکہ لوگ غیر مسلح ہی تھے
اور قرنطینہ کے عملے کے پاس بھی بندوقین نہ تھین اس لئے خوف زیادہ تھا - کتون نے سخت بھونکنا
شروع کیا اِن سب اور ہمارے ہجوم سے ضرور چور گھبرائے ہون گے اسی لئے کوئی قریب نہین آیا +

[۷ر جون ۱۹۱۲ء قرنطینہ بصرہ]

آج ایک ترکی جہاز بجانب بغداد روانہ ہونے والا ہے بعض لوگون نے جن کی ڈاکٹر سے ملاقات ہے

کوشش کی کہ آج شام کو جانے کی اجازت دیدی جائے مگر ڈاکٹر کل اجازت دیگا۔ ہفتہ کو انگریزی لنچ
کمپنی کا جہاز بغداد روانہ ہوگا ✦

ایرانی پالٹکس میرے ساتھ ایک ایرانی یزدی ہے جو سنجیدگی سے اور ہنسی دل لگی میں بھی محمد علی شاہ
معزول بادشاہ ایران کا خیرخواہ وفادار ہے اور کہتا ہے کہ ملاؤں نے ناحق بادشاہ کو معزول کیا۔
گبر و یہود وغیرہ ملاؤں کو رشوت دیتے ہیں تاکہ کفار کو مسلمانوں کے برابر حقوق ملیں۔ ملا لوگ سب کام
روپیہ سے کرتے ہیں۔ ایک اور ایرانی حاجی بھی بادشاہ کا طرفدار معلوم ہوتا ہے۔ مگر حضرت علماء سے
اسقدر بدظن نہیں ان لوگوں کے بیان سے یہ پتا چلتا ہے کہ بدامنی اور کشت و خون دیکھکر ایک گروہ
گذشتہ امن و امان پر حسرت و خواہش سے نظر ڈالتا ہے۔ یہاں بعض ہندی زواروں کی حالت دیکھکر
نہایت رحم آتا ہے۔ معمولی آدمی والے بوڑھے آدمی عورتوں اور بچوں کو ساتھ لائے ہیں۔ بعض بیمار بھی
ہیں۔ صرف اعتقاد ان لوگوں کو زحمتوں کا متحمل بناتا ہے ✦

[۸ر جون ۱۹۱۱ء علی مقام بصرہ]

بحمداللہ قرنطینہ سے نکلے۔ ایک ترک نے آکر قرنطینہ کی طرف سے روپیہ کی رسید دی جو ترکی اور فرانسیسی
دونوں زبانوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اس کو بھی تذکرہ کہتے ہیں گنتی کرکے اور اسباب حماروں سے اٹھوا کر ہم
دریا کے دوسری طرف روانہ ہوئے۔ دریا میں اول تو مقابلہ پولیس کے افسر سے ہوا جو پاسپورٹ دیکھتا
تھا۔ ہم نے کہا بصرہ میں دیکھنا اس وقت صندوق سے نکالنا مشکل ہے اوس نے قبول کیا۔ بعد ازاں
کسٹم ہوس (چنگی خانہ) کشتی میں دو تین ترک آگئے اور کنارے پر ان کا افسر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا
کہ صندوق کھولو۔ میرے صندوق اور بیگ کو دو دو دفعہ دیکھا۔ ایک صندوق کھولا ہی نہیں۔ ۵ منٹ
سے زیادہ زحمت نہیں ہوئی پھر چھوڑ دیا۔ کوئی چیز محصولی نہ تھی۔ چونکہ افسر موجود تھا اور چار پانچ آدمی
بھی تھے اسلئے رشوت لینے کا موقع نہ تھا۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب سے پارلیمنٹ کا نیا انتظام ہوا ہے

گمرک (کسٹم ہوس) مین انتظام زیادہ عمدہ ہے اور رشوت جو ہر شخص کو تکلیف سے بچنے کی غرض سے پہلے دینی پڑتی تھی اب گویا بند ہے۔ اور ہمارے ساتھی سید زین العابدین نے بیان کیا کہ مجھ سے گمرک والے نے کہا کہ ہم نے تم سے کچھ نہین لیا۔ مگر بصرہ مین جا کر تم یہ کہوگے کہ ہمنے رشوت دی ہے۔ سید موصوف نے کہا استغفراللہ!

محلہ علی مقام علی مقام دریا کے کنارے ایک محلہ ہے جہان امیرالمومنینؑ نے مقام کیا تھا۔ وہان ایک برج بنا یا گیا ہے اور مسجد بھی ہے۔ یہان ایک سرای بالکل دریا کے کنارے ہے نیچے چارون طرف بازار اوپر کمرہ ہے ہر کمرہ پختہ ہے۔ مگر سپیدی شاید ۵-۶ برس سے نہین ہوئی۔ کمرہ خاصا ہوادار ہے ٭

کشتی والے نے آدمیون اور اسباب کو یہان تک لانے اور جہاز تک لیجانیکی اجرت ہر شخص سوا آنہ آنے مقرر کی ہے۔ کل سامان کو کشتی تک اور پھر کشتی سے جہاز تک لیجانا اون کا ذمہ ہے۔ یہ شخص شیخ محمد کاظم خادم کاظمین کی طرف سے زائرون کی خدمت اور نگرانی کے واسطے مقرر ہے ٭

• یہان روٹیان بہ نسبت قسطنطنیہ کے نصف قیمت پر ملتی ہین یعنی دس خمیری روٹیان ہم ریا ایک قران مین آتی ہین ٭

[۸ جون ۱۹۱۱ء۔ سرا ے علی مقام۔ بصرہ]

علی مقام یہان دریا کے کنارے نہایت پر رونق بازار اور چہار منزلہ و پنج منزلہ مکانات ہین جو بمبئی کے [illegible] سے ملتے ہوئے ہین۔ دوکانین شاندار ہین اور بڑے بڑے قہوہ خانے ہین جن مین ہر قسم کا مال [illegible]تا ہے دریا مین بیشمار کشتیان چلتی ہین ٭

مسجد علی مقام علی مقام کے مغرب مین اوس مینار کے نیچے جہان کہا جاتا ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے قیام کیا تھا اور جہان بطور یادگار ایک برج بنا ہوا ہے شیعہ نماز پڑھتے ہین۔ مسجد کی زمین نا ہموار ہے [illegible] بکثرت برتنون مین بھرا رہتا ہے معمولی سی عمارت ہے۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوا کہ شیعہ چاہتے ہین

کہ مینار کے گرد کی تمام عمارت اون کو مل جائے تو وہ عمارت بنوائین - مگر مینار کے گرد تقریباً ۳/۴ حصہ اہل سُنت کے قبضہ مین ہے وہ نہین دیتے اور اونھون نے چھت پر بڑی مسجد تیار کی ہے اس وجہ سے مقام خراب پڑا ہے - میرے نزدیک یہہ شیعون کی غلطی ہے یہ مقام متبرک ہے اور اوس کو ضرور درست کرنا چاہیے دس ہزار کے خرچ سے جو یہان کے دولتمند شیعون کے نزدیک کوئی بات نہین عمدہ عمارت اور مسجد بن سکتی ہے - مینار کے اوپر عَلَم یا پنجہ ہے اور اندر چند خوبصورت کتبے اور جھنڈیان نصب ہین - یہان بخورات (یعنی لوبان وغیرہ خوشبوئین) جلائی جاتی ہین - عرب - کُرد و عجم وغیرہ آتے ہین اور ادب سے زیارت کرکے اور نماز پڑھ کے چلے جاتے ہین - یہ مقام ہماری سرا کی چھت سے متصل ہے - منزل بالا پر بجانب مشرق اہل سُنت و جماعت نماز پڑھتے ہین اور نیچے جانب غرب شیعہ - بعد مغرب مینار کے اوپر چڑھکر بعض لوگ قرآن مجید کی آیات یا شیخ عبد القادر صاحب جیلانی کی تعریف مین صدائین دیتے ہین +

شہر بصرہ آج ہم کشتی مین سوار ہوکر بصرہ گئے جو یہان سے تقریباً ڈیڑھ یا دو میل ہے کشتی کا کرایہ بابت آمد و رفت فی کس آدھ آنہ کے حساب سے دیا گیا - دریا کی ایک طرف زیادہ تر خرما کے بڑے بڑے باغ ہین اور دوسری طرف پختہ سڑک ہے - یہہ دریا کی ایک شاخ ہے جو بصرہ مین لائی گئی ہے اور اوس سے چھوٹی چھوٹی نہرین دونون طرف نکالی گئی ہین اور اب بھی نکالی جاتی ہین - جانب غرب سڑک ہے جسپر گاڑیان چلتی ہین لیکن سڑک اور دریا کے بیچ مین کوئی کٹہرا یا حد فاصل نہین - سڑک پر قسم قسم کی گاڑیان چلتی ہین جن مین دو گھوڑے ہوتے ہین - یہہ گاڑیان اونچی اور بھاری اور پرانی وضع کی ہین - دریا مین لوگ برتن دھوتے ہین - کپڑے دھوتے ہین طہارت کرتے ہین پیشاب کرتے ہین اور اسی کا پانی پیتے ہین - میرے نزدیک دریا کے کنارے پینے اور برتنے کے پانی کے حوض جُدا جُدا بنانے چاہئین اور دریا کو جو شہر مین جاتا ہے پاک رکھنا چاہیے - یہی وجہ ہے کہ پانی متعفن معلوم ہوتا ہے - ڈاکٹرون اور حکیمون کو لازم ہے کہ پانی کو گندہ کرنے کی ممانعت کرین -

[مین سفر سے واپسی کے بعد گورنمنٹ عثمانیہ کی خدمت مین اس کے متعلق تحریک کرنیوالا تھا۔ مگر مصروفیت جنگ کی وجہ سے آج کل سلطنت کے پاس روپیہ کہان؟ سفرنامہ کے چھپنے کے بعد انشاء اللہ اس تحریر کا ترجمہ روانہ کرنیکا ارادہ ہے]

شہر بصرہ بصرہ مین آکر اول دفعہ مین نے بازار مُسقف یعنی پٹے ہوئے دیکھے۔ اگرچہ جغرافیہ مین مشہور ہے کہ تمام اسلامی ایشیا مین چھت کے بازار ہوتے ہین۔ مگر ایسے بازار دیکھنے کا کم اتفاق ہوتا ہے ؛

دوکانین کچھ شاندار نہین ہین۔ لیکن ہر چیز کا بازار جداگانہ ہے مال بکثرت ہے اور نہایت سلیقے سے لگایا گیا ہے۔ دوکاندار بھی عموماً خوش پوشاک ہین۔ دوکاندار عجم بہت زیادہ ہین اور شاید یہودی اُن سے بھی زیادہ ہین۔ ولایتی چیزون کی قیمت ہندوستان سے کسی قدر کم معلوم ہوتی ہے ہمنے ایک دوکان پر جہان ایک شخص ترکی کُلاہ پہنے کھڑا تھا شربت پیا۔ یہ بہت بڑا مکان تھا۔ راستے مین ایک سقہ نے کہا کہ یہ شخص یہودی تھا۔ آپ لوگ نا واقف معلوم ہوتے ہین۔ مین نے کہا بیشک۔ مگر اس خیال سے صبر کیا کہ بمجبوری ہندوستان کے مُسلم ریل کے ہوٹلون پر چاء پیتے ہین۔ یہودی بہرحال خنزیر سے پرہیز کرتے ہین اور طہارت کے چند قواعد رکھتے ہین۔ یہان موچیون کی دوکانین دیکھین جہان چند مُسلمان عرب جوتی بنا رہے تھے۔ ایک خوشنما جوتا چار روپیہ مین خریدا۔ عام لوگون مین تمیز کم معلوم ہوتی ہے اور تمدن کم ہے مثلاً ہمنے رستے مین دیکھا کہ سقے چھڑکاؤ کے لئے مشک بھرتے ہین مگر دہانہ مشک کا دریا کے اوتار کی طرف کرکے ہاتھ سے پانی مشک مین ڈال رہے ہین ؛

بیت الخلا کی تکلیف سرا مین جہان ہمارا قیام ہے اول دفعہ سے اس سے مقابلہ ہوا۔ بیت الخلا نہایت میلا اور گندا مقام ہے نہ کبھی اسپر سپیدی ہوئی نہ اس مین صفائی ہے۔ اور چھت کے مختلف مقامات پر لوگ بیٹھ جاتے ہین اور مہینون کا پاخانہ پڑا ہوا ہے جس کو ایک کونے مین کر دیتے ہین۔ سرا مین جو ٹین کا برآمدہ ہے اور دوسری طرف جو ٹین کی چھت بادار کی ہے اوسپر مہینون کا کوڑا پڑا ہوا ہے۔ سڑکون پر صفائی

ہے مگر مکانوں کی صفائی کم معلوم ہوتی ہے - عراق عرب اور عراق عجم بلکہ اسلامی دُنیا کا ایک بہت بڑا مشکل مسئلہ یہی صفائی اور غلاظت کا مسئلہ ہے جس کی طرف اون کو خاص طور پر متوجہ ہونیکی ضرورت ہے -

پیشہ ور بھنگی جو قدیم آریاؤں کی ایجاد ہیں اون کے نہونے سے ان ممالک میں ہم لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے

پولیس پولیس کی وردیاں بہت خوشنما اور جوان بھی اچھے ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ جب سے حکومت مشروطہ ہوئی پولیس اور فوج کی طرف زیادہ توجہ کی گئی ہے - انتظام قایم رکھنے کے لئے بیشک یہ بات بہت ضروری ہے - فوج کے لوگ جو گردش کرتے ہیں اون کی کمر میں کارتوس برابر لگے ہوئے ہیں اور بندوق ہاتھ میں ہے لیکن وہ کسی سے کچھ مزاحمت نہیں کرتے - پولیس اور فوج کے انتظام سے فارغ ہونے کی بعد گورنمنٹ ترکی کو لازم ہے کہ صفائی کا انتظام کرے اور مسافروں سے جو بنام نہاد قرنطینہ خواہ تصدیق تذکرہ جو زاید ٹیکس لیا جاتا ہے اور جو مہذب دُنیا میں ایک تکلیف دہ بات ہے اوس کو دفع کرے - غریب آدمی جو زیارات کو آتے ہیں اون سے تین روپیہ قرنطینہ اور تین روپیہ فیس تصدیق تذکرہ لے لینا واقعی سخت ہے - ایسی چھوٹی چھوٹی اصلاحوں سے ممالک اسلامیہ سے رشتۂ اخوت و اتحاد مضبوط ہوجاتا ہے - گورنمنٹ انگریزی بہت ہی کم فیس ایسی مو قع پر لیتی ہے ✤

[لغایت ۹-۵ رجون ۱۹۱۱ء - بر جہاز لنچ کمپنی]

تمام دن سرے میں مقام ہوا - بازار علی مقام بھی بہت بڑا ہے - یہاں دو پہر اور شام کو ایک لوکنڈہ (مکان طباخی) میں کھانا کھایا اور کچھ چیزیں خریدیں - یہاں سپاہی اور غیر سپاہی سب آکر کھانا کھاتے ہیں ۴ ریاہ میں ایک وقت آدمی کھانا کھا سکتا ہے - گوشت میں نمک مرچ نہیں ہوتا بالکل اُبلا ہوا ہوتا ہے - بازار میں فروخت کرنے کے بعد دوکاندار جب چیز دیتا ہے تو کہتا ہے "مبارک ہو" اور جب روپیہ ادا کیا جاتا ہے تو شکریہ ادا کرتا ہے - بعض بقال ہیں کہ دوکان پر بیٹھے قرآن شریف پڑھتے رہتے ہیں بعض دوکاندار ایسے ہیں جنھوں نے تحف اشرف میں مودت کی سنجال کی ہے - یہ بات تعریف کے قابل ہے -

ہندوستان مین شیعہ علماء و فقہاء اس بات کو عیب سمجھتے ہین شاید اس وجہ سے ہو کہ وہ کم ہین سُنّی علماء کو بھی دوکان کرتے مین نے نہین دیکھا - مگر اس مین عیب ہی کیا ہے ؟ +

[یوم شنبہ ۱۰ رجون ۱۹۱۱ع]

آج ہم صبح ہی اوٹھکر جہاز پر آئے - لوگ رات سے جہاز پر موجود تھے - ہوادار مگر مختصر جگہ ڈک پر ملگئی سابق مین بصرہ تک جو سکنڈ کلاس مین آئے اوس سی یہان زیادہ آرام ہے - ایک عرب نے آکر کہا کہ مین اکٹھے ٹکٹ لیئے دیتا ہون اور زائرون کے ٹکٹ خریدتا ہون - چنانچہ ہم کو بھی تکلیف کم ہوئی اور اوسی کی معرفت ٹکٹ خریدے - کچھ عرصہ کے بعد سخت آندھی چلی - اوپر کا شامیانہ جو جہاز پر لگا ہوا ہوتا ہے اوٹھا دیا گیا گرد کی کثرت سے بہت تکلیف ہوئی - رات بھر اور شاید ختم سفر تک دھوپ اور آسمان کے نیچے رہنا پڑیگا رات کو بدن مین درد اور بدہضمی سے تکلیف رہی ÷

اہل شہر کو جہاز پر پہونچانے کے لئے بہت سے آدمی آئے تھے جن مین دس پندرہ نوجوان بالکل اُس وضع کے تھے جیسے ہماری علی گڈہ کالج کے فیشنیبل نوجوان - البتہ یہہ لوگ زیادہ وجیہہ تھے - اکثر انگریزی کپڑون پر ترکی ٹوپی اوڑھے تھے اور بعض اعلےٰ درجہ کی عربی قبا و جبا پر ترکی ٹوپی رکھتے ہین مین یہہ دیکھکر خوش ہوا کہ مسلمان ترک بہت خوشحال ہین - مگر معلوم ہوا کہ وہ سب یہودی ہین بصرہ مین انھین کی دوکانین زیادہ ہین غلطی سے مین اُن کو ترک سمجھتا رہا ÷

جہاز پر بیحد ہجوم ہے کیونکہ دریہان بصرہ اور بغداد کے سفر کا یہی طریقہ اس علاقہ مین ہے - جہاز ایک اونٹ گاڑی کی چال سے زیادہ نہین بلکہ شاید کچھ کم رفتار ہو - کمپنی کا مالک مسٹر لنچ ممبر پارلیمنٹ انگلستان ہے جو ایران کی طرفداری مین مشہور ہے +

[۱۱ رجون ۱۹۱۱ع یکشنبہ - جہاز لنچ کمپنی]

صبح کو اوٹھکر سخت تکلیف معلوم ہوئی - نماز قضا پڑھکر نصف پارہ قرآن شریف سورہ کہف و مریم

اور آنحضرت کے متعلق دعا صحیفہ کاملہ اور صحت بدن کی دوسری دعا پڑھی ❊

قصبہ گورنیہ قصبہ گورنیہ صبح کو آیا جو دجلہ اور فرات کے وسط مین واقع ہے یعنی ایک طرف فرات اور دوسری طرف دجلہ ہے لیکن نہ زیادہ رونق ہے نہ تجارت ہے - حالانکہ بہہ اعلےٰ درجہ کی منڈی اس علاقہ مین بن سکتی ہے ❊ مکانات پختہ بھی ہین - مگر یہان پختہ مکانات کی اینٹین بدنما اور مثل کچی اینٹون کے گلی معلوم ہوتی ہین - بصرہ مین بھی یہی حالت ہے - البتہ جو مکانات چوبی بنے ہوئے ہین یا جو نئی وضع کے ہین وہ خوشنما ہین ❊

جہاز پر ایک تکرار کل ہمارے ساتھی شیخ عبدالرحمٰن ہین (جو عربی و فارسی و اُردو بہت خوب بولتے ہین) اور اُس عرب ملازم کمپنی مین جو مسافرون کو جہاز پر بٹھاتا ہے اور ہر ایک کو جگہ بانٹتا ہے خوب تکرار ہوئی - اس عرب ملازم لنچ کمپنی نے ایک بیچارے ہندی کو جس کے ساتھ بی بی تھی سختی سے مخاطب کیا اور جگہہ سے ہٹانا چاہا اور ہم کو بھی سنا بہت حکومت سے کہا کہ اپنی جگہہ جاؤ شیخ عبدالرحمٰن نے اوس کو بہت بُرا بھلا کہا اور کہا کہ اچار روپیہ پر جہاز سے نکل جاؤ - اُنھون نے کہا تو کیا ہے ابو الکپتان بھی نکال نہین سکتا اور زوائد سے کم جگہ نہین دے سکتا - ایک نوجوان ترک پولیس کا سب انسپکٹر یا افسر دویم تھا اوس نے اس سخت دل عرب سے کہا کہ اگر مین دیکھ لیتا کہ تو نے عورت پر سختی کی ہے تو ابھی چالان کر دیتا - تُم لوگ اس کمپنی کے بڑے خیر خواہ ہو لیکن ترکی کمپنی مین ایک ایک زائر کو دس دس کی جگہہ دلاتے ہو - پھر اس افسر پولیس نے کہا کہ اگر یہ سختی کرے تو مارو - اس مین شک نہین کہ ہندیون کی وقعت کم ہے اور ہندی بھی سفر مین سخت قدر شکستہ حال رہتے ہین کہ برخلاف سب قومون کے یہ لوگ اس لئے پھٹے اور میلے کپڑے پہن لیتے ہین تا کہ اچھے کپڑے ختم سفر پر کام آوین - اس زمانہ مین جبکہ سب قومین حیثیت سے بڑھکر صاف لباس پہنتی ہین یہ پالیسی میلے کپڑون کی سخت مُضر ہے ❊

راہ مین ملک کیحالت آج راستے مین دونون طرف وحشی عرب مِلتےبن کے لڑکے عموماً ازسرتاپا برہنہ ہوتے ہین جہلون جہاز کے ساتھ ملنگنے خشکی اور پانی مین بھاگتے ہین - نالے دریا مین سے جگہ جگہ لکالی

گئے ہین۔ مگر دن بھر کوئی کاشت نظر نہین آئی۔ البتہ کہین کہین کھجورون وغیرہ کے باغ تھے۔ بھیڑین
گائین۔ اور کہین کہین بھینسون کے گلے نظر پڑے۔ خاصکر بھیڑین کثرت سے ہین۔ راستے مین جھونپڑیان
اور بالون کے مختصر خیمے اور چند مکانات بھی ملے +

[۱۲- جون ۱۹۱۱ع برجہاز]

مقابل عمارہ | ہمارا جہاز آج صبح عمارہ پہونچا۔ نہایت بارونق قصبہ ہے۔ سیکڑون آدمی کنارے پر کھڑے
تھے اور باشندے عموماً مسلمان ہین۔ بازار لداؤ کا مسقف اور شاندار ہے اور بصرہ سے بہتر بنا ہوا ہے۔
مکانات پختہ ہین۔ بہت سے مسافر یہان اترے۔ قہوہ خانے بھی بصرہ سے بہتر نظر آتے ہین۔ دریا کے
۵-۶ قدم کے فاصلے سے بیچ مین سڑک چھوڑکر دوسری طرف پختہ عمارتین شروع ہوگئی ہین۔ اب تک ہم نے
جتنے مقامات دیکھے عمارہ سب سے زیادہ صاف اور قابل قدر ہے +

دریا پر ایک شاندار پل واقع ہے کیونکہ دونون طرف آبادی ہے اس پل کے ایک حصہ کو جہاز کی
آمد و رفت کے لئے کھول دیتے ہین۔ یہان اور دوسرے مقام پر بھی کل شام مسافرون کو اترنے ندیا بلکہ
الگ کنارہ پر اتارا اس وجہ سے کہ بصرہ مین بیماری ہے۔ لیکن درحقیقت بصرہ مین بیماری کو ختم ہوئے
اور قرنطینہ موقوف ہوئے کئی دن گذر چکے ہین۔ اب تک ان مقامات پر تار یا دوسرے ذریعہ سے
اطلاع نہین آئی۔ اگر یہی بے پروائی ہے تو شاید ہم کو بغداد مین بھی یہہ صورت پیش آوے +

رات کو تبریزی ترک اور سید زین العابدین اور آقا سید علی سے ملاقات ہوئی۔ سید زین العابدین
سے معلوم ہوا کہ جنت البقیع مین اگرچہ خدام کو سلطان کے یہان سے تنخواہ ملتی ہے تاہم وہ روضہ جناب
سیدہ وائمہ پر جانے مین مزاحمت کرتے ہین اور ع- ۶ ہر شیعہ سے لئے بغیر اندر جانے نہین دیتے
اور ۱۰ ماہ تک دروازہ بند رکھتے ہین۔ پہلے زمانہ مین اس قسم کی سختیون کی اجازت ہو تو مگر اب پارلیمنٹ و
مشروطہ مین ایسا عمل برا ہے۔ بہتر ہے کہ پارلیمنٹ مین اس کی بابت سوال کیا جاوے *+

* معاہدہ مذکورہ کے حالات سے معلوم ہوگا کہ صرف اہل ایران کے ذمے یہہ اور چند دیگر ایسے ہی ٹیکس ہین ۱۲

[دریاے دجلہ - جہاز ۲۰ جون ۱۹۱۰ع]

جہاز پر دھوپ جہاز پر چونکہ چھت نہین تمام دن دھوپ کی سخت تکلیف رہتی ہے - پردہ نہ باندھنے کی وجہ یہ بتاتے ہین کہ ہوا کے زور سے جہاز کی رفتار کم ہوجاتی ہے - لیکن اس کے لئے انجن زیادہ قوی لگانا چاہئے - یا جہاز ہلکا ہو - لوگ دن بھر کی دھوپ اور رات کی سردی سے بیمار ہوجاتے ہین اور نیچے کی منزل جابجا اور ملازمین جہاز اور سیکنڈ کلاس کے کمرون کی ہے اس مین مارے مارے پھرتے ہین - بصرہ اور بغداد کے درمیان مسافر اس کثرت سے جاتے ہین کہ میرے خیال مین ہر روز جہاز روانہ ہو تب بھی مسافرون سے بھر سکتا ہے - مگر دریا نہایت چکر کھا کر جاتا ہے خشکی کے راستے سے ڈاک گاڑی کا انتظام حکومت کی طرف سے ہو تو غالباً دو تین دن کا سفر رہجاوے اور بہت سے آدمی بوجہ کفایت وقت اوسی مین سفر کرنا پسند کرین - مگر بغداد ریلوے بننے کے بعد بصرہ اور بغداد کے درمیان ریل ہوجاویگی تو یہ دقتین سب دور ہوجاوین گی ÷

جہاز مین پردہ کے مدارج جہاز پر مختلف قومون کے آدمی اور یہودی عورتین ہین - یہودی عورتون کی شکل کشمیری عورتون سے بہت ملتی ہے - مسلمانون مین اس وقت جہاز پر پردے کے چار درجے نظر آتے ہین - سب سے سخت اور باقاعدہ پردہ ایک صاحب کا ہے جو کیمپ مدرس مین ہین اور ضلع لکھنؤ کے رہنے والے ہین - اون کی اہلیہ جو نہایت مریضہ اور کمزور ہین حالت سفر مین جہان تک ممکن ہے سخت سے سخت پردہ کرتی ہین - اور اون کی برابر جو یہودی نوجوان رات کو زبان عرب مین گاتے ہین تو وہ بہت خفا ہوتی ہین - اوس سے نصف پردہ جیسا کہ عموماً شرفاے ہند مین بوقت سفر ہوتا ہے ایک اور صاحب کا ہے جو بریلی کے باشندے ہین اور زیارات کو جا رہے ہین - اوس سے اُتر کر ایک ربع پردہ مسلمان عرب اور کرد عورتون اور خوجون کی عورتون کا ہے یہ بھی زیارات کو جا رہی ہین اور چہرے کو بہت کم چھپاتی ہین ÷

جہاز مین ہر شخص اپنے اپنے اشتغال و اوکار مین مبتلا ہوتا ہے - زائرون کو مناسب ہے کہ جب

عورتون کو ساتھ لاوین (اور ساتھ لانا ضروری ہے) تو عرب کے زیادہ پردہ پر اصرار نہ کرین ورنہ ایسے موقع پر عورتون کا بیچ مین بندھا ہوا رہنا بیماری کا موجب ہے - جیساکہ مولوی صاحب مسبوق اللہ کی بی بی سخت بیمار ہین - +

کنارہ دریا کے ملک کی حالت

آج بدؤن کے بہت سے خیمہ گاہ دریا کے ہر دو طرف آئے جن مین بیشمار دُنبے - بھیڑین بکریان - اور بعض جگہ بہت سی عمدہ عربی گھوڑے تھے - یہہ لوگ پورا لباس پہنے تھے اور زیادہ متمدن معلوم ہوتے تھے - باغ کہین کہین ضرور ملے اور دو ایک جگہ ہل بھی چلتے تھے - مگر اس وسیع زمین مین بکثرت کاشت معلوم نہ ہوئی - اور یہہ زمانہ فصل کا بھی نہین ہے - یہہ زمین آباد ہو جاوے تو یقیناً سالانہ کئی کروڑ روپیہ کی آمدنی سلطنت کو بڑھ سکتی ہے - اور صوبجات سرویا - بلگیریا - اور رومیلیا کے نقصان کی تلافی ہو سکتی ہے - مگر خوف ہے کہ اندرونی جھگڑے اور بیرونی سازشین ترکون کو انتظام کی مہلت نہ دینگی

[۱۴ جون ۱۹۱۱ء برجہاز]

عربی دیہات کی حالت

آج صبح سے آبادی یعنی عربون کے دیہات زیادہ آئے اور بعض مقامات مین کٹے ہوئے غلہ کے انبار بھی ملے - عرب صحرائی کا خرچ گویا کچھ نہین ہوتا - خانہ بدوشون کے خیمے محض اون کے بالون کے کمبل کے ہوتے ہین اور دیہات مثل ہمارے دیہات کے ہین - اون کے مکان بھی خام ہین اور لوہے کی چھتین ہین - البتہ مکانات ہمارے دیہات سے بڑے ہین - کچی دیوارین ہین - کھانے کا خرچ بھی ہندوستان سے بہت کم ہے اس پر بڑی بڑی قیمت کی گھوڑیان ہین جن کو فروخت کرتے ہین اور اوس کے روپیہ سے بندوق اور کارتوس خرید کرتے ہین اور جس کے پاس بندوقین و کارتوس زیادہ ہون وہی زیادہ معزز سمجھا جاتا ہے - کیونکہ وہ دوسرون پر غالب آسکتا ہے +

چھڑی یا گم گشتگی

آج میرا چھوا جو غازی آباد مین سفر کے لئے ریل پر سے خریدا تھا گم ہو گیا - اس مین ملمع تھا تا ایک چاندی کی انگشتری جس پر پنجتن کے نام عقیق پر تھے اور خاص طور پر دی گئی تھی اور

ایک مجیدی عثمانی و چند قران سے تمام اسباب مین تلاش کیا نہ ملا - کپتان وغائب نے افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ کہو تو سب مسافرون کی تلاشی لین - مگر مین نے اسقدر بھلے آدمیون کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا ٹکٹ کی بابت جہاز والون نے کہا کہ اوس کی قیمت مکرر نہ لیجائیگی ؎

قصبہ قوت و قرنطینہ یہان قرنطینہ کا ایسا خبط ہے کہ اس مقام پر شام کو جہاز پہونچا - بصرہ مین ختم بیماری کو شاید دن ہو گئے اور تار بھی یہان ہے - یہ بڑا بارونق قصبہ ہے - مگر مسافرون کو اترنے نہ دیا اور کہا کہ بصرہ مین بیماری ہے اور کہتے ہین کہ ڈاک بھی نہ لی اور یہ کہا عزیر مین بیماری ہے - ہماری جہاز مین وہان کے مسافر ہین - حالانکہ یہہ جہاز عزیر مین بالکل نہ ٹھہرا تھا - دجلہ کے کنارے عزیر ایک بستی ہے جہان حضرت عزیر پیغمبر کا روضہ ہے ایک سبز گنبد اور ایک بہت بڑی سرا نظر آتی ہے یہود عموماً وہان زیارات کے لیے جاتے اور اترتے ہین اور اون کو بہت مانتے ہین ؎

[۱۵ جون ۱۹۱۰ع جمعرات]

کافی جنس ساتھ رکھنا سفر مین ایسے واقعات اکثر پیش آتے ہین کہ آدمی کے پاس روپیہ ہو اور کھانا نہین ملتا ایک مسافر کا مثل اکثر مسافرون کے خیال تھا کہ عمارہ مین جہاز ٹھہرے گا جنس مل جائیگی - لیکن یہان جہاز نہ ٹھہرا - ایک پنجابی صاحب بلا جنس کے رہ گئے ہماری پاس بھی جنس مشکل کل تک کی تھی - بزہلی کے ایک صاحب نے اون کو اپنا مہمان کر لیا - تجربہ سے معلوم ہوا کہ مسافر کو اندازہ سے زیادہ چیزین اور چند خشک چیزین کھانے کی اپنے ساتھ رکھنی چاہئین ورنہ ایسے اتفاق پیش آنے پر کہ حسب امید راستے مین کھانا نہ ملے فاقہ کشی کی نوبت پہونچ سکتی ہے ؎

مسلمان ملازمین جہاز کی کمی جہاز کے ملازم سوائے دو عربون کے جو جہاز کو مثل کپتان کے مددگارون کے چلاتے ہین ترکی عیسائی ہین جن کا رنگ گورا اور لمبے چوڑے آدمی ہین - یا تو مسلمان یہہ کام کرتے نہین یا کسی مصلحت سے عیسائیون کو رکھا گیا ہے ؎

اہل عراق عرب کی جسامت

یہان کے آدمیون کی جسامت اور قوی اور عورتون کی شکل وصورت وجسامت ہمارے یہان کی عورتون سے بہتر معلوم ہوتی ہے - لوگون کا لباس اور گھوڑے بھی بہتر ہین - لیکن نشست وبرخاست اور طریقہ بود وباش مین شمالی ہندوستان بلکہ دکن والے بھی ان پر فوقیت رکھتے ہین برخلاف اس کے تمدن وتہذیب مین ہمارے دیہاتی یہان کے بدوی لوگون یا جنگلیون سے یقیناً ترقی یافتہ ہین

آج ایک جہاز لنچ کمپنی کا واپس جارہا تھا اوس سے معلوم ہوا کہ بغداد مین بحمد اللہ ہم کو قرنطینہ نہین ہوگا اور شاید آج رات کو بغداد پہونچ جاوین ÷

نساریہ کی صرف ایک جگہ اس جہاز مین ہے اوس مین یہود اور یہود نین مبیٹھ جایا کرتی تھین حیدرآباد سندھ کے لوگ جو عرصہ سے مسقط مین رہتے ہین اون کی عربی زبان ہوگئی ہے - اونھون نے اور چند اور مسلمانون نے قبضہ کرکے یہودیون کو نہ آنے دیا - مجکو اس قسم کی خودغرضی ناگوار معلوم ہوئی کہ اون کو مطلق جگہ نہ دی اور تکرار کیا - مگر اس قسم کے تعصبات ابھی مدتون تک رہین گے ÷

مٹی کے خوشنما مکانات

آج بعض مٹی کے بنے ہوئے خوشنما قلعے اور مکانات نظر آئے جن کی دیوارین نہایت باقاعدہ اور صاف تھین - یہان مٹی کے مکانات جب باقاعدہ بناتے ہین تو بہت اچھے بناتے ہین ÷

حیدرآباد سندھ مین مجکو مٹی کے خوشنما مکانات دیکھنے کا بارہا اتفاق ہوا - وہان بھی بارش کم ہوتی ہے اور پختہ مکانات کا رواج کم ہے - یہان یہ بات عجیب ہے کہ سوائے ایک گاؤن کے جو اس وقت میرے سامنے ہے - مین نے اس میدان مین باغات تو دیکھے لیکن باغ سے علیحدہ درختون کا پتہ بہت کم پایا - یا تو درخت اُگتے نہین یا لوگ کاٹ لیتے ہین ÷

آج راستے مین زمین دریا سے بہت بلند ہوگئی - چنانچہ چرس کے ذریعہ سے پانی چڑھایا جاتا ہے بڑے بڑے باغ نظر آتے ہین جن کے گرد اونچی خام دیوار ہے اور عملے اور آدمیون کے مکان باہر ہین - اور گھوڑے جو پانی کھینچنے کے کام مین لائے جاتے ہین بندھے ہوئے ہین - یہان دریا کے کنارے جو چرس

(بڑے زراعتی ڈول) ہین اون مین بہ نسبت ہندوستان کے عام چرسون کے دو باتین بہتر ہین چرس کے ختم پر ایک چمڑے کی لمبی تھیلی بطور دُم کے لگی رہتی ہے اور اوس مین رسّی بندھی ہوتی ہے جو چرس کے ساتھ سکڑ جاتی ہے اور یہہ دُم بندھکر اوپر پہونچتی ہے۔ ہندوستان کی طرح ڈول مین سے تقریباً ایک چہارم پانی بلکہ کوئی حصہ بھی کنوین یا دریا مین گر کر ضایع نہین ہوتا ۔ ۲ ایک گول لکڑی مثل بیلن کے کنارے پر لگی ہوتی ہے عین ڈھیکلی کے نیچے اوس پر چرس خود بخود آجاتا ہے ۔

اس سے یہہ فائدہ ہوتا ہے کہ پانی گرانے کے لئے کسی آدمی کی ضرورت نہین ہوتی اور ایک آدمی چرس کو چلا سکتا ہے۔ دوسرے لفظون مین پانی کھینچنے کے خرچ مین للعہ صرما ہوار کی کفایت ہوتی ہے اس معاملے مین یہہ لوگ ہم سے زیادہ لایق ہین ۔

مدائن کے آثار و نظارہ

آج مدائن کے کھنڈر اور طاقِ کسریٰ نوشیروانِ عادل بھی نظر پڑا۔ ایک گنبد جو معجزہ نبوی کی علامت ہے اور شکستہ ہے وہ باقی ہے باقی سب منہدم ہوگیا ہے - مدائن ہی کے پاس شہر بغداد عباسیون نے آباد کیا تھا۔ یہہ مدائن نوشیروان کا دارالحکومت تھا۔ نوشیروان ایک منتظم اور لایق بادشاہ تھا۔ غالباً اوس کو ملکِ عادل کہتے تھے اور شیخ سعدی نے جو یہ شعر اپنے ممدوح ابوبکر اتابک ابن سعد زنگی کی تعریف مین لکھا ہے ؎

سزد گر بدورت بنازم چنان ؛ کہ سید بدورانِ نوشیروان

وہ زیادہ صحیح نہین میرے نزدیک آنحضرتؐ کا یہ فرمانا "وُلِدْتُ فِی زَمَانِ مَلِکٍ عَادِلٍ" (مین ملک عادل نوشیروان کے زمانہ مین پیدا ہوا) ایک تاریخی واقعہ کا اظہار ہے نہ کہ کوئی فخر کا اظہار۔ ملک عادل نوشیروان کا لقب تھا۔ بظاہر عادل بادشاہ کے زمانہ مین پیدا ہونا کوئی فخر کا موجب نہین ہوسکتا۔ اِسی طاقِ کسریٰ کی بابت کہا گیا ہے :-

پردہ داری میکند بر طاقِ کسریٰ عنکبوت ؛ چغد نوبت میزند بر گنبدِ افراسیاب

چلکر کھانے کے بعد طاق کسریٰ ۳-۴ گھنٹہ مین دریا کے تقریباً (۵۰۰) قدم پر آگیا - اس عمارت سے معجزہ نبوی ظاہر ہوتا ہے یعنی ولادت رسولؐ کے وقت جو مینار یا گنبد طاق کسریٰ کا گر گیا ہے اوسی طرح مثل پھاٹک کے گرا ہوا حصہ موجود ہے - نصف کنگورہ باقی ہے - اور نصف گرا ہوا ہے - کسی زمانہ مین یہ عمارت بہت بڑی اور شاندار مثل رنگ محل اور قلعہ کے ہوگی - آنے جانے کے دو تین دروازے ایسے موجود ہین جیسے قلعہ کے دروازے ہوتے ہین آس پاس بڑے بڑے ٹیلے ہین جو شاندار عمارتون کا ملبہ ہے - اس مین شک نہین کہ ان کو کھودا جائے تو قدیم ایرانی چیزین اور علامات تمدن بہت کچھ نکلین +

طاق کسریٰ کے متصل یعنی تقریباً ۱/۲ میل پر بجانب شمال مشرق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مقبرہ ہے - یہ دونون چیزین مدائن ہی مین ہین جو دار الحکومت سلطنت نوشیروان کا تھا +

سلمان فارسی رضؓ کا درجہ صحابہ رسولؐ مین بہت بڑا ہے جہان تک کہ بموجب روایات امامیہ ایمان کے جو دس مدارج ہین اور دسوان درجہ خاص ائمہؑ وانبیا کا ہے اوس مین سے حضرت سلمانؓ درجہ نہم تک پہونچ چکے ہین اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ مثل حضرت ابو ذر درجۂ ہفتم سے نہین بڑھے اور آنحضرتؐ نے حدیث مشہور کے بموجب بروز خندق فرمایا تھا "سلمانؓ ہم اہلبیت مین سے ہین" - حضرت سلمانؓ بزمانہ خلافت حضرت خلیفہ ثانی بوجہ سخت بد امنی مدائن کے کہ جسکا انتظام مشکل ہو گیا تھا گورنر مدائن باجازت علی مرتضیٰؑ مقرر ہوئے تھے اور حضرت سلمان نے قوت باطنی سے انتظام کیا تھا - یہین اون کا انتقال ہوا اور دفن کئے گئے اور اونکا مقبرہ دریا سے دور تک صاف نظر آتا ہے +

فارس کے دو بڑے آدمی

فارس نے عرب کو صرف دو آدمی دیئے - ایک نوشیروان شہنشاہ معظم نصف ایشیا کا مالک جو عدالت مین مشہور ہے لیکن اوس کا نشان صرف اُسیقدر باقی ہے جسقدر اسلام کو اور آنحضرتؐ کو نبی صادق ثابت کرنے کے لئے ضرور تھا - مگر آپ کی برکت سے اوس کے نام نے یہ فائدہ اوٹھایا کہ رسولؐ اوس کے زمانہ مین پیدا ہوئے - دوسرا غریب گمنام معمر شخص جسنے بوجہ اطاعت رسولؐ و محبت و حمایت

آلِ محمدؐ ایسا نام پایا کہ جو لوگ یہان سے گذرتے ہین سب نہایت ادب و احترام سے روضۂ حضرت سلمانؓ کو دیکھتے ہین
مین نے یہودیون تک کو دیکھا کہ بڑے اشتیاق سے روضۂ سلمان پاک کو (جیسا کو لہاپوری قاضی کہتے تھے)
دیکھتے تھے - جہاز پر بہت سے شیعون نے دور سے زیارت پڑھی اور اہل سنت نے فاتحہ ؏

[۱۶ ارجون ۱۹۱۱ع]

جہاز رات کے ۲ بجے بغداد پہونچا - یہان صبح یعنی طلوع آفتاب ۴ بجے ہوتا ہے - شیخ محمد کاظم کے آدمی
طلوع آفتاب ہی سے موجود تھے - ڈاکٹر نے آکر جہاز کو دیکھا اور پولیس نے پاسپورٹ کو اور دونون محکمون نے
کسی کو تکلیف نہ دی پھر ہم ایک گول ٹوکرے مین جہاز سے اُتر کر سوار ہوئے - ٹوکرا ایک تکلف دہ چیز ہے
اور اوس سے سر مین چکر آتا ہے بہر حال دریا مین سے ہو کر پیدل ہو گئے اور اسباب دریا کے راستے سے معہ بعض
مسافرون کے مقابل کنارے پر پہونچا دیا گیا - وہان سے اسباب کچھ خچرون پر اور کچھ ہمارے ساتھ گیا -
گھوڑون کی ٹریم یہان دو منزلہ ہے یہ بہت بھری ہوئی تھی - کاظمین تک صرف ا - کرایہ ہے - ٹریم مین
چاء و شربت منگا کر پیا - کیونکہ بہت بڑی قہوہ خانے قریب مین موجود تھے - چار فی پیالی - اور شربت برف
کا - برف کوئی تین ہفتہ کے بعد میسر آیا یعنی بمبئی چھوڑنے کے بعد پہلی دفعہ ؏

کاظمین کے راستے مین اہالی لکھنؤ (ہند) کے بعض بڑے بڑے باغ اور لکھنؤ کے ایک نواب صاحب کا
(جو یہان مہاجر ہین) ایک عالیشان مکان دیکھا - یہ مکان اوسی جگہہ واقع ہے جہان کشتی سے دیگر مسافر
ٹریم پر جانے کیلئے اُترے تھے - کاظمین کی گلیان اور بازار بھی مثل بصرہ کے چٹائی اور بانس بلیون سے پٹے
ہوئے تھے - شیخ محمد کاظم کا مکان نیا اور اندر سے شاندار و خوبصورت ہے - ایک مختصر کمرہ مجکو ملا اور سب ساتھیون نے
جُدا کمرے لئے - مابعد مجکو حاجی عبدالکریم برادر شیخ صاحب موصوف نے اپنا خوشنما ڈرائنگ روم خالی کر کے دیا
حجام یہان آیا اوس سے حجامت بنوائی - مزدوری دریافت کی تو اوسنے کہا کہ مین کچھ فروخت نہین کرتا ہون
جو آپ چاہین دین - مین نے نصف قران (جو میرٹھ سے بھی کم اُجرت تھی) دیا تو اوسنے شکریہ کیسا تھ

لے لیا۔ اس کے بعد حمام میں غسل کیا۔ حمام نہایت پیچیدہ جگہ ہے اور شاید پاک۔ مگر ہمارے لحاظ سے کثیف چیز ہے لوگ اِس کو صاف کرنے کی سخت کوشش کرتے ہیں اوّل درجہ کے غسل کی اجرا ایک قِران ہے +

ماکولات یہاں سستے ہیں اور بصرہ اور دلّی سے تقریباً نصف قیمت ہے۔ آدمی کو کباب۔ روٹی۔ اور پلاؤ منگایا ایک قِران کا ایک آقا اور ملازم کے لئے کافی ہے اور نصف آنہ یا ایک متبلیک کی برف کافی ہے چونکہ ہم تقریباً ۹ بجے پہونچے اسلئے حرم مطہر میں جانیکا وقت تھا۔ راستے میں نہایت بلند و عالیشان طلائی مینار دور سے چمکتا نظر آتا تھا +

عربی وقت | مجکو یہ بھی بتانا چاہیئے کہ عربی وقت انگریزی وقت سے علیحدہ ہوتا ہے یعنی ہندوستانی وقت سے کہ وہ بھی آدھی رات سے شروع ہوتا ہے اور صبحکو عموماً چھ بجتے ہیں۔ یہاں پہلے گھنٹوں کا شمار طلوع آفتاب سے ہوتا ہے اور دوسرے گھنٹوں کا غروب آفتاب سے۔ آج کل تقریباً ساڑھے گیارہ بجے رات کو بارہ بجے کی رات ہے۔

[۱۷ جون ۱۹۱۲ء = ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ]

کاظمین۔ زیر قبہ حرم امام موسیٰ کاظم و محمد التقی علیہم السلام | ۱۶ جون کی سہ پہر اور شام کو زیارات سے مشرف ہوا۔ بیرونی و اندرونی عمارت۔ قبہ وغیرہ کی شان اور خوبصورتی کا بیان میری طاقت سے خارج ہے۔ مختصر یہ ہے کہ دنیا کی خوبصورت ترین عمارتوں میں سے ایک عمارت یہ بھی ہے اور اندر کا صنعتی کام تو ہندوستان میں تو کیا شاید یورپ میں بھی ایسا نہ ملیگا +

کیفیت حرم امام موسیٰ ابن جعفرؑ | زائرون کی کثرت۔ ضریح مبارک کو بوسہ دیکر رِقت کرنا۔ ہر طرف سے لوگوں کا قرآن شریف اور دعا اور سلام و نماز میں مشغول ہونا۔ دردناک لہجوں سے دعائیں مانگنا اور موسیٰ ابن جعفر (امام موسیٰ کاظم) کو اور امام محمدؐ ابن علی (محمد تقیؑ) کو پکارنا قلب پر ایسا اثر کرتا ہے جس کا اظہار لفظوں میں ممکن نہیں بلکہ دیکھنے اور دل ہی محسوس کرنیکے لایق ہے۔ صبح سے آٹھ بجے اور ما بعد ظہر سے عشا تک حرم مبارک کھلا رہتا ہے۔ ہر وقت لوگوں کے ہجوم سے گویا ایک میلا لگا رہتا ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ آج کل

زائرین کم ہین ✦

سائل | یہان سائلین ضرور ہین اور مختلف طریقے کے دردناک اپیل کرکے رحم بھی دلاتے ہین اور زائرین
ان خوش پوشاک گداؤن سے متنفر بھی ہوجاتے ہین۔ مگر مجھے اس ڈیرہ دن مین صرف چار پانچ سائلون
سے واسطہ پڑا اسلئے مین سائلون کی تعداد زیادہ نہین کہہ سکتا۔ باہر سقے سبیل پلاتے ہین۔ مین نے
بھی اپنی طرف سے اور والد مرحوم اور والدہ مرحومہ کیطرف سے (جن کو زیارت کا بہت اشتیاق تھا) بہ اسم
سید الشہدا اور حضرت عباس سقاء اہلبیت علیہم السلام سبیل پلائی زیارات پڑھین اور جن لوگون نے بیشمار دعاؤن
کی سفارش کی تھی سب کے لئے دعائین مانگین ✦

شام کو صحن مین نماز مغرب جماعت سے ہوتی ہے اور مختلف علما صحن کے حصون مین نمازین پڑھاتے ہین
مگر یہہ ایک ناگوار امر ہے کہ سب لوگ ایک ہی جماعت مین نماز نہین پڑھتے جس سے شوکت دین ظاہر ہو۔
اس بے ترتیبی کا سوال کرنے پر جواب ملتا ہے کہ ایک مستقل عالم کس طرح دوسرے کا اقتدا کرے؟ گویا
اقتدائے نماز مین کسی کے مذہب و مسائل فقہیہ کا اقتدا ہے ✦

یہان ایک نیا طریقہ دیکھا کہ نماز سے قبل ایک منبر لاکر سامنے رکھتے ہین اور اوسپر ایک لڑکا بیٹھ جاتا
ہے اور آواز سے بولتا ہے جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اب نیت باندھی گئی ہے۔ اب رکوع کا وقت آیا ہے۔
اب سجدہ کا وقت ہے وغیرہ۔ ہجوم کی وجہ سے ایسا رواج جاری ہوگیا ہے۔ مگر ہندوستان مین یہہ رسم
کہین نہین دیکھی گئی۔ البتہ نماز عید یا جمعہ مین جب نمازیون کا زیادہ ہجوم ہوتا ہے اور صفون کا امام سے
بُعد ہوجاتا ہے کہ لوگ اوس کی تکبیر وغیرہ کی آواز نہین سُن سکتے تو ایک یا چند آدمی امام کے ساتھ
اللہ اکبر یا سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ زور سے پڑھ دیتے ہین تاکہ سجدہ اور قعدہ امام کیساتھ ادا ہو۔

آجکل مین مسجد روضہ مطہرہ مین روزنامچہ لکھ رہا ہون۔ ایک شخص میرے پاس بیٹھا ہوا ہے اور کہتا ہے
کہ مجھکو کچھہ دو کہ روٹی کھاؤن۔ یہہ مجم ہے اور مین نے بار بار کہا کہ مین اپنے کام مین مشغول ہون منع کر

مگر اوس کو اصرار ہے - آخر کچھ دیکر رخصت کیا ÷

انتظام از جانب کونسل جنرل بغداد

کاظمین مین انگریزی کونسل کا منشی اور آدمی مقرر ہے کہ زائرون کو کوئی تکلیف ہو تو مدد کرے اور گورنمنٹ بھی مدد کرتی ہے - وقف لکھنؤ یعنی خیریہ اودھ سے اس صیغہ کا خرچ ہوتا ہے اور زائرون کی امداد اور تالیف قلوب کا یہ نہایت عمدہ اور مفید طریقہ ہے - کہتے ہین کہ عراق و عتبات عالیات مین ہر جگہ یہی انتظام ہے - افسوس ہے کہ ایران کا کونسل کہین مدد نہین کرتا اور جہان تک معلوم ہوتا ہے بس ان کا یہ کام ہے کہ بیچارے زائرون اور مسافرون سے پاسپورٹ کا روپیہ ہر جگہ جبرًا وصول کرین یہ حکام بہت کم اپنے کام مین دلچسپی لیتے ہین - حالانکہ بیشمار فرائض ہین - مگر بعض اچھے بھی ہین - مین کوئی عام حکم لگانا نہین چاہتا ÷

خوفناک قسم

آج مین نے بازار مین کھانا کھایا - خرچ یہان ہر جگہ سے کم ہوا - اس وجہ سے نصف خرچ خوراک ایک ایسے شخص کو دیا جو بہت قسمین "اپنے جد" یعنی رسول کے سر کی کھاتا تھا کہ فاقہ سے ہے - خاصے کپڑے تھے - مگر اوس کے اصرار نے کچھ دینے پر مجبور کیا - یہ ناتجربہ کاری اور ہندی ہونے کا نتیجہ ہے ÷

[بمقام کاظمین - بیرونی صحن حرم]

ایک ملا کا وعظ

باہر آکر ایک ملا کو دیکھا جو سیاہ عبا و سیاہ عمامہ پہنے منبر پر وعظ کر رہے تھے اور نیچے زیادہ تر عورتین سیاہ برقعے پہنے سُن رہی تھین - وعظ عربی مین تھا - مگر کبھی کبھی فارسی بھی بولتے تھے جب مین گیا تو وعظ مین کہہ رہے تھے کہ "محتاج لوگ بجاے سید الشہدا کے علماء کو اپنا وسیلہ بناتے ہین حالانکہ یہ علماء سیندہ عورتون تک کو نکال دیتے ہین - اور علماء کا بھروسہ خود تجار اور اُمراء پر ہے - اُن لوگون سے جو خود محتاج ہین کچھ اُمید نہین - مابعد ایک کتاب مین سے کچھ عربی روضہ خوانی کی ÷

بیرونی صحن اور گرد حجرے

مقام بیرونی صحن بہت صاف ہے اور چارون طرف بیشمار حجرے بنے ہوئے ہین

جن کا بیرونی کام بہت اچھا ہے۔ بعض لوگون نے بیان کیا کہ بیرونی صحن و عمارات قریبا مرزا محمود ناصرالدین شاہ نے ۲۵ لاکھ روپیہ کے خرچ سے بنوائی تھین۔ شاید بیرونی صحن کے گرد عمارتون کی قیمت پچیس لاکھ روپیہ مین دو چار لاکھ زیادہ کا مبالغہ یا کمی ہو لیکن زیادہ فرق نہوگا۔

کربلائے معلّٰی کے ایک خادم سید ہاشم کے بھائی نے مجکو کربلا مین سید ہاشم کے مکان مین ٹھہرنے کو کہا بلکہ پورا دھوکہ لیا۔ اُن سے معلوم ہوا کہ یہان بیرونی صحن مین بازار لگتا تھا۔ اکثر عورتین شب جمعہ مین بغداد سے آکر مع بچون کے صحن مین رہجاتی تھین۔ ناظم پاشا نے حال مین سب دوکانین نکالدین اور حکم دیا کہ یہہ کاروان نہین جائے عبادت ہے۔ عورتین زیارت کرکے واپس جاوین اور کربلائے معلّٰی مین بھی صحن کے اندر بازار کی ممانعت ہے۔ یہہ حکم بالکل حضرت عیسٰی کے حکم و عمل کے موافق ہے۔ جب آپنے دوکاندارون کو حرم بیت المقدس سے مار کر نکال دیا تھا

اندرونی دروازے اور عمارت کی خوبصورتی

اس کے مختلف دروازے ہین۔ ہم اوسی دروازے سے جاتے ہین جس سے باہر کفش بردار شیخ محمد کاظم کا بیٹھتا ہے اور اس دروازے کا کام مثل دیگر دروازون کے بالکل سونیکا ہے۔ اور ناصرالدین شاہ قاچار کا بنایا ہوا ہے بتوسط معتمد الملک یہہ کتبہ درج ہے۔ دوسری طرف ایک دروازہ اور اوس کے سامنے کا برآمدہ ہمدان کے ایک تاجر نے نہایت ہی خوبصورت بنانا شروع کیا تھا ⅔ کام ہو چکا تھا لیکن تاجر کا انتقال ہوگیا۔ شیشے کی چھت یہان اسقدر خوب بنائے ہین کہ اوس سے بہتر خیال مین آنی مشکل ہے ؎

جناب سید کلب باقر مجتہد ہندی

آج سید کلب باقر صاحب مجتہد ہندی جو اٹھ سال سے کربلائے معلّٰی مین مقیم ہین اور یہان مجھ سے ملنے بھی آئے تھے جس وقت مین یہان نتھا اون سے ملاقات ہوئی۔ نہایت نیک بزرگ ہین۔ مولوی خواجہ عابد حسین کے رسالہ "انذار الناذرین" کا بہت ذکر کرتے تھے کہ بعض ہندی علماو نے اوس کو فضول الزام دیا۔ اوس مین جو اصول قرار دیے ہین کہ ائمہ خالق و رازق نہین ہین اور خدا سے مانگنا چاہیئے توسل اُن کے وہ صحیح اصول ہمارا ہیہ کے ہین۔ اونھون نے ایک ہندی عالم کے بعض مسائل کا ذکر کیا۔ اور کہا ہمکو تعجب ہوتا تھا۔ مگر بعد مین معلوم ہوا کہ اون کی تعلیم اصولِ فقہ ناکمل تھی لہذا اون کے مسائل یہ

اب تعجب نہین ہوتا ۔ گفتگو بہت ہوئی ۔ صرف خلاصہ لکھا گیا ✦

لیکن راقم کی ذاتی راے یہ ہے کہ اصول فقہ پر اسقدر زور دینا درست نہین ۔ جبتک کہ اوس کا باقاعدہ درس حاصل نکرے عالم جید نہین ہوسکتا ۔ یہان تک الغنیمت ہے کہ کامل قانون دان نہین ہوسکتا ۔ مگر علوم مین علم معرفت اللہ ۔ علم حدیث ۔ علم تفسیر ۔ تاریخ کلام وغیرہ وعلوم ذہنیہ بیشمار ہین لیکن یہان چونکہ لوگون کے اغراض معاملات اون مسائل سے حاصل ہوتے ہین جو اصول فقہ سے مستنبط ہین ۔ اس واسطے عوام مین اس علم کی وقعت بہت بڑھگئی ہے ۔ مگر بغیر اس علم کے جاننے کے فتاوی دینا صحیح نہین کسی عالم کا باوجود (اصلی یا فرضی) نقص اصول فقہ کے معاملات کے متعلق فتاوی دینا در اصل پوچھنے والون کا قصور ہے عالم کا کام نہین کہ سوال کا جواب دینے سے انکار کرے ✦

عراق عرب کی بابت اونھون نے کہا کہ تیس برس مین علماء کی آمدنی بہت بڑھگئی ۔ اور بعض اخوند وعلماء اس وجہ سے مخالف مشروطہ ہوگئے ہین کہ آمدنی گھٹ جاویگی ۔ مین نے کہا ”ہمین طور خواہد شد“ یعنی آمدنی گھٹتی ہی چلی جاویگی ۔ اونھون نے فرمایا ”بلے“ ۔ علماے نجف اشرف کی بابت اونھون نے فرمایا کہ ”محترم علماء کے عقاید وخیالات غلو کے خلاف اور صحیح ہین لیکن عام شیعان سے وہ بھی ڈرتے ہین“ ۔ مین نے کہا کہ علماے شیعہ کے اس فتوے پر کہ جہلاے شیعہ سے بھی تقیہ چاہیے اعتدال سے زیادہ عمل ہوتا ہے ۔ اونھون نے قبول کیا ✦

شیعہ کانفرنس کی بابت کہا کہ ”مین آپکے خیالات سے متفق ہون ۔ مناظرہ جو فساد کا موجب ہو ممنوع ہے ۔ اور ایک رسالہ کا نام لیکر کہا کہ مین اوس کو افساد[۵] کہا کرتا ہون لیکن اس مقام مقدس مین ہیں

---

[۵] بطور ایک سوانح نگار کے ان باتون کا لکھنا ضرور ہوگیا ہے میرا دل اب ہر شخص کی مخالفت سے خالی ہے اور سب کو معذور سمجھتا ہون ۔ لیکن ان باتون کے چھپانے مین ایک قسم کی خیانت تھی ۔ اس لیے بدرجہ مجبوری مین نے اون کو مختصر لکھدیا ہے ۱۲ ۔ مؤلف ۔

مقصد وہان یہہ قضیے اور جھگڑے تنفیے تاہم اون کے دریافت فرمانے پر مین نے کہا کہ مین صرف دو باتین چاہتا تھا اول یہہ کہ علوم جدیدہ کے جواز کا اظہار ہو دوسرے ایسی تحریرات جس سے دوسری طرف عداوت اہلبیت پیدا ہوئی ہے بند ہون۔ اونھون نے کہا ہمارے قدیم علما مختلف علوم پڑھکر بادشاہون سے اعلےٰ درجہ کی مناصب حاصل کرتے اور دین کی خدمت کرتے تھے اب ایسا کیون نہ کہا جاوے۔ یہان آقا سید کلب باقر[1] کا بڑا احترام ہے۔ ایک بات جو اونھون نے روایات عجیبہ و عقاید فاسدہ کی بابت کہی وہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اونھون نے فرمایا کہ جو روایات زمانہ اول مین شیخ مفید اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے سختی کے ساتھ رد و نامنظور کردی تھین حالانکہ اون کا زمانہ ائمہ سے بہت قریب تھا تو اب ہم ویسی روایتون کو جو غالیون[2] کی مؤید ہین کیسے قبول کرلین؟۔ مین نے کہا کہ سید کاظم رشتی کا اثر اندر اندر بہت پھیل گیا ہے۔ اصل یہہ ہے کہ فلسفہ افلاطونی اور شیخیہ کے اثر سے عقاید کا رخ اور خیالات کا رجحان بہت بدلگیا ہے نجف اشرف کے موجودہ مجتہدین بلکہ کربلا و سامرہ کے بھی ان اثرات کو نہین مانتے۔ مگر درجہ دویم کے فلسفی ملاؤن مین اس قسم کے خیالات پھیل گئے ہین جن مین غلو مین بہت باریک پردہ رہجاتا ہے۔ یہان یہہ معلوم ہوا کہ کسی مسلمان شخص نے ہندوستان سے ایک بڑے عہدہ دار دولت انگلز کو لکھا ہے کہ فلان شخص کا ایران جانا انگریزی سلطنت کے لئے مضر ہے۔ مگر خوشی کی بات ہے کہ معزز علما یا مدبرین مین سے وہ شخص نہین ہے نہ واقعی عالم ہے نہ تعلیم یافتہ نہ مشہور شخص ہے۔ ایک سنت جماعت بزرگ کو بغداد مین جب اس خط کا ذکر معلوم ہوا۔ تو اون کو بہت غصہ آیا کہ ایک مسلمان سے ایسی حرکت کیسے ہوئی۔ مگر مسلمان ہر قسم کے بدکام

---

[1] افسوس ہے جناب سید کلب باقر کا انتقال میرے ہندوستان لوٹنے سے قبل ہوگیا۔ مین نے اون کے خیالات بلا کم و کاست بیان کردئے اور اس سے ہرگز یہہ مقصود نہین کہ مین اپنی کوئی دینی رائے ظاہر کرتا ہون ۱۲ (مولف)

[2] غالی اوس فرقے کو کہتے ہین جو اپنے آپ کو شیعہ خواہ امامیہ کہتے ہین لیکن در اصل ایسے عقاید رکھتا ہے جو جمہور شیعہ کے خلاف ہین بعد ائمہ علیہم السلام اور پیغمبرین خدا کی محض مرضی یا توفیق مانتا ہے دونون گروہون مین بڑے بڑے مباحثے ہین ۱۲ (مولف)

کے لیے آمادہ ہو سکتا ہے خدا ہماری اس قوم کو نیک ہدایت دے - مگر دولت انگریزی ایسی کمزور اور بدگمان نہیں ورنہ اتنی بڑی سلطنت کیسے سنبھال سکتی +

۱۰ رجب ۱۳۳۰ء صحن حرم کاظمین

مدارس کاظمین کا معائنہ

کل سہ پہر کو مین نے یہان دو مدارس کا معائنہ کیا - اول مدرسہ اتحاد و ترقی - اس مین کوئی ۵ - ۶ مدرس ہین اور ۵۰ طلبا ء اور تین جماعتین ہین معلمون مین ایک شخص نوجوان ہے صرف و نحو و زبان فارسی و عربی و ترکی و حساب و جغرافیہ مین تعلیم تھی مدرسہ اگرچہ ابتدائی ہے مگر طلباء کی عمر ایسی ہے جیسے ہمارے یہان مڈل کی ابتدائی جماعتون کے طلباء کی +

حساب و جغرافیہ مین کمزور باقی مضامین اور دینیات مین بہت اچھے تھے - اس مدرسہ مین سب قومون کے لڑکے پڑھتے ہین - مگر چونکہ کاظمین کی آبادی تقریباً سب شیعہ ہے اس لئے عقاید شیعہ کی تعلیم دی جاتی ہے - ایک سال ہوا کہ چندہ سے جاری کیا گیا ہے - دوسرا مدرسہ انجمن اخوان ایرانی کا ہے جو بھی مدرسہ کہلاتا ہے اس مین تقریباً سو سوا سو طلباء ہین اور پانچ جماعتین ہین معلم بھی زیادہ ہین - فرانسیسی ترکی - عربی فارسی جغرافیہ - حساب اور عقاید مین تعلیم دی جاتی ہے - اس مین دو جماعتین ہین - مین نے مختلف طلباء کا امتحان لیا معلوم ہوا کہ کاظمین مین ۳ - ۴ ہزار ایرانی ساکن ہین - لڑکون کی قابلیت و ذہانت بہت اچھی ہے اور دونون جگہ منتظمین مدرسہ نے بہت اخلاق سے برتاؤ کیا اور امتحان لینے کی بخوشی اجازت دی - یہ مدرسہ چار سال سے جاری ہے اور جماعت پنجم کے بعد اگلی جماعتین بھی بنائی جاوین گی - السنہ (زبانون) مین لڑکے اچھے ہین مگر حساب مین کم تعلیم دی گئی ہے - جغرافیہ و نقشہ بنانا بھی سکھایا جاتا ہے اور اچھا یاد ہے افغانستان کو لڑکون نے بتایا کہ انگلستان کے ماتحت ہے اور ہندوستان کی آب و ہوا کو گرم اور خراب اور درندون کا مسکن بتایا جس سے مجھے بہت ہنسی آئی +

قبر مین سائلون کی بیباک گداگری

سہ پہر کو مین نے زیارت کی قبہ کے اندر دو تین سائلہ عورتون سے اتنی تکلیف

دی کہ جلد واپس آنا پڑا۔ ہر جگہ مسلمان ملکون مین سائل کثرت سے ہین۔ لیکن اسقدر پیچھے پڑنے والے لوگ کہین نہین دیکھے گئے۔ عورتین اپنے جد (رسول) کی قسم کھاتی ہین کہتی ہین کہ تم ہمارے دادا کی زیارت کو آئے اتنا خرچ کیا ہم کو بھی دو۔ دو مرد۔ ۲ اور ۳ دن کے فاقے اور ۲-۳ بھوکے متعلقین کو بتا کر قسمین کھاتی ہین قسمین کھانے کا مرض عرب و عجم مین بجید ہے۔ نیز عین عبادت کے وقت ان کی جستجو ان کو اپنے شکار تک پہونچا دیتی ہے +

میری ذاتی رائے ہے کہ حکومت کی طرف سے قبے کے نیچے بھیک مانگنے کی سخت ممانعت ہونی چاہئے کیونکہ زائرین کے خلوص اور دعا مین سخت ہرج ہوتا ہے۔

سید محمد شہرستانی "العلم" کے ایڈیٹر شام کیوقت ملاقات کو آئے۔ بہت سے معاملات قومی و دینی مین گفتگو ہوئی یہ ملا کلب باقر صاحب کے داماد و عربی کے بڑے ادیب اور روشن خیال عالم اور منشی ہین۔ نجف اشرف مین بڑی خدمات کر چکے ہین ان کو ہبة الدین کے نام سے ملقب کرتے ہین سنی و شیعہ کے اتفاق پر زور دیتے ہین علماء نجف اشرف و عتبات سے قدرے مایوس تھے میرے قومی کام کرنے کیلئے طہران[1] کو ترجیح دیتے تھے +

ایک عمدہ وعظ آج صبح بعد زیارت بمقام صحن مین اونہی عالم سید کے وعظ مین شریک ہوا۔ صرف ۸-۱۰ عورتین سیاہ پوش اور ۴۰-۵۰ مرد موجود تھے۔ بعض عمدہ اور مفید نصیحتین واعظ نے کین۔ خلاصہ یہ کہ گناہ کرنے کے بعد توبہ تو ضرور لازم ہے اور دعاؤن مین عالم کی خیرخواہی لازم ہے نہ کہ ذاتی اغراض یہان اکثر بہت سے لوگ دشمنون کو کوستے ہین یہ بیجا ہے۔ مومن کو لازم ہے کہ جو اپنے لئے اچھا سمجھے وہ سب کے لئے اچھا سمجھے اور قناعت لازم ہے اور جھوٹ بولنا بڑی بات ہے۔ لوگ سامنے تعریف کرتے ہین اور پیچھے مذمت ایسی تعریف پر خوش نہونا چاہئے۔ اچھا آدمی وہ کہلاتا ہے کہ نماز روزہ و وظائف ادا کرتا ہے لیکن۔

---

[1] طہران انھون نے دیکھا نہ تھا۔ روس کا اثر اور مدبرین کی خودغرضی نے اس شہر کو قومی کام کرنے کے قابل میری سمجھ مین نہ چھوڑا تھا۔ نااتفاقی نجف اشرف سے بہت زیادہ ہے۔ ۱۲- (مولف)

جب وہ غیبت و بدگوئی کرتا اور صفات بد رکھتا ہے تو اوس کی سب عبادت سلب ہو جاتی ہے - بعالم سید حضرت موسیٰ ابن جعفرؑ کی اولاد میں بتائے جاتے ہیں بظاہر اون کے گھر بد کم ہیں اور آمدنی بھی کم اسوجہ سے بظاہر قدر بھی زیادہ نہیں دوسرے یہاں واعظون کا درجہ اعلےٰ نہیں سمجھا جاتا ❊

کاظمین کے عام حالات

آج دو ایک ہندوستانی کچھ قانونی مشورہ لینے آئے - میرا نام بعض ہندوستانیون کو معلوم ہے اور یہ بھی کہ قومی کامون مین مصروف رہا ہون سہ پہر کو پھر حرم محترم مین جا کر نماز و زیارت پڑھی کاظمین کی آبادی میرے اندازہ مین ۱۰ - ۱۲ ہزار سے زیادہ نہین - مکانات کی قدر و قیمت کی کمی بیشی بلحاظ تقرب حرم مبارک کے ہے کل بازار اور دوکانین مسقف ہین یعنی پٹی ہوئی - مگر شکل چھوٹے چھپر اور بانسون کی جھنپین ہین - البتہ ایک بازار کی ڈاٹ کل پختہ ہے - اکثر بیا سب لوگ بازار کھانا خریدتے ہین سڑکین خام اور گلیان اونچی نیچی ہین - بلحاظ اس کے کہ یہ مقام عرب مین ہے مکانون کی صفائی بہت بُری نہین - سائل بکثرت ہین - مگر مرد و عورت سب کا لباس قیمتی اور اچھا ہے - خادم بازوار کے بہانے سے آدہ آنہ تک سائل لے لیگا اکثر عنہ ۳ روپیہ کا لباس اون کے جسم پر ہوگا ❊

لوگون کی معاش دوکانداری کے علاوہ صرف زائرون کی بدولت ہے اور بہت اصرار سے بھیک مانگتے ہین اور پیچھے پڑ جاتے ہین ❊

روانگی بسامرہ و کثرت مسافران در جہاز

آج بغرض روانگی سامرہ (جہان حضرت امام علی نقی امام دہم اور امام حسن عسکری امام یازدہم کا مقبرہ اور حضرت امام مہدی کے غایب ہونیکا مقام ہے) سامان روانہ کیا - یہان مجھ سے ملنے جناب ہبۃ الدین مولانا سید محمد علی شہرستانی اڈیٹر العلم اور جناب سید کلب مہدی صاحب مجتہد نجف اشرف فرزند سید کلب باقر صاحب مجتہد مع اپنے چھوٹے بھائی کے تشریف لائے ❊

جہاز جسمین سوار ہون ایک کمپنی کا ہے جسکے زیادہ حصہ دار ایرانی ہین - کچھ زمانہ ہوا جہاز تو خرید کر لیا گیا تھا مگر چلانے کی اجازت نہ ملی تھی - حکومت مشروطہ ہو جانے سے اسکے چلانیکی اجازت درمیان

کاظمین وسامرہ کیے مل گئی- دو تین دن مین جہاز پہنچتا ہے اور وہان دو دن ٹھہر کر لوٹ آتا ہے- درجۂ اول اور درجہ دوم بالکل پُر ہے اور درجہ سوم مین جس قدر مُسافر نے چاہئین اوس سے دوگنے ہین- اوپر جہاز کے آمدورفت کی راہ بالکل نہین اور لوگ بہت تکلیف سے بیٹھے ہین اور بڑی شرم کی بات ہے کہ بعض آپس مین لڑ بھی پڑتے ہین- خاصکر عرب اور سفلی ہندی زیادہ خودغرضی کا نمونہ دکھاتے ہین- قانون ہونا چاہیئے کہ بھیڑ بکریون کی طرح اوپر نیچے مُسافرون کو نہ بھرا جاوے اور ہر جہاز کی حیثیت کے موافق ہر درجے کے مُسافرون کی تعداد ہونا چاہیئے اور جو فرمان اون کو ملے اوس مین تعداد انتہائی درج ہونی چاہیئے-

دوسرے درجہ کا ٹکٹ لینے کی میرے لئے بہت کوشش کی گئی کیونکہ درجۂ بالا یعنی سوم مین سخت ہجوم تھا اور دوسرے درجون کا ٹکٹ ختم ہو گیا تھا- آخر نائب کپتان نے کپتان کے کہنے سے اپنے کمرے مین نصف جگہہ دی- یہ عرب ہے اور اس نے بے تکلف عربی مین میری گفتگو ہوتی ہے- مین اوس کو دو مجیدی (صہ) دینا چاہتا ہون وہ بظاہر انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم میرے مہمان ہو مگر زیادہ لینا چاہتا ہے مین اس کمرے مین خاصے آرام سے ہون اور اس نائب کپتان "دعلم" نے مجکو باصرار کھانے مین بھی شریک کیا- مین نے عرب کو خوش کرنے کے لئے تھوڑا سا کھانا کھایا- مسافرون کی بصرہ اور کاظمین سے ہر جگہہ کثرت ہے کہتے ہین کہ خدام کاظمین نے جس مین ہمارے خادم شیخ محمد کاظم بھی ہین جہاز خریدنے کو روپیہ انگلینڈ بھیجا ہے اور چاہتے ہین کہ دوسرا جہاز چلائین- مسافرون کی یہہ کثرت ہے کہ تین جہاز چل سکتے ہین- اس کمپنی کو میرے خیال مین (۴۰) یا (۵۰) فیصد سالانہ سے کم منافعہ نہونا ہوگا- ایک پنجم منافع ٹرکی گورنمنٹ لیتی ہے

[۱۹ رجون ۱۹۱۱ع - ۲۱ رجمادی الثانی در جہاز دجلہ براہ سامرہ]

عرب کا کرخت لہجہ جہاز کے ہجوم سے لوگون کو بہت تکلیف ہے- اس طرف کے عرب اور عموماً عراق کے ناخواندہ عربون کے کلام مین شاید دُنیا کے سب لوگون سے زیادہ جوش اور سختی و کرختگی ہوتی ہے اور مُروت و اخلاق اسقدر کم کہ ذرا سی بات پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہین- مثلاً دو کلندار سے جہاز کے قریب

سوداخریدنے گئے تو دوسرے کو پاس آ بیٹھے روکین گے تاکہ اچھی چیزین خریدلین +

مگر مہذب اور خواندہ عربون مین یہ بات نہین ہے مین جس نائب کپتان کے ساتھ ہون نہایت خُلق اور تہذیب سے پیش آتا ہے اوس کی نصف کوٹھری پر قبضہ کرنے کے عوض اُسنے اول تو معاوضہ لینے سے انکار کیا اور کہا کہ تم میرے مہمان ہو اور دو مجیدی (صہ) کم ہین۔ مگر چونکہ واپسی ٹکٹ درجہ سوم کے صہ مین اول ہی دیچکا تھا اسلئے یہ قم زایدہ دی اور بعض چیزین بطور تحفہ دین تو اوسنے قبول کیا۔

کل شام کو مین یہ لکھنا بھول گیا کہ اصول ترقی اقوام وملل یعنی ایک مضمون فارسی جو مین نے لکھا تھا وہ سید محمد علی صاحب شہرستانی ادیطبر العلم "نجف اشرف کو سُنایا تھا۔ اوکھون نے اصرار کیا کہ مرزا محمد تقی صاحب مجتہد العصر سامرہ جو نہایت بزرگ ہین اون کو ضرور سُناؤن اور اس معاملہ مین اون کی راے لون +

حالت ملک تا سامرہ فرات کا کنارہ دونون طرف بلند ہے اور میرے کمرے کے سامنے ایک کشتی بندھی ہے اس لئے زیادہ حالت اچھی معلوم نہوئی لیکن جس قدر نظر آیا اوس سے معلوم ہوا کہ بہت سی زمین بلا زراعت پڑی ہے حالانکہ پانی وافر ہے۔ جہاز پر لوگ انجیر اور سیب تُرش اور زرد آلو لائے۔ کوئی چیز ان مین اچھی نہ تھی۔ اگرچہ سامان خوراک کی کمی کی وجہ سے سب چیزین خرید نی پڑین مگر زیادہ حصہ تقسیم کر دیا گیا۔

[۲ر جون ۱۹۱۱ء سامرہ]

آج ایک بجے رات تک جہاز مقیم رہا اور ایک بجے دن کے سامرہ پہونچا۔ راستے مین کنارہ بدستور بلند اور بعض جگہ سبزہ تھا۔ سامرہ پہاڑی پر واقع ہے اور جس مکان مین میرا قیام ہے بہت اچھا ہوا دار ہے یہان اور عموماً عراق مین لوگون کے رنگ مثل ہنود کی اونچی ذاتون کے کُھلے ہوئے ہین اور مضبوط لوگ ہین شہری لوگ خلیق ہین۔ مرد۔ عورتین بچے غرض ہر قسم کے آدمی جو دیکھنے مین آئے اون مین ایک ثُلث یا ایک چہارم ایسے ہین جن کی آنکھین خراب ہوتی ہین اور دُکھتی ہین۔ ابھی مین اُترا ہون زیارت روضہ سے مشرف نہین ہوا۔ ایک بلند سُنہری گنبد اور ایک چینی کا گنبد نظر آتا ہے آب وہوا کے اعتبار سے اچھا مقام ہے

زوّاروں کو بہت سے خدّام لینے آئے لیکن چونکہ ہم پہلے سے سید حبیب کے یہاں ٹھہرنے کے ارادے سے آئے تھے اس واسطے ہم کو اون کی رقابت سے امان تھی۔ یہاں بھی سامرہ سے ایک میل تک بڑے بڑے حرم کے نوکر بے بطور کشتی جگہ جگہ پھرتے تھے آج صبح کو جب ہیں اور ایک نوجوان مسمّی قاسم فرزند خادم آئے تو لڑکوں نے آبادی کے اندر غل مچانا شروع کیا:- جاء المرکب - جاء المرکب (جہاز آگیا - جہاز آگیا) ٭

۳ بجے - میں ابھی زیارات سے مشرف ہوا - یہاں مزار امام علی نقیؑ امام دہم اور امام حسن عسکریؑ امام یازدہم ہے اور وہ غار ہے جس میں حسب روایات امام مہدی علیہ السلام غائب ہوئے تھے اس کا اندرونی نشان پختہ بطور ایک چاہ کے الناصر لدین اللہ خلیفہ عباسی نے چھٹی ہجری صدی میں بنوایا تھا اس بات کی یادگار کے لئے کہ یہاں امام غائب ہو گئے۔ کتبہ جانب خلیفہ درج ہے اندھیرے میں پڑھ نہ سکا۔ مگر میرزا محمد رضا اور دیگر لوگوں نے ذکر کیا کہ یہی مضمون درج ہے۔ حضرت امام علی نقی و امام حسن عسکری کی قبریں برابر برابر ہیں اور امام حسن عسکری کے برابر حضرت حکیمہ خاتون اون کی بہن و حضرت نرجس خاتون کی قبریں ہیں یہ دونوں بیبیاں اپنے درجۂ تقدس کی وجہ سے اہلبیت میں اعلیٰ مرتبہ رکھتی ہیں۔ حضرت نرجس خاتون امام مہدی کی والدہ ہیں ٭

عمارت نہایت عالیشان ہے ناصرالدین شاہ کا بنایا ہوا ہے اور غار پر بھی قبہ ہے- چاروں طرف بہت بڑا اور عالیشان صحن ہے بلکہ تین صحن ہیں اندر آئینہ کا کام ہے مگر وہ خوبصورتی نہیں جو کاظمین میں ہے ہجوم زائر بھی بہ نسبت کمی آبادی کم ہے لیکن خاموشی اور متانت کی شان کچھ کم نہیں ٭

نماز مغرب خاص طور پر نہایت خوبی کے ساتھ مرزا محمد تقی کی اقتدا میں ہوتی ہے اور صرف ایک جماعت ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرزا محمد تقی کے خلاف کوئی جماعت یہاں نہیں اور نہ اون کے سامنے نماز پڑھانیکی ہمت ہوتی ہے ٭

حالات سامرہ و خدام یہاں کے خادموں اور خلایق کی عام شکایت ہے مگر ایک نوجوان قاسم (جو یہاں جاسم پکارا جاتا ہے) جو ہمارے خادم سید حبیب کا بھتیجا ہے وہ کہتا ہے کہ اب حالت ٹھیک ہے یعنی

جب سے حکومت مشروطہ ہوگئی ہے لوگ ڈرنے لگے ہین پہلے ظلم و رشوت ستانی بہت تھی خوف کم تھا - اب یہان لوگون کو
مختلف خادمون اور کفش برداردن کی دست برد سے بچانیکے لئے یہ انتظام ہوگیا ہے کہ ہر شخص سے جو ہندی ہو
آٹھ آٹھ آنہ لے لیتے ہین - اور عجم سے چار چار آنے یا ایک ایک قران اور وہ مختلف مجاوردن کو ملا کر تقسیم
کر دیتے ہین +

مگر بہت سے لوگ اس خفیف رقم کے دینے سے بھی انکار کر دیتے ہین - یہ رقم آٹھ آنے اور چار آنے یعنی دو اور
ایک قران کی عام ہے - اگر کوئی اس سے زیادہ دے تو اوس کی توفیق ہے اور اس وجہ سے اب دق کرنا کم ہوگیا ہے
یہ کہنا کافی ہے کہ "ہمارے خادم سید حبیب ہے لو" مگر مانگنے والے اس فقرہ پر کب مطمئن ہوتے ہین ! +

یہان میرزا محمد تقی مجتہد العصر بہت بزرگ و عالم شخص مشہور ہین - مین انشاءاللہ اون سے ملون گا
اور مرزا علی آغا معروف فرزند مشہور مجتہد سرکار مرزا (محمد حسن شیرازی) بھی یہان مقیم ہین - آبادی چار یا پانچ ہزار ہے
باقاعدہ خادمون کی تعداد ۳۰ کے قریب ہے - چیزون کا نرخ ارزان ہے - بوجہ پہاڑ کے گلیون مین
صفائی زیادہ ہے - لیکن راستے کاظمین سے بھی زیادہ بلند و پست ہین - خادمون مین سے ۱۶ کو ۱۲ روپے
ماہوار خزانہ سلطان سے کئی سو سال سے ملتا ہے اور جاروب کشون کو جدا +

سید حبیب کے پاس جہان مین ٹھہرا ہون زیادہ بہتر مکان ہے - بخارا کے آدمی بھی جیسا کہ دیوارون کے
کتبے سے معلوم ہوتا ہے یہان ٹھہرے ہین اور اون کے یہان ٹھہرنے کا مقام دو منزلہ ہے اور یہان قیام
مناسب ہے - جہان مین ٹھہرا ہون چھت سے ایک قلعہ و مینار مسجد متوکل کا موجود ہے - یہ مقام جیسا میرا
خیال تھا عسکر یعنی چھاؤنی عباسیون کی تھی - عباسیون کے محل کا نشان نہین ہے - ائمہ یہان قید و نظر بند
رہتے تھے - یہان صاحب العصر کے غار پر جو گنبد ہے اوسی غار مین سے مدت سے اسقدر مٹی لوگ لیجاتے
ہین کہ دولت عثمانیہ نے اس خوف سے کہ گنبد نہ گرجاوے اوس کے اندرونی خام حصہ کو بند کرا دیا ہے -
شام کو ہمنے نماز باجماعت جناب مرزا محمد تقی مجتہد العصر کے پیچھے پڑھی وہ بہت معمر ہین - ۸۰ - ۸۵ کے

دریہاں عمر بتائی جاتی ہے - جناب مرزا محمد حسن شیرازی کے جانشین و شاگرد ہیں - آواز کمزور ہے مثل کاظمین کے یہاں بھی ایک لڑکا لوگوں کے سامنے بیٹھا ہوا نماز کے ارکان بتاتا رہتا ہے - کیونکہ آواز مطلق نہیں آتی - صحنِ اندرونی حرم میں نماز ہوتی ہے اعلیٰ درجے کے قالین بچھے ہوئے اور سامنے لالٹینوں کی روشنی ہے - نماز نہایت خوبی و خلوص سے ہوتی ہے - اندر حرم میں ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کی طرف سے برابر روشنی ہوتی ہے اور پٹنہ کے رئیس سید بادشاہ نواب کی طرف سے بھی - حرم کے بیرونی تیسرے صحن کے دروازے اور کواڑ البتہ قدرے شکستہ اور بے مرمت ہیں - خدا کسی رئیس کو توفیق دے کہ وہ درست کرے ✤

یہاں اور کاظمین میں شیعہ بالکل اپنی فقہ و طریقے کے موافق اذان دیتے ہیں - خدام و ملازم یہاں بھی طرح طرح سے مانگتے ہیں ✤

[۲۱ جون ۱۹۱۱ء - ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ - سامرہ - ۷ بجے صبح]

یہاں بھی کونسل جنرل انگریزی وقف لکھنؤ سے خدام کی امداد کے لئے لوگ مقرر کئے ہیں - سید محمد جواد مولوی زادہ جو جناب مفتی محمد عباس مرحوم کی بہن کی اولاد سے ہیں مقرر ہیں - جوان اور ذہین و خلیق ہیں - خرچ بہت ہے مشاہرہ کم ہے - دو وقت برابر امداد کے لئے آتے ہیں - آج صبح میں نے ہر جگہ زیارتیں اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے (جن کو بہت شوق تھا کہ یہاں آئیں) پڑھیں - اگلے دن والد مرحوم کی طرف سے بھی پڑھیں - پھر دیگر عزیزوں کی طرف سے ✤

جناب مرزا محمد تقی | میں آج جناب مرزا محمد تقی مجتہد سامرہ جانشین جناب مرزا صاحب کے مکان پر گیا - ان کا درجہ شیعہ علماء میں بہت بڑا گو یا نمبر سوم یا چہارم سمجھا جاتا ہے لیکن خواص ان کو سب سے بڑھ کر سمجھتے ہیں - مکان بیرونی سادہ ہے اور ۲ - ۳ ہزار روپیہ سے زیادہ کی مالیت نہیں - فرنیچر یعنی فرش مختصر مگر صاف - چند کتابیں - تعداد میں شاید ایک سو ہوں اور عربی اخبار (نجف) کے چند پرچے بھی رکھے تھے - اور ایک دو پرچے ماہوار عربی رسالہ "العلم" بھی موجود تھے - جناب مرزا صاحب درس میں مشغول تھے - میں برابر کے

کمرے سے سنتا رہا - بڑی ٹمبی عمر کے طلباء یا مجتہد تعداد مین ۲۰-۲۵ حاضر تھے - بعض لوگ اسی عرصے مین سفارشی خطوط لکھوا کر لیگئے تھے ما بعد کی بحث یہ تھی :- کتاب کا ایک مسئلہ پڑھا گیا کہ غلام کے مال پر زکوٰۃ نہیں - اسپر فلسفی قانونی و منطقی بیسیون سوالات خواہ اعتراضات طلاب نے نہایت جوش و خروش سے کیئے یعنی اس لئے زکوٰۃ نہیں کہ مال آقا کا ہے - اگر ایسا ہے تو غلام کا مال کیون کہا گیا ؟- اسلیئے زکوٰۃ نہین کہ آقا کی امانت ہے ؟- تو "مالِ لعبد" کیسا ؟ وغیرہ وغیرہ - ایک شخص اعتراض کرتا تھا اوس کا فقرہ ختم نہین ہوتا تھا کہ دوسرا جواب دینا تھا - دوسرے کی بات ختم ہونے سے قبل تیسرا الول اوٹھتا تھا - ایک نئی بات کہتا تھا - اوستاد کا کوئی خاص ادب و احترام تعلیم مین نتھا - اسی فقرہ پر بحث جو بلے ترتیب تھی کوئی ۴۵ منٹ رہی - پھر جماعت برخاست ہونے پر مین نے حضرت مرزا صاحب سے مصافحہ کیا - اندر گھر مین جا رہے تھے بیٹھ گئے - مین نے نام بتایا - ہنسے کہ بہت اچھا اور نیا نام ہے - مین نے کہا دینی و اسلامی معاملات مین آپ سے گفتگو کرنی ہے مگر آپ خستہ ہین اس لئے اور وقت مقرر فرمائیے - کل ہی وقت یعنی ۹ بجے صبح مقرر کیا اُکل دن (جمعرات) کو درس نہین دیتے اور نہ جمعہ کو +

ہمارے ساتھی نے کہا کہ بمقابلہ جناب مرزا صاحب شیرازی مرحوم کے یہ زیادہ خشک ہین - حقہ - سگار - چائے وغیرہ سے مدارات نہین کرتے "- مگر ان کی نیک نفسی صاف نمایان ہے - سگار پینے کے لئے جانا ہو تو کہین اور جانا چاہیئے ! بازار سامرہ کا مختصر اور کاظمین سے بھی کوئی ایک چہارم ہے +

آج صبح ۹ بجے پسر جناب سرکار مرزا صاحب یعنی جناب آغا مرزا صاحب کو لکھا تھا کہ ملاقات کے لئے وقت سہولت مقرر فرمائین +

آج ایک ہندی سید اور سامرہ کے ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی - عرب سامرہ نے روٹی خریدتے وقت بطور خیرات کچھ مانگا - ہندی زوار نے انکار کیا - عرب نے اوسپر سب کہا یعنی گالی دی - معلوم ہونے پر سید جواد نے کہا بتا دو مین سزا کراؤن گا - قید کراؤن گا - لوگون نے رفع دفع کر دیا کہ سفر مین ایسی مکروہات پیش آتی ہی ہین

اس کا زیادہ خیال بیجا ہے اصلی بات یہہ ہے کہ خود ہمارے یہان ریل مین روز مرہ ایمان لوگ سے بھی سخت ہوجاتی ہیں مگر اس سے ساری قوم کو بدنام نہین کرسکتے ◆

[سامرہ صبح - ۲۲ جون سنہ ۱۹۱۱ع = ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۹ھ بروز پنجشنبہ]

اہالیِ سامرہ سامرہ کے لوگ جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے سواے مجتہدین وطلباء کے اور ایک دو خدام کے اہلسنت وجماعت ہین اور مفلس ہین - چونکہ زوار کو پہلے سے ان کی سختی معلوم ہے اسلئے وہ اون کو کچھ نہین دیتے اور نہ یہان زیادہ ٹھیرتے ہین اس سبب سے یہ لوگ ناراض ہوکر کبھی کبھی اِکے دُکے زائر کو لُوٹ لیتے تھے - اس لئے بدنام ہوگئے - اور بعض زائر یہان نہین آتے - لیکن اب میرے خیال مین عام سائلون کی حالت کاظمین سے قدرے بہتر ہے تھوڑا سا دو تو اِن کو کافی ہوجاتا ہے مین نے ہر مقام پر جہان مختلف زیارتین ہین اور صندوق رکھے ہین کہین ایک قران کہین نصف قران صندوق مین ڈالا اور خدام کو علاوہ اُن دو قران کے دیا جو سب کے لئے مقرر ہین اسی کو ان لوگون نے بڑی دولت سمجھا ◆

ایک دلچسپ تاریخی لطیفہ اہل سامرہ کی سختی اور لالچ جس کی شکایت اب تک ہے دراصل من مین پاسنگ بھی نہین - جب مین قسطنطنیہ سے جہاز مین بیروت کی طرف آرہا تھا تو راستے مین کتاب قصص العلماء مین ایک دلچسپ قصہ سید نعمت اللہ جزائری مرحوم کا دیکھا - یہہ مشہور عالم زمانہ طالبعلمی مین نجف سے سامرہ آئے تو ایک متبرک شخص باہر استقبال کو آئے اور کہا اہلاً وسہلاً ذرا تبرکاً ہمارے خچر پر سوار ہوجایئے اور مکان پر تشریف لایئے - اصرار سے اپنے خچر پر سوار کیا جب مکان پر پہونچے تو مالک مکان نے بہت تقاضے سے سور کی دال جو او ملی ہوئی تھی اور جس کے اندر چند سیاہ دانے بھی تھے کھلائی - پھر ارشاد ہوا کہ یہان کے لوگ چور اور بدذات ہین آپ زیارات کو جاتے ہین تو اچھے کپڑے اُتار کر معمولی کپڑے پہن لیجئے - چنانچہ علامۂ موصوف نے خوشی سے کپڑے اوتار کر پرانے کپڑے پہنے - پھر جب زیارت کر کے آئے تو مالک مکان نے کہا کہ میرا حق زیارت کروانیکا دیجئے - سید موصوف نے کہا بجا ہے - کچھ نقد دیا - پھر کہا کہ میری خچر پر گانون کے باہر سے آپ آئے - اوسکا کرایہ ہ عرض کیا جائے

وہ بھی دیا - پھر کہا آپنے کھانا کھایا اوس کا معاوضہ دیجئے - کہا "چشم" وہ بھی دیا - پھر کہا کہ مین نے آپکو صلاح دی کہ کپڑے اوتار دیجئے ورنہ وہ چوری جاتے اور جیب کا روپیہ بھی لوٹ لیا جاتا - اوس کو بچا لیا اوس کا معاوضہ دیجئے - سید صاحب نے قبول کیا - آخر چلتے وقت کہا کہ مہربانی کر کے جو کپڑے و نقد امانت رکھے تھے وہ واپس کیجئے کہ مین یہان سے رخصت ہوتا ہون تب مالک مکان نے کہا کہ دیکھئے آپ یہہ کپڑے پہنکر زیارت کو جاتے تو بیعزتی کے ساتھ چوری ہوتی مین نے نہایت احترام اور آرام سے کپڑے اوتروائے ہین سو اسلئے مین ان کپڑون کا مستحق ہون - سید صاحب نے مان لیا اور اپنا سا منہہ لیکر چلے آئے +

آج صبح حسب معمول ۱۲ رکعت نمازین مختلف مقامات پر بہ نیت غربت زیارت پڑھین - اور زیارات حضرت حلیمہ خاتون عمہ امام حسن عسکری و حضرت نرجس خاتون زوجہ امام حسن عسکری و عسکریین (یعنی امام حسن عسکری و امام علی نقی) کی پڑھین نیز حسب معمول قرآن شریف پڑھا اور جس جس کی جو سفارش تھی وہ زیارتین پڑھین +

بے مرمت در | حرم کا باہر کا دروازہ شکستہ ہے اور دو تین صحن جو اندر یا باہر ہین اون مین سے دو بیرونی صحنون مین سامرہ کے شمالی اور جنوبی آبادی کا راستہ ہے - مقام یہان کا کاظمین سے زیادہ کشادہ ہے مگر بیرونی حصہ صحنون کا اور بیرونی دروازے مرمت طلب ہین - کوئی باثروت باجازت دولت عثمانی مرمت کردے تو بہتر ہے - دروازون کی مرمت مین چار پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ کا خرچ معلوم نہین ہوتا +

غار امام مہدی (صاحب الزمان) کے سبز قبہ پر زیر کلس جو جگہ ہے وہان یہ عجیب بات ہے کہ کلس سے نیچے ایک گھونسلا کسی جانور کا ہے اور اوسپر لقلق بیٹھا ہے جسکو لوگ حاجی لقلق کہا کرتے ہین امام علی نقی و حسن عسکری کے مقبرے کے دو سبز مینار جو دونون طرف ہین اونپر مین نے لقلق کو بیٹھے دیکھا + تعجب ہے کہ گنبذ بالکل ڈھلوان مثل دہلی کی جامع مسجد کے ہے اوسپر گھونسلا کیسے بن سکتا ہے اور وہ بھی لقلق کا ! +

نماز جماعت سبیل پر تھی | کل شام نماز جماعت مین بہت کثرت تھی - مرزا محمد تقی صاحب مجتہد العصر نے نماز پڑھائی تھی یہان اذان کا یہہ عجیب قاعدہ دیکھا کہ نیچے ایک شخص اذان دیتا ہے اور مینارون پر جو نہایت بلند ہین

داہین اور باہین ایک ایک آدمی وہی اذان دُہراتا جاتا ہے - اذان واقامت و نماز بہت آہستہ آہستہ
دیر مین پڑھی جاتی ہین اور بعد نماز عشا کے روضہ پر قرآن خوانی ہوتی ہے - تھوڑی تھوڑی دیر معمولی روضہ خوان
جاکر پڑھتے ہین - مگر اوس اثنا مین بہت سے لوگ چلے جاتے ہین کچھ آجاتے ہین - جہان جماعت کی نماز روضہ کے
شرقی چبوترے پر ہوتی ہے سامنے ایک سلسلہ لالٹینون کا روشن کردیا جاتا ہے - اور بعد مین کوئی شخص پانی
کی سبیل کرتا ہے - جو نمازی پینا چاہے سقّے کو کچھ دیتا ہے وہ اون لوگون کو پلاتا ہے - بہت سے آدمی موم
بتیان لیے پھرتے ہین اور لوگون سے کہتے ہین کہ حرم مین روشنی کرادو ایک بنڈل ایک قِران کو آتا ہے -
اس مین ۲ بتیان ہوتی ہین وہ روشن کرتا ہے اور تھوڑی دیر مین بُجھا کر اپنی جیب مین رکھ لیتا ہے مگر لوگ
جو مَنّت یا ارادہ کرکے آتے ہین اوسی حرم کے کسی حصّے مین جہان روشنی کم ہو روشنی کرادیتے ہین اور بموجب اپنی
نیت کے ثواب حاصل کرتے ہین - یہ اور بات ہے کہ روشنی کرنیوالا فوراً گُل کردے ÷

مین نے بھی روشنی کے دام دیے اور بعد نماز اوس نائب کلیدبردار نے کچھ شمعین دکھائین کہ وہ میرے لئے روشن کی
ہین مگر ہمارے خادم کے فرزند کو یقین آیا ہین لئے جھاڑ نواب صاحب رامپور کے بھیجے ہوئے روشن دیکھے اور کاظمین
مین بھی - جب زوّار ہندی آوین تب مجبور گر روشن کرنے ہی پڑتے ہین اور چونکہ کوئی حساب ایسا نہین ہوتا کہ جس مین کچھ
تعداد ہو اسلئے ہز ہائینس نواب صاحب و دیگر رؤسا کے وقف کا منشا پورا ہوتا ہے اور پیچھے بھی سُنا ہے
کہ روشنی ہوتی ہے - چونکہ خرچ کافی ملتا ہے اس مین سے اگر کچھ خُدام کو بچ جاتا ہو تو تعجب نہین اور نہ حرج ہے ÷

آثار قدیمہ — صُبح کے گیارہ بجے (صبح کے سات بجے عربی) سامرہ سے باہر ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ایک بہت
بڑی مسجد کا بقیہ ہے جسکو غالباً متوکل بالله خلیفہ عباسی کی بنا کہا جاتا ہے - اسکو دیکھنے گیا - راستے مین سامرہ
کی فصیل آئی جو اچھی حالت مین ہے اور اس جدید قصبہ کی بنی ہوئی ہے - پہلی سامرہ کی آبادی جیسا کہ موجودہ
کھنڈرون سے معلوم ہوتا ہے ۵ - ۶ میل طول اور اسی قدر عرض مین ہوگی - نشانون سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر کی طرف
مسجد کی چارون سمت عمارات تھین اور ایک طرف باہر کی طرف بھی - مگر ایک دیوار اصل صرف مٹی کے تودے

معلوم ہوتے تھے صرف مسجد کی فصیل کھڑی تھی - ایک جرمنی نے اجازت لیکر پرانی کتابون کے بموجب کھودنا
شروع کیا تو حمام اور حجرون اور مکانات کی بنیاد پتھر کی اور بڑی اینٹون کے مضبوط فرش جہان جہان نکلے
وہ موجودہ زمین سے ۴ - ۵ فیٹ نیچے ہین - عمارت کو بھی گیارہ سو برس گذرے - مسجد کے گرد کی
دیوار میرے اندازہ مین ۴۵ فیٹ سے زیادہ بلند ہے اور بڑا آتا رہے - ہر چہار طرف ۵ - ۵ بڑے اور دو دو
چھوٹے چھوٹے دروازے ہین مشرق کی طرف اور مغرب کے ہر دو جانب عمارتین کھودکر نکالی گئی ہین - اور بیچ
مین بھی حمام اور حوضون کے نشان موجود ہین در شرقی کے باہر عمارتین ہین اور دیوے غالباً بنولون اور تیل کے
بطور طاقچے کے ہین جن مین بنولے یا روئی وغیرہ تیل مین ملاکر ڈالتے ہون گے اون کی اینٹین ابتک سیاہ
ہین - فرش کے طول و عرض مین خشت نصف نصف گز ہے اور مسجد سے شرق کی جانب عمارتون سے جدا
اور مسجد سے باہر ایک مینار ہے جو خوبصورت تو نہین مگر بلند و جسیم و شاندار چکر دار ہے - اوس کی بلندی
میرے اندازہ مین کم و بیش سو گز ہوگی - ہندوستان کے گنبدون کے خلاف زینے کے چکر اندر نہین
بلکہ باہر کی طرف بنے ہوئے ہین - مسجد کا طول تخمیناً لـہ میل اور عرض لہ میل ہوگا - کم از کم مسجد شاہی
لاہور جو ہند کی سب سے بڑی مسجد ہے یا مسجد بھوپال جو اوس سے بھی بڑی ہے یا مسجد گلبرگہ جسکے کل ۱۱۷
برج ہین اور جامع مسجد دہلی میرے خیال مین یہہ مساجد اس کے اندر آسکتی ہین - یہہ مسجد اوس زمانہ مین ضرور
آباد ہوگی - اور یہہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ کسقدر یہان آبادی ہوگی کیونکہ ایسی مسجد بنائی گئی جس مین
یقیناً ایک لاکھ نمازی ایک وقت مین آسکتے ہین - مسجد خانہ خدا ہے اسلئے باقی ہے اگرچہ غیر آباد ہے - ایک جرمن
نے اسکے آثار معلوم کئے ہین - یہان سے ایک فرسخ پر تختگاہ عباسیہ نظر آتا ہے جو بالکل ویران اور کھنڈر ہے
کہتے ہین کہ یہان وہ تہہ خانہ تھا جس مین ائمہ اثنا عشر کے آخری ائمہ مدتون قید یا نظر بند رہے تھے
یہ حالت دیکھکر عبرت ہوتی ہے اور قدرت خدا نظر آتی ہے کہ عباسیون کا وہ جاہ و جلال کہ شعراء و
قصہ گویون کے قلم اوس کے بیان سے عاجز ہین - اور اہل بیت کی وہ مظلومیت کہ اون سے بلنا پایا اون کے

پاس جانا بھی جُرم تھا لیکن اب عباسیون کا نام ونشان مفقود ہے - مگر ایک ویران مسجد ہے اور اوس کے سامنے شاندار طلائی قُبہ والے مظلوم نوجوان ائمہ کا نظر آتا ہی جو کم عُمری مین زہر سے ختم کردئے گئے - اور اسی مسجد کے نیچے سے ہزارہا آدمیون کے قافلے چلے آتے ہین - اون کی ظاہری حکومت نہونے پر باطنی حکومت لوگون کے دلون مین کسقدر رہے کہ انسان اوس کا اندازہ کرنے سے قاصر ہے اور جو لوگ محض ظاہری حکومت رکھتے تھے گو وہ کیسی ہی شاندار تھی اون کا نام صرف اہل بصیرت کے لئے موجب عبرت ہے - جو لوگ ظاہری دولت وحکومت اور ٹیپ ٹاپ شان وشوکت پر فخر کرتے ہین اور خالص للّٰہیت اور سچی اسلامی حقانیت کو حقارت سے دیکھتے ہین اون کو یہ مقبرے اور قبرے بہتر نصیحت سکھا سکتے ہین - مگر کتنے ہین جو آنکھ یا کان رکھتے ہین - بعض جاہل ہندوستانی شیعہ اون لوگون کو مطعون کرتے ہین جو مسجد یا کھنڈرات کو دیکھنے جاتے ہین - مگر مین نے کہا کہ شیعون کو کہین حکم نہین کہ سفر مین آنکھون پر پٹیان باندھ لین اور دماغ گُدی کے پیچھے ڈال دین ✦

یہان سے دریائے دجلہ کے دوسری طرف کچھ ٹیلے نظر آتے ہین جن کی نسبت مشہور ہے کہ اصحاب کہف کے غار ہین اور کُتے کے بھونکنے کی آواز رات کو آتی ہے - مرزا محمد رضا فرزند جناب حجۃ الاسلام مرزا محمد تقی مُجتہد العصر بنتے تھے کہ یہہ عوام کا خیال ہے - ہمارے خادم کے لڑکے قاسم نے بھی کہا کہ اصحاب کہف کا کُتا رات کو بھونکا کرتا ہے ✦

آخر مین فارغ ہوکر مرزا آغا صاحب فرزند جناب مرزا محمد حسن شیرازی سرکار مرزا کے یہان گیا - اُنھون نے وقت مقرر کیا تھا - معمولی اخلاق سے وہ اور مجملہ حاضرین کھڑے ہوگئے - مین نے اپنا مضمون ترقی اقوام وملل سُنایا - چند دیگر علماء بھی تھے - سب نے تعریف کی - رائے کو کہا تو اُنھون نے فرمایا کہ میری یہہ رائے ہے کہ اس سودہ مین یہہ بات زیادہ ہونی چاہیئے کہ ایسی کارروائی ہو کہ بد مذہبون کی صحبت سے ایران کے لڑکے نہ بگڑین اور علماء کی وقعت مین فرق نہ آوے اور دین پر عمل ہو - وہان دو لائق جوان موجود تھے جنھون نے نہایت

مثین تقریر کی اور کہا کہ "سقیفہ مون سے مل جل چھوڑنا ایک عمومی جنگ مین پڑ جانا ہے اور یہہ ممکن نہین" اصلاح خلاق
کافی اور جامع لفظ ہے" - مین نے ان سے ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا - اُنھون نے افسوس کیا کہ آخر مین جب ... کم رہ گیا
آپ سے ملاقات ہوئی - ان کے نام مرزا احمد حسن و مرزا محمد علی کابلی ہین - ایرانی الاصل ساکن نگون ... جال وار دمرہ
ہین ملکر ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی ہے - یہان کوئی مکتب بچون کے لئے نہین - وہ کہتے ہین ... لوگون
کا قول ہے کہ بچون کا فحش مین مبتلا رہنا مکتب جدید مین تعلیم پانے سے بہتر ہے - مگر سوال یہہ ہے کہ اگر تعلیم بھی ظاہر پرستی
اور خودغرضی سکھانے والی ہو تو اوس سے کیا نتیجہ ہے؟

ملاقات با حضرات دماکرات در سامرہ

بعد فراغت زیارت پھر ۲ ½ گھنٹے ملاقات رہی - میرے لئے اوُنھون نے کربلا اور نجف اشرف
مین تین آدمیون کے نام خطوط دیئے جن سے ملاقات لازم ہے - یہہ تینون شخص فرقہ ڈماکریٹ سے
(جس کا ذکر مابعد آئیگا) تعلق رکھتے ہین - اوس فرقے کا چھپا ہوا پروگرام بھی اوُنھون نے دکھایا - مین نے
اوس مین ۷ - ۸ مواد کو مُضر اور ۱۰ - ۱۲ مواد کو قبل از وقت بتایا - باقی ۴۰ - ۵۰ مواد کی تائید کی - مواد
(مادہ کی جمع ہے) یہان دفعات کو کہتے ہین - ان صاحبون نے کہا کہ "بہت سے" ملا عموماً جناب سید کاظم طباطبائی
کے ہمخیال ہین اور مشروطہ حکومت کو ناپسند کرتے ہین - حتیٰ کہ بعض ملا جناب اخوند ملا محمد کاظم خراسانی کے حق
مین ایسے الفاظ استعمال کرتے ہین جو بدترین انسانون کے حق مین بھی مستعمل نہین ہوتے اور خفیہ جلسون مین
اون کو بدزبانی سے یاد کرتے ہین - جناب شیخ عبداللہ مازندرانی جناب اخوند کے ساتھی ہین اور ... لیکن باقی لوگ
سب پھر گئے ہین - میرا مقصد چونکہ کسی خاص فرقے سے تعلق پیدا کرنا نہین بلکہ عموماً ایک صلاح دینی ہے کہ سب
مسلمان اپنے تمدن کی اصلاح کرین اس لئے کوئی خاص نسبت دماکرات یا اعتدالی سے ... تعبیر
اون کے اختلافات کا اثر نہو - جناب مرزا محمد رضا فرزند جناب مرزا محمد تقی مجتہد العصر سامرہ (جانشین جناب ...)

لہ لیکن واقعی شیخ عبداللہ مازندرانی کے علاوہ آقاے شریعت اصفہانی - آقاے صدر و مرزا محمد تقی شیرازی مرحوم بھی ...
یہ حضرات کم و بیش شخصی حکومت اور پرانے مظالم کے خلاف راے ظاہر کر چکے ہین ۱۲

بھی موجود تھے - وہ بہت ذہین اور عمدہ خیال کے نوجوان ہین ۔ یہہ تینون صاحب دوسرے جہاز تک مجکو پہونچانے آئے - حرم مین دعا زیارت پڑھنے کے بعد یہان کے خدام نے مجھپر ہجوم کیا اور ہر جگہ اُن کو کچھ کچھ دینا پڑا - واقعی یہان کے لوگ سخت مفلس ہین اور بے تمیزی سے مانگتے ہین ۔ مگر یہہ غنیمت ہے کہ دو چار روپیہ مین سب کا بھگتان ممکن ہے جس خادم کے یہان ٹھہرے اوس کا کرایہ مکان وغیرہ البتہ جدا ہے - جناب مرزا محمد تقی مجتہد سے دوبارہ نہ مل سکا اس خیال سے کہ اُن کے سامنے اپنا مضمون عرض کرنے مین بہت دیر لگیگی اور اصلاح تمدن کے خیالات کا ایک گھنٹے مین ذہن نشین کرنا شاید مشکل ہو صرف جناب اخوند صاحب کی خدمت مین عرض کرنا کافی ہے - یہان رخصت کے وقت دائین بائین دونون طرف ہو کر شانہ کو بوسے دیتے ہین ۔ کاظمین مین بھی معزز آدمیون کو ایسا ہی کرتے دیکھا - بعض لوگ کان مین دعا بھی پڑھتے ہین ۔ میرے ساتھ مرزا محمد رضا اور اون کے ساتھیون نے ایسا ہی کیا ہے ۔

[۲۳ رجون ۱۹۱۲ء = ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ]

شام کو جہاز پر آگیا - خادم کا فرزند سید قاسم انسانیت سے کافی کھانا اپنے گھر سے لایا - مین نے اوس کو بطور تحفہ ایک چیز دینی چاہی تو اوسنے نہایت اصرار کے بعد لیا - اور پھر بھی بار بار واپس کرنا چاہتا تھا اور کہتا تھا کہ مجکو لینے کی اجازت نہین ۔ یہ نوجوان عربی کتابین بتکلف پڑھتا تھا - مین نے اوس کو اپنے زمانہ قیام مین سمجھایا کہ محض خادمی مین اتنے لوگون کی معاش ممکن نہین تم زراعت یا تجارت کرو مگر وہ نہ سمجھا اور یہ جواب دیا کہ میرے پاس سرمایہ نہین لیکن اس کے خاندان کے پاس اراضی قریب سامرہ موجود ہے +

رات کو جہاز سامرہ ہی مین ٹھہر رہا اور صبح کو روانہ ہوا - واپسی کا سفر کئی گھنٹے کا ہے ۔ کیونکہ دریا کے اُتار پر چلنا ہوتا ہے اور اس مین ایک تہائی وقت خرچ ہوتا ہے چنانچہ بعد ظہر کاظمین پہونچے - شام کو زیارت حرم سے بھی مشرف ہوا - رات کو یہان صحن مین خوب روشنی اور رونق اور آدمیون کی کثرت ہو جاتی ہے +

ملاقات با مجتہد ہندی و مذہبی گفتگو

صبح کو مولانا سید کلب باقر سے ملاقات ہوئی - اونھون نے فرمایا کہ عموماً جاہل شیعون نے غلات کی روایات پر جو ان لوگون نے بہت کثرت سے خلاف قرآن و حدیث ملا دی

ہین بہت اعتبار کرلیا ہے - میرے سوال پر اونھون نے کہا کہ بعض جُہلا جو مقابر ائمہ علیہم السلام کو سجدہ خواہ بوسہ بطور سجدہ کرتے ہین وہ ممنوع ہے - عوام جاہلانہ طریقے سے جناب امیرؑ کی تعریف کیجاے تو خوف ہوتا ہے جبر سے دین مین فرق پڑنے کا اندیشہ ہے - اونھون نے شیخ مفید کی شرح اعتقادیہ مصنفہ شیخ صدوق کی بہت تعریف کی اور کہا کہ وہ اس لایق ہے کہ انگریزی مین اوس کا ترجمہ کیا جاوے - شیخ مفید نے تمام خلافِ عقل باتون کی تردید کردی ہے - خود جناب سید کلب باقر نے بچپنہ اور سلیس عربی نظم مین ایک کتاب اعتقادات مین لکھی ہے وہ مجکو دی - واقعی بہت خوب لکھی ہے - اگرچہ طویل زیادہ ہے اور بعض جگہ الفاظ قدرے سخت ہوگئی ہین اوسلئے وہ خود کتاب کے بعض ابواب دوسرے فرقون کو پڑھنے کیلئے نہین دیتے - یہ رسالہ ہندوستان مین چھپا ہے اس وجہ سے غلطنامہ جو یہان کا تحفہ ہے بہت طویل ہے - یہ بھی فرمایا کہ مرزا محمد تقی صاحب سب عُلماء سے زیادہ محتاط (عالم) اور نیک نفس ہین اور لوگ خود اون کے ممبر پر بیٹھکر دوسرون کو تقلید کا وعظ کرتے ہین مگر باوجود لوگون کو اشتعال دینے کے وہ کوئی شکایت نہین کرتے جسقدر محترم لوگ کربلا و نجف مین ہین وہ مرزا محمد تقی کی تقلید کرتے ہین - لیکن چونکہ طریقہ اشتہار کو وہ ناپسند کرتے ہین لہذا ہند کے لوگ اون سے ناواقف ہین - ہندوستان کے لوگون مین اوس کو مانا جاتا ہے جسکے اشتہار دینے والے زیادہ ہین اس وجہ سے دو تین آدمیون کے سوا مین نے جناب مرزا محمد تقی کا نام کسی سے نہ سُنا تھا ❊

بازار بغداد بغداد مین بنک شہنشاہی عثمانی مین چک بھُنانے گیا - مالکان بنک مین زیادہ حصہ دار انگریز یا بعض فرانسیسی ہین - بنک کا نام شہنشاہی عثمانی ہے - آج بوجہ شنبہ ہونیکے جو یہود کی عام تعطیل کا دن ہے دو ثلث سے زیادہ دوکانین بند تھین - بازار بیرونق تھا - یہ بازار مسقف ہے - اوس کا عرض پانچ چھ گز ہوگا - پانی پت کے بڑے بازار سے زیادہ نہین - مگر دوکانین اور اوس کے پیچھے عمارتین مال سے لبریز ہین - مسلمانون کی دوکانین سواے چند دکانون کے کم اور کم رتبہ ہین - ❊

اڈیٹر العلم مطبع آداب مین سید محمد علی شہرستانی اڈیٹر العلم سے ملنے گیا - یہ عربی اور انگریزی ٹائپ کے

حروف کا خاصہ مطبع ہے - ایک کمپنی مالک ہے اور اکثر لوگ عرب عجم و یہود برابر آتے رہتے ہین +

سید محمد علی صاحب نے یہہ سُنکر کہ سامرہ مین مکتب نہین بنا بہت حسرت سے کہا کہ "بس شیعون سی کچھہ اُمید نہین اون کو بحال خود چھوڑ دو" - ایک نوجوان اون کا رسالہ لینے آیا جو کسی مدرسہ مین غالباً فوجی مدرسہ مین مُعلم یا افسر تھا بظاہر تُرک تھا عربی بولتا تھا - مگر معلوم ہوا کہ یہودی ہے +

روانگی جانب کربلائے معلّا

بسبیل عرابہ روانہ ہوا - چار پانچ بجے دن کی گاڑی جاتی ہے بیس گاڑیین چار چار گھوڑون کی تھین - اکثر گھوڑے تین تین سو چار چار سو روپیہ کم کے نہین - راستے مین بغداد سے ایک میل تک گاڑی کے گرنے اور ٹوٹنے کا نہایت سخت اندیشہ تھا - کیونکہ آبپاشی کی بلند نالیون پر جو معمولی طور سے چھپی ہوئی ہین گاڑی نہایت تیزی سے جاتی اور گرتی اور چڑھتی تھی - اس حصے مین نئے آدمی کو بہت سنبھل کر بیٹھنا چاہیئے - گاڑی مین ہجوم تھا اس لئے مین کوچ بکس پر بیٹھ گیا - مگر یہان اتفاق سے شریر اور شراب سے بدمست و مخمور قاطرجی سے کام پڑا دو گھوڑے بدنئے تھے جو راستے مین نہایت خوفناک لاتین مارنے آتے تھے اور جوٹ پیرون مین پھنس جاتا تھا مگر قاطرجی نے اوس کا یہ علاج رکھا تھا کہ زیادہ پیٹا جاوے تاکہ گھبرا کر اور بیتاب ہو کر خچر پاؤن مارے اور کبھی نہ کبھی ان خچرون کی ٹانگین پھندے سے نکل جاوین - قریب تھا کہ گھوڑے کی ٹانگ یا میری ٹانگ ٹوٹ جاوے مگر اس چار گھنٹے تک خدا نے محفوظ رکھا - ایسا خطرہ زندگی کا یا کم از کم ایک عضو کے ٹوٹنے کا اب تک کبھی نہوا تھا اس وقت جان کا بچ جانا خدا کی مہربانی اور معجزہ تھا - سڑک کچی اور چندان بُری نہین مگر راستے مین پانی کی نالیان اور بہت ہی اونچی نیچی ہین اس وجہ سے گاڑیان چڑھتی اُترتی رہتی ہین - مگر چلانے والے بالکل احتیاط نہین کرتے بے تحاشا ہانکتے ہین خاصکر جہان جہان خراب راستہ ہو وہان ان کا جوش بڑھتا ہے - میرے خیال مین پندرہ بیس ہزار کے خرچ سے دس بیس جگہ مختصر سڑکین بنا دی جاوین تو تکلیف جاتی رہے - راستے مین آبپاشی چھوٹے چھوٹے رجبھون کے ذریعہ سے بہت تھی - لیکن عموماً کم قیمت چیزون کی کاشت ہوتی ہے - البتہ کربلائے معلّے کے قریب کھجورون اور میوون کے باغ بہت ہین +

مسیّب مسیب جو کربلائے معلّی سے ۱۶-۱۷ میل ہے وہ مقام ہے جہان حضرت مسلم کے فرزندون کا مقبرہ ہے اور ایک کوئی بزرگ حضرت مسیّب نے اس دھبے کو مٹانے کے لئے کہ وقت پر فرزند رسول کی کربلا مین مدد نہین کی چند ہزار آدمیون کو لیکر ابن زیاد اور یزید پلید کی فوجون پر یکدم حملہ کیا اور سب قتل ہوگئے مسیب خاصا بارونق اور آباد قصبہ معلوم ہوتا ہے بڑے بڑے قہوہ خانے جس مین لکڑی اور بان کے بیشمار بنچ پڑے ہوئے تھے دریا کی دوسری طرف موجود ہین - وہان سے دریا کے دوسری طرف گاڑیان بدلی جاتی ہین - پُل لکڑی کا ہے مگر باقاعدہ نہین یعنی تختون کے بیچ مین جگہہ کھُلی ہوئی ہے - غفلت ہو تو دریا مین گر جاوین یا پیر پھنس جاوے خاصکر رات کے وقت روشنی پُل پر کافی ہوتی ہے یعنی قطار لالٹینون کی چلی جاتی ہے جو دُور سے خوشنما معلوم ہوتی ہین - اس مقام کا فاصلہ بغداد سے چالیس میل کے قریب ہے ؛

[کربلائے معلّے - ۲۴ جون ۱۹۱۱ء = ۲۶ رجب ۱۳۲۹ھ]

تقریباً ۸ بجے پہونچے - زمین کربلائے معلی کی خراب اور قابل زراعت نہین - بہ تکلف باغ وغیرہ بنائے گئے ہین یہان میرا قیام سید ہاشم خادم کے مکان مین ہے جس کا مردانہ و زنانہ مکان ملاکر مرحوم میر صاحب خیرپور نے ساٹھ ستر ہزار روپیہ کے خرچ سے بنوایا تھا اور پھر اپنے خادم ہی کو دیدیا - خود قیام بھی نہین کیا بلکہ خیمے مین مقیم رہے - اصلی خادم سید ہاشم موجود نہ تھے اون سے اور میرے چھوٹے بھائی خواجہ غلام السبطین سے جب وہ ریاست خیرپور مین تھے خوب ملاقات تھی اون کے بھتیجے سید حمید نے اصرار سے ٹھیرایا - مکان بہت عمدہ ہے اور خوش وضع - خدام مین رقابت ہے - سید عبود کے لوگ اس بات سے راضی نہوئے کہ مین وہان نہ ٹھیرا - مگر وعدہ کر چکا تھا اس لئے اپنے ساتھیون کو چھوڑ کر وعدہ پورا کرنا پڑا - یہان بھی کونسل خانہ کے آدمی ہندی زائرون کے استقبال کیلئے موجود تھے ؛

موٹر کار کا انتظام ہونا چاہئے بالفعل یعنی دس برس تک (جبکہ ریل ہوجاویگی) بہتر یہہ ہے کہ سرکار ٹرکی نے موانع کو دور کرکے کوئی کمپنی موٹر کار جاری کردے - کیونکہ یہان کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ سال کی آمدنی صرف درمیان

بغداد و کربلائے معلیٰ کے ممکن ہے اور اگر درمیان کربلا و نجف اشرف ایک لاکھ کی آمدنی سمجھی جاوے تو ڈھائی
لاکھ کی آمدنی ہوسکتی ہے - آج بینتیس عرابانہ تھے ۹-۹ مسافروں کی جگہ ہر گاڑی میں ہے جس کی میزان
آمدنی دو روپیہ آٹھ آنہ فی مسافر کے حساب سے للعماعہ ۴۵ روپیہ کی ہوئی - اگر واپس از کربلا کا کرایہ آج کا صرف ۴۰
روپیہ سمجھا جاوے تو سات سو روپیہ روزانہ اور بیس ۲۰ ہزار ماہوار سے زیادہ آمدنی ہوئی جس کی میزان تین لاکھ ۶۰
روپیہ سالانہ ہوتی ہے - اگر ہم کربلائے معلیٰ و نجف اشرف کے درمیان آمد و رفت کو دو لاکھ اسی ہزار ہی سمجھیں
تو چھ لاکھ روپیہ سالانہ گاڑی کی مسافروں سے آتا ہے ؛

ہماری گاڑی پر گاڑیبان مختلف منزلوں پر عرب ایرانی ہر دو تھے - مگر عرب گاڑی بان قدرے وحشی
اور بیدرد تھا - حالانکہ نوجوان تھا - ایرانی ایسا نتھا - مگر ایرانی شاگرد (یعنی کوچبین کا مددگار) زیادہ چالباز
آرام طلب تھا اور ایک ترکیب سے میری نصف جگہ پر قابض ہوگیا ؛

[مقام کربلائے معلیٰ - ۲۴ رجون ۱۹۱۱ء = ۲۶ ر رجب ۱۳۲۹ھ]

عام حالات کربلائے معلیٰ — مولوی جلال الدین حیدر ایم - اے کے برادر مولوی شبیر حسین و شیخ باقر علی صاحب
(جو یہاں کے منتہی طلباء میں سے ہیں) مجھ سے ملنے آئے - سید حمید نے دعوت بھی کی - وقت کی کمی کے باعث
سہ پہر کو حاضر روضہ ہو کر زیارت سے فارغ ہوا - قبہ اور صحن کی مشابہت کاظمین سے بہت ہے البتہ عمارت ویسی
نئی نہیں اور میناروں پر سے کہیں کہیں کام اتر گیا ہے جس کی مرمت ہو رہی ہے - آدمیوں کا ہجوم بہت زیادہ
ہے - ناظم پاشا نے جن کی لیاقت تمام عراق کے اندر عجیب طور پر ظاہر ہوئی بازاروں کو جو روضہ سے متصل ہیں یا جو
سید الشہداء اور حضرت عباس کے درمیان چلے جاتے ہیں دوکانوں کو یکساں خوبصورت کر دیا ہے بعض
تعمیر اب بھی جاری ہے مگر بسبب موقوفی والی موصوف اب سستی سے تعمیر ہو رہی ہے ؛

[۲۵ رجون ۱۹۱۱ء - زیر قبہ سید الشہداء]

روضہ میں اندرون قبہ امام حسین علیہ السلام سید الشہداء اور حضرت علی اکبر پسر نوجوان سید الشہداء کی قبر

جُدا ہے - قبہ سے باہر حضرت حبیب ابن مظاہر کی قبر بھی جُدا ہے - اگرچہ یہہ امر مشتبہ ہے اور باقی سب شہدا ایک ہی قبر مین مدفون ہین یہان سے کوئی آدھ میل یا آدھ میل حضرت عباس علمدار کا روضہ ہے جس کے اندر خوشنما شیشے کا کام ہے - روضہ چھوٹے پیمانے پر سید الشہدا کے روضہ کی طرح بنا ہے درمیان ہر دو روضون کے نہایا خوبصورت بازار ہے جس مین بہت کچھ تجارت ہوتی ہے - لوٹ کر شیخ عبد الرحمٰن (علی اصغر) و مرزا عبد الحسین سے جو سفر مین شریک ہوئے ہین ملاقات ہوئی یہان اتفاق سے ایک اور ہندی صاحب سے ملاقات ہوئی وہ مشہور اخباری عالم مولوی مرزا محمد اخباری کے فرزند مولوی حسن یوسف صاحب ہین اونھون نے چاہ کی دعوت کو کہا شام کو ہم نے حجۃ الاسلام جناب سید محمد باقر کے پیچھے نماز پڑھی صحن مین آقائے صدر و شیخ حسین مازندرانی فرزند شیخ زین العابدین مازندرانی و شیخ الاسلام اردکانی کی جُدا جماعتین ہوتی ہین حضرت اردکانی و مابعد آقائے صدر کی نماز مین لوگ زیادہ تھے *

وعظ حاجی شیخ محمد شام کو مغرب کے ایک گھنٹے بعد ایک نہایت معمر اور قدرے مقدس شکل کے عالم نے جن کا نام حاجی شیخ محمد ہے صحن مین وعظ کہا - یہہ ایرانی ہین اور نہایت بلند منبر پر بیٹھکر جو صحن مین رکھا رہتا ہے وعظ کہتے ہین شکل شاندار اور لہجہ پُر اثر ہے - اول ایک خطبہ عربی مین پڑھا جو میرے بھائی خواجہ غلام الحسنین کے خطبون سے بھی دگنا تھا - پھر اصلاح اخلاق کے متعلق ایک خطبہ نہج البلاغہ کا پڑھکر اوس کا ترجمہ فقرہ فقرہ کا سُنایا - مابعد بتایا کہ اصل منشاء مذہب کا یہہ ہے کہ انسان اپنے کو پہچانے اور اوس کے دو طریقے ہین - اول تہذیب الاخلاق یہ اس طرح ہو سکتی ہے کہ اپنے سے بڑے اور اپنے برابر اور اپنے سے چھوٹے کو پہچانے اور اون کے فرایض ادا کرے - آیات قران اس کے متعلق پڑھین - دوم تدبیر منزل - وہ یہ کہ اپنے متعلقین کو پہچانے اور اون کے حقوق ادا کرے - سوم سیاست مدن یعنی بڑے کامون کی سزا - سیاست مدن کے بیان مین اونھون نے کہا کہ بھائیون اور بہنون صاحب العصر کے منتظر رہو کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ آخیر زمانہ مین شریعت کے احکام اوٹھ جائینگے - مین بلا پردہ کہتا ہون کہ اب اوٹھ

سارق کے ہاتھ کاٹے جاتے ہین بلکہ قید کی سزا ملتی ہے۔ نہ شرابخوار کی حد ہے۔ زنا کی حد کے احکام دنیا سے اوٹھ گئے۔ آخر مین عظمت رسالتمآب اور اطاعت رسول پر اونھون نے زور دیا +

ایک معمر عالم سے ایسے ہی وعظ کی توقع تھی۔ مگر مجھے سخت تعجب ہوا کہ اونھون نے اس پیرایہ مین گویا سابق شخصی سلطنت کی تائید کی۔ مگر سلطنت بنی اُمیہ یا بنی عباس یا قاچار یا سلاطین عثمانیہ مین کب اور کہان شریعت پر پورا عمل ہوتا تھا۔ تمام بادشاہ اور اُمراء شرعی احکام کے اسقدر حصے پر عمل کیا کرتے تھے جسقدر اون کی اغراض کے خلاف نتھا یا جسکو وہ قابل عمل سمجھتے تھے۔ باقی جن باتون سے اون کا نقصان ہوتا تھا اوسپر آجتک بادشاہون ہی لیکر مُلاؤن تک شاید ہی کسی نے باقاعدہ عمل کیا ہو۔ اخلاق خراب تھے رشوت اور ظلم کا زور تھا۔ اب اگر کچھ بداخلاقی ہے تو انصاف کے لحاظ سے حالت بہتر ہے۔ پہلے بھی بہت سی باتین شریعت کے خلاف ہوتی تھین اب بھی ہوتی ہین صرف شکل بدل گئی ہے۔ پھر اونھون نے چند عورتون کے لئے کہا کہ "مجلس مین مین نے بھی دیا تم لوگ بارہ قران (۱۲ھ) دیدو اور مجھے خود ضرورت نہین"۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اکثر غریبون کے لئے چندہ کرتے رہتے ہین۔ اسقدر رقم شاید کسی نے نہین دی۔ مگر ایک شخص نے کچھ دیا۔ واعظون کو اپنی لیاقت خانگی گداگری کی امداد مین صرف نکرنی چاہیئے بلکہ کوشش کر کے ایک محتاج خانہ قائم کرنا چاہیئے۔ مگر یہان گداگری مثل خادمی کے خاصہ محترم پیشہ ہے۔ ہر جگہ مُسلمانون مین ذرائع معاش کی ترقی دینے کے لئے اور زراعت و کارخانون کے ذریعہ سے لوگون کو کام مین لگانیکی نسبت اس بات کو پسند کیا جاتا ہے کہ جو لوگ کماتے ہین دوسرے اون سے مانگ کر گذر کرین +

آج ایک واعظ نے منبر پر بعد روضہ خوانی کے اگلے ہفتہ مجالس مین پڑھنے کے لئے امداد چاہی۔ مین نے صحن حرم مین والدین مرحومین کی طرف سے وعظ و مجالس کرنیکے لئے اوس کو کچھ دیا +

[۲۵ جون ۱۹۱۱ء۔ کربلائے مُعلیٰ]

جیسا مین نے دوسری جگہ لکھا ہے کربلا مثل بغداد کے ایک بہت بڑا شہر ہوتا جاتا ہے۔ چند مینار عمارت

میونسپلٹی سے باہر بنے ہوئی ہین جنپر کندہ ہے کہ ابد ہ حرّیت یعنی زمانہ آزادی کا آغاز فلان تاریخ کو ہوا۔ یہ برج ۱۳۲۴ھ
مین اس غرض سے ہر مقام پر بتقلید انقلاب فرانس لگائی گئے ہین کہ لوگ آزادی کے نام سے واقف ہو کر آیندہ کوئی
خطرہ ہو تو حرّیت کی مدد کرین اور حرّیت کے معنی سمجھین۔ آج باہر سے یہان کا جیلخانہ دیکھا۔ بہت بڑے مکان مین
جسکا احاطہ وسیع ہے واقع ہے مگر مکان بوسیدہ اور پُرانا ہے۔ شہر مین فقیرون کی بہت کثرت ہے مگر پہلے
دن کا تجربہ ہے کہ زیادہ بھیک نہین کرتے اور یہان اون کو ملتا بھی زیادہ ہے تاہم جہان جاؤ فقیر ملین گے
صبح کو سید حسن یوسف صاحب پسر مرزا محمد صاحب اخباری جو مشہور عالم اخباری مشہور تھے اون کے یہان شربت
اور چاہ کی دعوت تھی اور ہم نے کل شرکت کا وعدہ کیا تھا۔ وہان جناب شیخ حسین صاحب مجتہد العصر پسر شیخ الاسلام
شیخ زین العابدین مجتہد بھی تشریف رکھتے تھے خاص طور پر محبت و احترام سے ملے اور فرمایا افسوس ہے کہ تم
جیسے آدمیون کو ہم یہان نہین رکھ سکتے ورنہ یہان آپ سے بہت فائدہ ہو۔ اور دیگر تعریف و توصیف کی۔
اور کہا انشاءاللہ یہہ سفر ایران و اسلام کے مُفید ہوگا۔ ان کے برادر جناب شیخ محمد آجکل طہران مین ہین۔
محکمہ تمیز کے افسر ہین اون کے نام خط دینے کا وعدہ کیا۔ مرزا محمد صاحب کا بڑا زبردست کُتب خانہ ہے۔ اون کے
انتقال کو چند ماہ گذرے ہین۔ چند فرزند چھوڑے جو سب موجود ہین اون کا ایک قیصریہ یا گنج ہے (یہ دو منزلہ
عمارت ہے نیچے دوکانین ہین اوپر دوکاندار رہتے ہین اور برابر کے مکان مین خود رہتے ہین۔ جن کا کرایہ
چار سو روپیہ ماہوار ہے۔ یہان بازار کی طرف دروازہ رکھکر گنج بنانے کا طریقہ مرزا محمد صاحب
نے جاری کیا ہے۔ اس عمارت کو قیصریہ اخباریہ کہتے ہین۔ بمبئی مین کہین کہین
ایسے گنج ہین شکل اس طرح کی ہوتی ہے

بازار

قیصریہ

مدرسہ جعفریہ حائریہ ہندیہ — یہ مدرسہ جس مین مولوی الشبیر حسین صاحب بھی رہتے ہین ایک چھوٹا سا مکان ملوہ
روپیہ ماہوار کا ہے اوپر امام باڑہ (حسینیہ) جس مین طلبہ پڑھتے ہین۔ کرایہ عزاداری مین صرف ہوتا ہے۔
زیادہ تر خرچ مولوی ارشاد حسین صاحب کے ذمے ہے اور مدرسہ کا نام مدرسہ جعفریہ حائریہ ہے۔ کچھ کم دو سال

سے جاری ہی۔ تعداد طلبا (۶۰) ہے ۴۴ لڑکے اون ہندیون کے ہین جو یہان آباد ہوگئے ہین۔ اون کے سوا ۱۹
۷ اعرب اور عجم ہین خرچ ماہواری تخمیناً ۱۵۰ روپیہ ہے ایک ہیئت (انجمن) کی متعلق یہ مدرسہ ہے اوس کے ایک
رکن مفتی احمد علی صاحب (پسر جناب مفتی محمد عباس مرحوم مشہور عالم لکھنوی) بھی ہین اور وہ مفت تعلیم دیتے ہین۔
حساب کی تعلیم بعض کو بلحاظ مدرسہ کے مبتدی ہونے کے اچھی ہے۔ جغرافیہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ فارسی و عربی
و عقاید بھی مگر درس کا کورس (نصاب) مرتب نہین ہوا۔ چند روز مین کمیٹی ترتیب دینے والی ہے۔ دوم معلم
تنخواہ یاب محنتی ہین اور شوق سے پڑھاتے ہین۔ افسوس کہ اکثر طلباء کو مثل مکتبون کے جدا جدا سبق دیا جاتا ہے اصناف
یعنی جماعتین بھی اچھی طرح نہین بنین۔ لڑکے دیوان حافظ پڑھتے ہین۔ اچھی طرح پڑھ لیتے ہین معنی نہین
سمجھتے مین نے صلاح دی کہ گلستان علاوہ باب پنجم کے پڑھائی جاوے۔ خواندگی کیساتھ معنی بھی بتائے
جاوین۔ قرآن شریف بھی بعض طلبا عمدہ لہجے سے پڑھتے ہین بہترین لہجہ عرب پھر عجم اور مابعد ہندیون کا
پایا گیا۔ لڑکے عموماً ذہین ہین۔ اوستاد ہندی الاصل ہین۔ ایک ماہ سے نئے معلم نے مدرسہ ہاتھ مین لیا ہے
اور ترقی دی ہے۔ طالب علم بطور کورس کی ملکر عقاید بلند آواز سے پڑھتے اور سنتے ہین۔ ان عقاید کے اونیس
حصے کیئے گئے ہین نہایت عجیب اور خوش لہجہ طریقے سے فارسی مین بطور راگ کے پڑھتے ہین۔ یہہ لڑکے عبارت
عقاید و اصول کو اگر گت کے ساتھ پڑھتے ہین اور جب سب آواز ملاتے ہین بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ یہ
مدرسہ منجانب برٹش کونسل جنرل بھی لایق امداد ہے اور کوئی محترم ہندی رئیس بھی اگر کچھ مدد دے تو نہایت عمدہ کام ہے
جب آدمی ہی نافہم اور جاہل رہگئے ہین تو پھر کوئی قومی کام کیونکر درست ہو ؎
یہان کے اور کاظمین کے مدارس مین یہ عمدہ بات دیکھی کہ سبق کیساتھ اوستاد کچھ نصائح لڑکون کو حفظ
کراتا ہے۔ مثلاً :—

نصائح جو لڑکونکو حفظ کرائی جاتی ہین

(۱) مان باپ کا ادب کرو۔
(۲) راستے مین شور و غل لڑائی نکرو۔

(۳) گالیان نہ بکو۔ (مین نے صلاح دی کہ عرب وعجم کی جو بد عادت قسمین کھانیکی ہے اوس کی بھی ممانعت کی جاوے) ٭

(۴) نماز باقاعدہ ادا کرو۔ حرم مین روز صبح حاضر ہوکر زیارت پڑھو۔

(۵) اوستاد کی اطاعت کرو۔

(۶) بہت سویرے منھہ ہاتھہ دھوکر مدرسے مین حاضر ہوا کرو وغیرہ وغیرہ۔

• جس طرح ہندو ن کے لڑکے پہاڑے یاد کرتے ہین یہ آداب یاد کرائے جاتے ہین۔ یہہ قاعدے ہندستان مین بھی جاری ہوجاوین تو بہت اچھا ہے۔ لیکن شرط یہہ ہے کہ مذہب کا قلبی احترام منتظمین کے دل مین موجود ہو اور صرف بیگار کی طرح یہہ کام نہ کرین۔ اس مدرسے کے طلباء اکثر ذہین تھے اور تھوڑے عرصے مین اونھون نے خاصی ترقی کی تھی ۳۔۴ سال پڑھ گئے تو یہہ طلبا خاصے تعلیم یافتہ ہوجائین گے۔ اُستاد یہان بھی جسمانی سزا دینے کے عادی ہین۔ میرے خیال مین جسمانی سزا خاص قصور پر اور بہت کم دینی چاہیئے ٭

• درس کا مرتب ہونا اور جماعتون کی تقسیم لازم ہے اور ریاضی پر زیادہ زور ہو تو بہتر ہے۔ جب مین انگریزی یعنی ترکی کوٹ اور ٹوپی پہنے امتحان لے رہا تھا۔ ایک شخص منتظمون سے کہہ رہا تھا کہ انگریزی طریقے تعلیم کے سخت حرام ہین۔ فرنگیون سے کوئی چیز نہ سیکھنی چاہیئے۔ سچ کہا ہے لسانِ قوم نے ؎

ختنہ زن ہے اس مسلمانی پہ گھر ٭ جیسی ہے حالیٔ مسلمانی مری

یہی لوگ نہایت محترم مجتہدین یعنی مرزا محمد کاظم خراسانی اور اُن کے ساتھیون کو کافر و زندیق و بابی و نصاریٰ کیا کیا کہتے ہین اور جہلا سے کہلواتے ہین۔ آمدنی کے ابواب کم ہوجانے سے یہان کے عام لوگ مشروطہ پر لعنت کرتے ہین۔ حالانکہ قصور محمد علیشاہ کا ہے کہ ملت سے اوسنے جنگ کی اور ملک مین خرابی اور بد امنی ہوگئی۔ آمدنی جاتی رہی۔ مگر جو لوگ مفت خوری پر خوش ہین اون کو سگِ اصحابِ کہف ہو یا ناقہ صالح جو چیز کھانے کے کام مین آئے اچھی ہے۔ جو روپیہ ہمارے پاس آتا ہے وہ ظلم کا ہے یا رشوت کا ہم کو کیا! ملک

بگڑے اور سلطنت جاتی رہے ہم مستحق ہین ہم کو روپیہ ملے - ظاہر ہین یہہ لوگ بھی نہین جانتے کہ ہم ذاتی اغراض کیلئے کر رہے ہین - مگر عاقل سمجھتا ہے کہ منتظم اور باقاعدہ اور شورہ کی حکومت ہین یہی اصل خرابی لوگ دیکھتے ہین اور دل بتا رہا ہے کہ عائدات (آمدنی و منافعہ) مین فرق آجاویگا[ل] +

مجھسے کئی ہندی تعلیم یافتہ آج ملنے آئے ایک ان مین صوبہ بہار کے پرانی وضع کے ہندی ایڈیٹر و ناظم مولوی علی اظہر صاحب عزیز ہین - اُنھون نے کہا کہ یہان آپ کی نہایت ضرورت ہے - آپ اگر پورے ایک سال رہین تو خیالات مین بیحد انقلاب ہوجاوے -

کل مولوی شیخ باقر علی صاحب اور سید ابراہیم مجتہد عراق کے صاحبزادے آئے - دیر تک قومی معاملات اور دینی مطالب مین گفتگو رہی اور اونھون نے مقرر کیا کہ شام کو چند احرار جمع ہوکر آپکے پاس آنا چاہتے ہین - مین نے خود جانیکا وعدہ کیا - بعد زیارت و نماز (عقب جناب شیخ محمد حسین) وہان گیا ۷ - ۸ ایرانی زیادہ تر جوان و عالم لوگ تھے - اون مین جناب صدر الدین لیمرآقاے صدر و جناب شیخ محمد رضا برادر زادہ جناب شیخ حسین و پسر آغا شیخ زین العابدین بھی تھے اور دوسرے نہایت بلند خیال بزرگ تھے - ایران کے معاملات سے پہلے اونھون نے ہندوستان کی سیاسی حالت و سرسید کے متعلق حالات دریافت کیئے - معلوم ہوا کہ عراق عرب مین احرار کم ہین اور یہہ حضرات بھی بجاے پارٹی بازی کے خواہشمند ہین کہ اخلاق و عادات کی اصلاح اور تعلیم عام ہو - مجتہدون کے موجودہ پسران و عزیز محمد عبدہٗ و سید جمال الدین مرحوم کے ہمخیال ہین بعض اُن مین سے سرسید احمد خان بہادر کی عظمت بھی کرتے ہین - مین نے کہا کہ پارٹیون کی تقسیم درمیان اعتدالی و دماکرات بری نہین لیکن ایک دوسرے سے دشمنی ٹھیک نہین اور اصلاح اخلاق و درستی نظام نشر تعلیمات ایسی مشترک چیزین ہین کہ اون مین سب کو متفق ہونا لازم ہے - یہہ حضرات جو کل میری پاس

ل میری یہہ راے کربلاے معلیٰ مین تھی - مگر مشروطہ جو خود بھی زمانۂ سلف کی بدعملی کا وارث ہے انصافاً بے قصور نہین ہے اور ان لوگون نے بھی عمدہ کام نہین کیا - ۱۲

آپکا ارادہ رکھتے ہین وہ بھی قائل ہین کہ ایرانیون مین ذہانت وطباعی ومادۂ تقلید بہت ہے لیکن سریع الفہم ہین عملی قوت نہین رکھتے ؛

سرسید کی بابت دریافت

سرسید کی بابت سوال ہُوا تو مین نے کہا کہ وہ قوم کے بہت خیرخواہ تھے لیکن چونکہ عام مُسلمانون کا فرقہ ایسا ہے کہ وہ عقل کو بمقابلہ نقل وتقلید فضول سمجھتے ہین اس لئے سرسید نے بجای اشاعرہ کے اصول وعقاید کے اُصول معتزلہ کی تعلیم دی - صرف مسئلہ خرق عادات (معجزہ) مین وہ اکثر معتزلہ کے خلاف تھے لیکن علانیہ اپنے کو معتزلہ کہتے تھے - اونھون نے اپنا لقب "ٹھیٹ مسلمان" رکھا تھا - وہ نہایت بلندفکر وخیرخواہ خلایق تھے - ایک مدرسہ اُنھون نے ایسا بنایا ہے کہ دُنیای اسلام مین جس کا ثانی نہین ؛

مین نے جو تجویز اصلاح تمدن کی ہند مین درست کی تھی اور بعد کسی قدر ترمیم کے فارسی مین لکھی ہے بلکہ اوس کی اصلاح عبارت مین جناب مؤید الاسلام (اڈیٹر حبل المتین) کا مشورہ شریک ہے اون کو سمجھائی وہ مجھ سے متفق ہین مگر ڈرتے ہین کہ باہمی اختلاف کی وجہ سے علماء اوس پر متفق نہون گے ؛

وایس کونسل انگریزی در کربلا

وایس کونسل انگریزی نواب محمد حسن صاحب قندھاری مقیم کربلا سے مُلاقات ہوی معقول شخص ہین - مشروطہ ایران سے زیادہ اُمید نہین رکھتے اس وقت ایک ہی مُسلمان وایس کونسل تمام سلطنت برطانیہ مین باقی ہین ؛

[۲۷ جون ۱۹۱۱ع = ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ]

جناب شیخ حسین مازندرانی سے ملاقات

آج صبح حسب قرارداد جناب شیخ حسین مجتہد فرزند حضرت شیخ زین العابدین کی خدمت مین حاضر ہُوا - نہایت تپاک واخلاق سے ملے اور ساتھیون سے کہا کہ فلیسفی وعالم وخیرخواہ اسلام وغیرہ ہین - بھائی بہنون ووالد مرحوم سب کے حالات دریافت کئے - مین نے اپنا فارسی مضمون اصول ترقی اقوام ومِلل سنایا جس مین تجویز ہے کہ عملی طور پر اصلاح اخلاق وبیکاری ایرانیان واسلامیان وتعلیم اتفاق کس طرح ہو سکتی ہے - جناب شیخ صاحب موصوف نے بہت پسند کیا اور وہ مضمون رکھ لیا - مگر اُنہون نے

کہا کہ اس مین یہ مطلب ہم بڑھانا چاہتے ہین کہ اہل علم (علماے دین) کے اثر و حقوق زائل نہون اور مردمان بے علم کے ہاتھ مین انتظام نہ آجا دے مین نے قبول کیا - یہ بھی اُن کی راے ہے کہ تمام مجتہد ملک ایران وغیر ایران کے شیعون سے اپیل کرین کہ ایک ایک تومان عکر باقی دین تا کہ تقریباً دو کروڑ روپیہ جمع ہوجاوے - مین نے اس تجویز کی تعریف کی اور عرض کیا کہ عملی تدبیر کیجئے اگر اس سے راہ آہن (ریل) بنائین - دس لاکھ روپیہ سال آمدنی ممکن ہے ✣

اوٗنھون نے کہا کہ عتبات مین اہل ایران یقیناً ایک ملین سالانہ روپیہ صرف کرتے ہین - کار دین مین خرچ کرنے کے لئے ایرانی نہایت فیاض قوم ہے - محرم مین زیارات مین حج مین - زکوٰۃ مین خمس مین - رمضان مین - رجب مین وغیرہ وغیرہ - نیز اوٗنھون نے کہا کہ بغیر علماء کے کوئی حرکت ترقی اس قوم مین نہین ہوسکتی ✣

عرض کیا گیا خوب ہے - لیکن مناسب و ضروری ہے کہ علماء نجف و کربلا اتفاق کرین اور آزاد خیالون کو بھی موافق کرین اور اپیل کرین کہ کم از کم ہر شخص اسقدر خدمت اسلامی کے لئے دے - اسکے متعلق اخبارات مین اپیل شایع کرین اور واعظین مقرر کرین ✣

کل یکم رجب ہے ابھی سے لوگ بہت آگئے ہین مخصوصی کا دن ہے - مخصوص اُس روز کو کہتے ہین جس دن کوئی خاص ولادت یا برکت کا موجب ہو - جبکہ زیارت و عبادت کا ثواب زیادہ ہے ✣

ذوالقدر (دربیا) آج ملاقات کے لئے ذوالقدر بہادر پنشنر ڈپٹی کلکٹر تشریف لاے - یہ صاحب دس برس سے یہان رہتے ہین - ان کے بھائی سید جواد مرحوم ڈپٹی کلکٹر اور متولی وقف حسین آباد لکھنؤ تھے - ان کی ایک ساتھی سے معلوم ہوا کہ کربلا جو فی الجملہ ہندوستان کے شہرون سے بہت سستا ہے دس سال قبل کو چیزون کی قیمت یہان اب سے نصف تھی -

شیخ باقر علی صاحب طالب علم جو بہت نیک نہاد و قابل جوان ہین اور شیخ زین العابدین کے پوتے ہیں شیخ محمد رضا اور سید حسین یوسف صاحب اخباری اور مولوی سید حسن اور راجہ ابوجعفر صاحب کے مختار اور دیگر دو چار شخص ملاقات کو آئے - راجہ ابو جعفر صاحب ایک لایق اور منتظم تعلقہ دار ضلع فیض آباد اودھ کے ہین یہان

انھون نے تعلیم بھی پائی ہے اور اون کی جائداد بھی موجود ہے - مین نے دو سال قبل ہندوستان مین جو لیکچر دورہ مین دیا تھا جسکا عنوان تھا "اسلام و اصلاح معاشرت" اور اوس کو حسب فرمایش ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال بطور ملخص لکھکر اون کی خدمت مین بھیجا تھا اوس کا مسودہ میرے پاس تھا - جناب محمد باقر صاحب اور دیگر منتہی طلباء کو سنایا - اون کے اصرار سے دو ثلث کا ترجمہ فارسی مین کیا اور ایک ثلث ابھی باقی ہے - یہ لیکچر ہندوستان مین اس سے قبل کبھی شایع نہ ہوا -

اہل عرب کا ماتم و مرثیہ خوانی

یہان رات کو حرم مین بہت ماتم ہوا - ماتم ایک قاعدے اور گت سے کرتے ہین - روضہ خوان پڑھتا جاتا ہے یا غول کے غول صحن مین جمع ہوکر نوحہ پڑھتے اور ماتم کرتے ہین - عربون کا طریقہ مرثیہ اور ماتم کا ہندیون تو خیر اعجم سے بھی نرالا ہے - جسقدر آدمی ہین وہ ایک جگہہ دائرہ مین بیٹھ جاتے ہین - ایک عرب (مُلّا یا خوان ہونا ضروری نہین) کھڑا ہو جاتا ہے اور کچھہ درد ناک شعر پڑھتا اور ٹہلتا رہتا ہے، اور خاص خاص لفظون یا شعرون کو آنکھ سے یا انگلی سے اشارہ کرکے اور مجلس کے کسی خاص آدمی سے مخاطب ہوکر کہتا ہے اور اوس کے قریب کے آدمی ماتم کرنے لگتے ہین اسی طرح پھر دوسری طرف جاکر بین کرتا اور ماتم کراتا ہے *

حرم حضرت عباس پر بھی شام کو حاضر ہوا - یہان بھی نہایت ہجوم تھا *

کہتے ہین کہ یہ مخصوصی یکم رجب کی چونکہ موسم زراعت مین واقع ہوئی ہے اسواسطے اس بار عرب کم آئے - صحن اور بازارون مین راستہ نہ ملتا - عربون کی عورتین ہمارے مردون سے زیادہ بیباکی سے لوگون کو ہٹاکر حرم مین داخل ہوتی ہین خواہ ضریح سے پیوستہ ہو جاتی ہین - یہان تک کہ جگہہ ہم لوگون کو مشکل سے ملتی ہے -

[۲۸ جون سنہ ۱۹۱۱ء = یکم رجب سنہ ۱۳۲۹ھ]

آج رات کو بہت سے آدمی صحن و قبہ مین رہے اور اگرچہ روز روشنی رہتی ہے مگر آج روشنی زیادہ تھی - خاص عبادت کی شب سمجھی جاتی ہے کیونکہ رجب و شعبان و رمضان کے مہینے خاصکر اول و دسہ بہت مبارک سمجھے جاتے ہین - مین عربی کے سات بجے صبح اور ہندی کے ۴ بجے صبح اٹھا مگر مکان سکونتی کا دروازہ نہ کھل سکا

اس لئے قریب طلوع آفتاب حرم مین گیا - نہایت مشکل سے قریب ضریح پہونچ سکا - یہان قبۂ مبارک کے نیچے شب و روز عجیب نظارہ ہے کہ سیکڑون آدمی مختلف جگہ نماز یا دُعا یا زیارت پڑھنے مین مصروف رہتے ہین اور نہایت خشوع و خضوع سے گڑگڑا کر دعا مانگتے ہین - بیسیون آدمی ایسے تھے جنھون نے میرا ہاتھ یا دامن پکڑ کر کہا کہ "التماس دعا" یہان کی عام رسم ہے ایران مین بھی اور عراق مین بھی - راہ مین ہزارہا لوگ کہتے جاتے ہین "التماس دعا" "التماس دعا"

ریڈنگ روم انجمن اتحاد و ترقی

مین یہ لکھنا بھول گیا کہ کل سہ پہر انجمن اتحاد و ترقی مین گیا جو یہان کربلائے معلے مین بھی کھلا ہے - یہ بڑا کمرہ ہے اور مکان بھی اس کے متعلق ہے - عربی - ترکی - فارسی کے کوئی بیس اخبار آتے ہین - ایران نو (طہران) شمس روزانہ (اسلامبول) اور حکمت (قاہرہ) اور نجف (نجف اشرف) فارسی کے اخبارات تھے - حبل المتین دو ہفتے سے نہین آیا تھا - مجھے مہتمم کتب خانہ اور سب ترکون نے تعظیم دی - شیخ محمد رضا اور محمد باقر صاحب نے میرے مختصر حالات دریافت کئے - اخبارات منگا کر دیئے اور قہوہ اور شربت و سگار کی تواضع کی - مگر مین شربت پی کر آیا تھا - قہوہ اور سگار سے محروم تھا - مہتمم نے ذکر کیا کہ مسٹر شبیر حسین قدوائی سے اون کی ملاقات قسطنطنیہ مین ہوئی تھی - اور کہا مسٹر شبیر حسین صاحب تصانیف بھی ہین - نیز بیان کیا کہ مین نے اون سے کہا کہ اتحاد اسلام (پین اسلامیزم) کی گفتگو بیکار ہے اس سے یورپ گھبرا جاتا ہے - اسلام خود کافی لفظ ہے - کیونکہ خدا نے سب کے دلون مین بموجب آیت قرآنی دوستی ڈالی ہے ÷

اس ریڈنگ روم مین موٹے حرفون مین دیوارون کی مختلف سمت حریت مساوات اخوت لکھا تھا - میرے ذہن مین آیا کہ لفظ "عدالت" بھی ہوتا تو بہتر تھا - اتنے مین نظر اوٹھائی تو عدالت بھی لکھا ہوا تھا - تصاویر سلطان رشاد (محمد خامس) مدحت پاشا - کمال ناتق بے کی آویزان تھین - یہ ایک ترکی شاعر و مصنف تھا جسکو وہان مولانا حالی کا مرتبہ حاصل ہے - بہت سال ہوئے یہ حریت کا خواہان تھا - ایران نو کا پرچہ بڑا اور ٹائپ کا چھپا ہوا تھا اور اوس مین سب پولیٹکل مضامین تھے مگر تحریر مین سختی تھی غالباً ڈیماکرات کا پرچہ ہے - موجودہ کیبنٹ کو مردم لکھا تھا - اخبار نجف مختصر ہے چار چھوٹے صفحے ہین - کوئی اردو انگریزی اخبار

یہان نہین آتا - لہذا مین چار ہفتے سے تازہ خبرون سے محروم ہون - مجکو تار پڑھنے سے کچھ فائدہ نہین ہوا کیونکہ
یہی تار ہندوستان سے پڑھکر آیا تھا - البتہ یہان یہہ معلوم ہوا کہ سردار اسعد فرنگستان کو روانہ ہو گئے - میرے
پاس سردار اسعد کی ملاقات کے لئے بھی مؤید الاسلام کلکتہ کا خط ہے ٭

مین آج اپنے ہمسفر عبد الحسین یزدی کے یہان ملنے گیا برقع اوڑھے اون کی مان ہمارے کمرے مین
آئین اور کسی قسم کا تکلف نشست برخاست مین نہین دیکھا گیا - عجمی عورتون کا بس اسی قدر پردہ ہوتا ہے -

ترکی و ایرانی سکے

نئے آدمیون کو سکون کے سمجھنے مین دقت ہوتی ہے - اب چونکہ مجکو تجربہ ہو چکا ہے -
اسلئے کسی قدر مفصل کیفیت سکون کی لکھتا ہون - یہان ایرانی سکہ ہر جگہ چلتا ہے اور انگریزی بھی بوشہر سے
بصرہ تک اچھی طرح چلتا ہے - سب سے چھوٹا سکہ جو عموما چلتا ہے وہ پول یا شاہی ہے - اصل مین ایران کا سکہ ہے
اور ہمارے دھیلے کے برابر ہے ٭

پول یعنی دو شاہی = انگریزی —ر

نیم منتلیک (خوبصورت ترکی سکہ ایلومنیم کا) = —ر

منتلیک (ایضاً) = ۰ر

قری (سکہ ایرانی) = ۲ منتلیک = ار

واضح رہے کہ بغداد تک اور سب انگریزی سکے لے لیتے ہین مگر اکنی کو اس سفر مین ردی سمجھتے مین اور نہین پہچانتے
اور نہ قبول کرتے ہین -

نیم قران ایرانی = ۲ر

نیم قران عثمانی = ۲ر

قران ایرانی = ۴ر بصرہ مین اور دوسری جگہ ۴ر کہین ۴ر

قران عثمانی = ۱۲ر " " "

ربع مجیدی = ۱۰/ یا ۲½ قران ایرانی (لیکن عموماً ۱۰/ قیمت ہے)-

نیم مجیدی = ۴/ یا ۵ قران ایرانی (عموماً ۵/ قیمت ہے)

مجیدی = ۱/ سے ۱/ تک تومان ایرانی روپیہ سے دُگنا چاندی کا سکّہ ہے۔ مگر بازار میں لیتے وقت ۱۹/ میں ملیگا اور اسی طرح روپیہ کو یہاں کے سکے میں چلاؤ تو بصرہ میں پورا اور آگے ۱۵/ میں چلیگا-

لیرا عثمانی = ۱۰۰ پیاسٹر = ۱۲/ - مگر قیمت ۱۲/ سے ۱۴/ تک بدلتی رہتی ہے-

۱۰۹ پیاسٹر = ۱۵/ مگر ۱۶ بٹہ لگتا ہے عموماً = ایک پونڈ یا انگریزی لیرا-

شیخ علی مازندرانی

سہپر کو آغا شیخ علی شیخ العراقین پسر جناب شیخ زین العابدین سے مل گیا۔ لائق [illegible] شخص ہیں اور یہاں پالیٹیشین نہیں سمجھے جاتے ہیں۔ مطابق قومی میں علماء کو متفق کرنیکی صلاح [illegible] ایران کی اصلاح میں وہ بالکل پوسانہ باتیں کرتے تھے مگر یہ کہتے تھے کہ کوشش ہونی چاہیئے۔ خواہ کچھ ہو میں نے کہا تہذیب اخلاق ایرانی کے لئے ایک ہیئت (انجمن) بنا کر میں مدد کیجئے۔ انھوں نے کہا میں موجود ہوں مگر آپ آقا سے [illegible] بھی آول ملئے۔ میں نے اپنے سودے دکھائے مسودہ جناب شیخ حسین صاحب کے پاس سے واپس آیا ہے تاکہ صاف کرنے کے بعد دونوں وہ اسپر رائے لکھیں گے ÷

مجلس شورای ایران پر شیخ علی صاحب کی رائے

آقا شیخ علی ایرانی کے ممبران پارلیمینٹ کی بابت سخت رائے رکھتے ہیں کہ وہ اکثر جاہل و خود غرض ہیں اور مطلق مشروطہ کے معنی نہیں سمجھتے نہ اوس کے لئے سامان مہیا کرتے ہیں او نھوں نے کہا کہ اہل مجلس داخلی قرض لینا چاہتے تھے تو میں نے کہا تھا کہ کوئی تم کو قرض نہ دیگا - اندرونی قرض لیجئے بلکہ ایک ایک تومان فی شخص جبری چندہ وصول کیجئے [illegible] فی روپیہ ہو جاوےگا۔ قرضہ کی ضرورت نہ ہوگی ایسی تجویز کو ابتدائے مشروطیت میں ملا نا ممکن تھا اسلئے مجلس نے ایسے نازک وقت میں اسپر عملدرآمد کرنے میں دانشمندی کی ایران کا سرکاری گزٹ (جریدہ رسمی) اونھوں نے پارلیمینٹ کی بحثیں پڑھنے کے لئے

مجھے دیا اس مین روزانہ مباحث مجلس درج ہوتے ہین مگر مباحث کو پڑھنے سے بیوقوفی یا بدنیتی کی جگہ
ناتجربہ کاری زیادہ معلوم ہوتی ہے - مثلاً اس جزوی امر کی بابت تجویز پیش ہوتی ہے کہ یوسف مجاہد کو
چار تومان پنشن دی جاوے - جب وزیر نے بڑے دی یا ۳ تومان جب بازبیم پیش کیجاتی ہے کمیشن حقوق
نے کہا ہے - اس ایک تومان (سے) ماہوار پر شاید ایک گھنٹا بحث مین لگا ہوگا - حالانکہ یہہ ضروری چیز ہے
اور اس کو سررشتہ مال سے تعلق ہے نہ کہ پارلیمنٹ سے - پارلیمنٹ کے ہر صیغہ کے لئے ایک رقم معین کردینی چاہیے
نہایت مشکل یہہ ہے کہ وزرا یا افسران سررشتہ کو اختیار دین تو خوف ہے کہ دوستی و سفارش پر عمل کرین گے ؛

آج شام کو زیارت حضرت سید الشہدا اور روضۂ حضرت عباس سے کچھ شرف ہوا بہت ہجوم تھا اور حسب معمول اندر اور باہر وعظ و مجلس عزا و ماتم و نماز برپا تھی - کئی ہندوستانی بھی موجود تھے ؛

مین آج شام کو جناب ملا محمد باقر اصفہانی سے ملا - [illegible] سال ہندوستان رہکر یہان آگئے ہین نہایت اخلاق سے پیش آئے اور بہت دعا دیتے تھے - نہایت بزرگ خصلت آدمی ہین - کاظمین مین مجھ سے سرسری ملاقات ہوئی تھی - انھون نے بنارس مین میرے برادر بزرگ مولوی خواجہ غلام الحسنین (پانی پتی) کا مشہور وعظ اسلام کے متعلق سنا تھا اوس کی ہر شخص سے تعریف کرتے تھے اور حق یہہ ہے کہ اسلام قرآن اخلاق نبوی - توحید و نبوت کے متعلق باقاعدہ سائنٹفک طور سے اور مسلسل بیان کرنے مین اس وقت خواجہ غلام الحسنین سے بہتر مقرر موجود نہین - لسانی اور فضول عبارت آرائی اون کا شیوہ نہین عراق مین اُن کی شہرت ہندوستانیون تک پہونچگئی ہے ؛

فارسی تجویز اصلاح تمدن و ملاقات با آقای صدر

(۲۹ جون ۱۹۱۱ء = ۲ رجب ۱۳۲۹ ہجری - کربلائے معلیٰ) مین نے ایک تحریر لکھی ہے جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ ایک انجمن ہو جس کی شاخین ہر جگہ ہون اور تہذیب و تعالی اخلاق - تہیئہ کار برائے بیکاران و رفع نفاق بین کوستان ہو اور اس کے متعلق ایک آرٹیکل بھی ہے - جناب آقا سے صدر کے یہان صبح کو گیا تھا اوس وقت تمام مکان فتویٰ طلب کرنے

والون سی بھرا ہوا تھا اسلئے اُنھون نے ۹ بجے عربی (۴ بجے سہپہر کو) بُلایا - آقاے صدر کی عمر ۶۰ سال سی کم نہین - قوی مضبوط اور چہرہ شاندار ہی بلند قامت ہین - بلکہ بعد سید احمد خان بہادر کے ایسا وجیہہ آدمی میری نظر سے نہین گُذرا - جب مین سہپہر کو گیا تو بہت ہی اخلاق و اکرام سے پیش آئے اور باصرار اپنی برابر بٹھایا اور مجوزہ اسکیم کو پسند کیا اور اوس کی بہت تعریف کی - کہا کہ ابتدا نجف اشرف سے ہونی چاہیئے یعنی اپیل منجانب علمار نجف ہو تب کامیابی ممکن ہی اوس کو بھی اس شرط پر مانا کہ کل علمار نجف اشرف شریک ہون آتے وقت بہت دُعائین دین کہ خدا تمھین برکت دے ✣

حجۃ الاسلام سید محمد باقر صبح کو حجۃ الاسلام سید محمد باقر مجتہد سے ملا - اوںھون نے بھی مطلب کو پسند فرمایا - مگر دیگر عرب آگئے اس مین دیر ہوگئی - یہہ بھی ایک معمر اور مشہور مجتہد ہین مگر خلایق کا رُجحان بمقابل آقاے صدر اور شیخ حسین کے ان کی جانب کمتر ہے - آقاے صدر کو بعد وفات مرزا محمد حسین شیرازی کسب سے زیادہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہوگئی تھی - لیکن ایک تو اُن کی عادت مین سائلون کیساتھ صاف گوئی اور کھردرا پن زیادہ ہے دوم فتاوی کے جواب دینے مین بحد حجت و تعویق کرتے ہین اور ہمیشہ نجف اشرف کا حوالہ دیتے ہین کہ اول وہان پوچھو - اور وہان کے جواب آنیپر کہتے ہین کہ اب میری ضرورت کیا رہی - غرض ڈپلومیٹ اچھے نہین اس وجہہ سے خلایق کا رجحان اون کی طرف کم ہوگیا ہے مگر نہایت زرنگ یعنی ہوشیار مشہور ہین - کیونکہ اپنے اوپر فتوی دینے کی ذمہ داری کمتر لیتے ہین ✣

زیارت سید الشہداءؑ سے صبح و شام و زیارت حضرت عباسؑ سے صبح کو مشرف ہُوا -

چونہ پیسنے کا عجیب طریقہ یہان چونہ وغیرہ پیسنے بلکہ غلہ نکالنے کا ایک عجیب طریقہ نکالا ہے - یعنی اکثر راستون اور گلیون مین ڈالدیتے ہین جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ گدھون کے چلنے اور آدمیون کے پاؤن سے وہ پس جاتا ہے پھر اوٹھا کر کام مین لاتے ہین ✣

روضہ کی تعمیر کربلاے معلی کی بابت میہ معلوم ہوا کہ اول روضہ مقدس کا گنبد معمولی مٹی اور اینٹ کا تھا -

سلطان سلیم عثمانی کی لڑائیان ایران سے اکثر رہین اور اوسی نے مصر فتح کر کے خلافت کو عباسیون کے گدی نشین سے کچھ پنشن دیکر اپنی طرف منتقل کرالی تھی - یہ بہت دیندار تھا اور اوس کو حامی دین و مذہب ہونیکا بہت شوق تھا اوسنے اسکو چہ رنج کا بنوایا - چارون طرف بازار لگائے اور بجید روپیہ عربون کو دیکر چند روز کے اندر زمانۂ قیام مین نہر لگالی - یہان کی روایت کے بموجب اوسنے روپیہ زمین مین بچھادیا کہ نہر کھود کر روپیہ لیجاؤ اسی نے سید الشہدا اور روضۂ حضرت عباس پر خادم مقرر کیے جن کی اولاد کے پاس اس نیکنام سلطان کے فرامین ابتک موجود ہین ❊

حال مین ناظم پاشا نے بازارون کو باقاعدہ اور سڑکون کو وسیع کیا - یہان کا متصرف (کلکٹر) خود آکر قلیون کی طرح کام کرتا تھا اور اونچی اونچی پیڑون پر چڑھجاتا تھا اور سخت محنت کرتا تھا - اسی کی برکت سے بقول خود وہ اب گورنر بصرہ ہوگیا - حال کا متصرف بھی بعض اوقات خدام کے ساتھ جاکر اپنے ہاتھ سے روشنی کرتا ہے ❊

دو پارٹیان | یہان عراق عرب مین دو گروہ ہین مشروطہ جناب آخوند ملا محمد کاظم کے اور مستبد جناب سید محمد کاظم یزدی (طباطبائی) کے مقلد سمجھے جاتے ہین کثرت پچھلے فریق کی ہے - مگر بعض مستبد (شخصی یا جابر سلطنت کے شیدا) ہین جو جناب آخوند کے اور بعض مشروطہ جناب سید کاظم کے بھی مقلد پائے گئے ہین لیکن عموماً تقلید شخصی اغراض کے ماتحت ہوتی ہے ❊

شام کو آقا شیخ محمد رضا نبیرۂ شیخ زین العابدین مرحوم سے ملاقات ہوئی جو نہایت روشن خیال اور عمدہ تعلیم یافتہ نوجوان ہین اور دیگر روشن خیال علماء سے بھی صحن حرم مین ملاقات ہوئی - قرار پایا کہ اگر آقایان نجف نہ بھی اپنی طرف سے اپیل کرین تب بھی کوشش راہ آہن مین کرنی چاہیئے ❊

[۳۰ جون ۱۹۱۱ء = ۳ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

آقا سید حسین قزوینی | صبح کو آقا سید حسین قزوینی کے مکان پر گیا یہ ایک مشہور مجتہد کے پوتے اور زبردست

مضمون نویس ہین خود بھی کامل تحصیل رکھتے ہین فلسفیانہ عبارت لکھتے ہین۔ نہایت شوق سے اونھون نے حدیث
انی تارکٌ فیکم الثقلین کے متعلق ایک فلسفیانہ مضمون سُنایا۔ ان کے مضامین حبل المتین و مصر مین شایع
ہوتے ہین۔ کونٹ ٹالسٹائی کی تصانیف اور رسو شیلسٹ کی کتب غرض مصر مین جو کتب و تراجم اہل فرنگ شایع
ہوئے ہین اون سے واقف ہین خود سند اجتہاد آخوند و سید کاظم طباطبائی سے رکھتے ہین۔ شب جمعہ نماز و دعا مین
مشغول رہتے ہین[۱] ۔ اس وجہ سے مجھکو ملاقات ہوئی۔ جوان آدمی ہین بال بچون کے ساتھ یہان رہتے ہین۔
مکلف فرش چند قیمتی قالینون کا جو یہان طالبعلمانہ حیثیت سے تھا کمرہ مین بچھا تھا۔ مین نے اپنی تقریر کا فارسی ترجمہ
بغرض اصلاح سُنایا اُنھون نے بہت کم تبدیل کی ✤

| اُردو اخبارونکی جہالت |

آج یہان کے طالب علم فخر الافاضل باقر علیخان صاحب نے ایک شیعی اخبار کے دو پرچے دکھائے
معلوم ہوتا ہے کہ خزائن عتبات کی ضبطی کی بابت شیعیان ہند کے جلسے ہو رہے ہین۔ یہان نہ کسی کو معلوم
نہ کوئی چرچا اور نہ واقعی خزائن کی متعلق خصوصاً عتبات کا نام آیا۔ یہ بے برکت اور پرواکون کے تارون کی اور واقف
عصر حضرات کے ناواقف ہونیکی۔ دخل دینے کا لوگون کو شوق ہے مسئلہ سمجھنے کی ضرورت نہین۔ نواب صاحب
روٹر کا تار کافی ہے ✤

| ریڈنگ روم انجمن اتحاد و ترقی |

قرائت خانہ انجمن اتحاد و ترقی مین گیا۔ وہان ایک صاحب نے جو خاص طور پر مقیم ہین شربت
و چاء کی تواضع کی۔ مین نے عذر کیا تو اُنھون نے کہا کہ آپ مہمان ہین۔ مین نے اپنی ذاتی
طرف سے تواضع کی ہے۔ انجمن کا یہ قاعدہ نہین۔ مین نے اعتراض کیا تھا کہ قرائت خانون کا یہ دستور نہین۔
اون کا نام شیخ حسن کروی ہے۔ اصلی عرب ایران کی ہین۔ ان کے بزرگ کردستان ایران کے شیخ الاسلام تھے
اب یہان گویا سُنت و جماعت کے مُلّا ہو گئے ہین ۔ سے ۹ لیرا ماہوار جو اندازاً ۱۴۲ روپیہ کے مساوی ہے پاتے
ہین بہت باخبر آدمی ہین۔ انجمن اتحاد و ترقی دلو جوانان ترکون کے مداح تھے۔ تین سال قبل ان کو محمد علی شاہ

[۱] یہ عتبات ہی کا اثر ہے کہ پالٹکس مین آنا جاننا شخص بھی نماز و روزہ و زیارات کا سچے دل سے پابند ہے دوسرے مقامات پر یہ باتین کم مین منے

نے بزمانۂ وزارت علی اصغر خان ؔ امین السلطان شیخ الاسلام کردستان کا فرمان دیکر روانہ کیا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ ایران کا کوئی حق کردستان پر نہیں۔ نہ وہان دفی تر نہ انتظام صرف گورنر مالگذاری لوٹتے ہین اور ایک شخص سے دو ہزار لیرا لیتے ہین اور اسکے بعد وہ مقام پر نہین پہونچتا کہ معزول ہو جاتا ہے۔ مین نے تعجب سے کہا "کہین ایسا بھی ہوتا ہے زمانہ نہین"۔؟ وہ اندر گئے اور صندوق کھولکر ایک فرمان محمد علی شاہ کالائے جو نہایت ہی اعلی کاغذ پر بہت خوشخط لکھا ہوا تھا ⁂

دو ہزار لیرا دولت اور دو دیگر کو دیکر فرمان حاصل کیا تھا اور قبل پہونچنے مقام کے تار معزولی کا پہونچ گیا۔ وہ اب ایران کے خلاف کردون مین برابر کوشش کر رہے ہین اور کہتے ہین کہ مین ہمیشہ کوشش کرونگا کہ وہ عثمانیہ کا صوبہ ہو جاوے ⁂

مین نے کہا آپ اپنے ملک سے صلح کر لیجیے۔ کہتے تھے کہ اب جانا اور زحمت اوٹھانا مشکل ہے۔ ناصر الملک نائب السلطنت کی بہت تعریف کرتے تھے۔ ایسا لائق اور نیک شخص ہے کہ عراق مین تو جملہ شیعون کا فرض ہے کہ بیا تحت عدالت اوسی کی سب تقلید کرین[۱] ⁂

مشروطہ کی بابت وہ کہتے تھے کہ یہان کے علماء اپنی آمدنی اور خرچ کو مثل یہود کے مذہبی افسر کے منتظم نہین کرتے۔ اون کی طرفداری مشروطہ کی زبانی ہے ⁂

یہ کہتے تھے کہ مین نے مجتہدین سے کہا کہ تم خود اپنا موازنہ آمد و خرچ بناؤ۔ قاعدہ سے خرچ کرو اور قاعدہ سے روپیہ جمع کرو۔ مگر کسی نے توجہ نہ کی۔ مین نے شیخ حسن سے کہا کہ نوجوان ترکون نے اس زمانہ مین کم از کم دو بڑے کام کیے یعنی بحری قوت حاصل کی جو انگلستان یا جرمنی کی بحری قوت کے درجے تک تو سیکڑون برسون مین پہونچیگی مگر یونان کے لیے کافی ہے۔ دوسرے یہ کہ تنخواہین فوج کو ملنے لگین۔ اونھون نے کہا کہ زمانہ سلطان عبد الحمید خان مین کل دو لاکھ مرتب فوج تھی۔ باقی کاغذ پر تھی۔ مین نے کہا نہین دس لاکھ تھی اونھون نے کہا نہیں

[۱] مگر ہوشیاری کی دانشمندی اور نیابت سلطنت کی لیاقت مین قدرے فرق ہے۔ ۱۲ منہ

فرضی تھی - کوئی حاضر نتھا - اب واقعی دس لاکھ فوج ہے - جنگ یونان کا مین نے حوالہ دیا اوھون نے کہا کہ کل کار آمد عساکر وہان جمع تھے باقی خدا حافظ -

مین نے افسوس کیا کہ عربون کی "تالیف قلوب" نہین ہوتی - اوھون نے دو جواب دیئے اول یہ کہ عرب زبان ترکی پڑھنے سے انکار کرتے ہین - حالانکہ شام مین عیاشی و نفسانی اغراض کیلئے فرانسیسی زبان پڑھتے ہین - عراق مین روپیہ کمانیکو فارسی و اردو تک جانتے ہین - اون کو بغیر تعلیم تمدن وہ عہدے کیونکر مل سکتے ہین جنکے وہ خواہشمند ہین " - یہ دلائل گویا انجمن اتحاد و ترقی کی ہین - یہہ ضرور نہین ہے کہ ان کو یکطرفہ قبول کر لیا جائے

محمد صادق باقر صاحب کے بھائی نے شام کو چا کی دعوت کی - وہان آقائے نجفی اصفہانی جو اصفہان کے بہت بڑے رئیس و عالم ہین اون کے بھائی بھی تھے اور جنکا حکم تمام اصفہان مین بوجہ ریاست و علمیت چلتا ہی اون سے اور آقا سید ابو القاسم کے پسر سے (کہ وہ بھی حریت خواہ ہین) ملاقات ہوئی *

[یکم جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = ۲۷ رجب سنہ ۱۳۲۹ھ]

حالات کربلا یہان کی آبادی بموجب احصار (مردم شماری) اسی ہزار نفر اور آٹھ ہزار مکان کہی جاتی ہے - (ایرانیون کی آبادی بغداد مین ساٹھ ہزار سے زیادہ ہے) اور علاوہ ان کے زیارت کے لئے بیشمار اشخاص ہزارون تکالیف اوٹھا کر اور ہزارون تومان خرچ کر کے آتے ہین - بھوکے مرتے ہین بیماریون سے بھی مرجاتے ہین : ایسے آدمی جو ہندوستانی اصل کے ہین پانچ ہزار ہین جس مین سے پانسو کے قریب ایسے ہین جو انگریزی کونسل سے تجدید پاسپورٹ کرتے ہین اور انگلستان کی اب بھی باقاعدہ رعایا ہین - یہان کربلا مین دس بارہ ہزار عرب رعایا دولت عثمانیہ ہین - ایک مدرسہ رشدیہ یعنی ابتدائی ہے جس کے دیکھنے کی مجکو فرصت نملی عمارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت بڑا ہے تکمیل تعلیم بغداد و قسطنطنیہ مین ہوتی ہے - اس مدرسہ مین زیادہ ترکون کے لڑکے پڑھتے ہین عرب کے بھی پڑھتے ہین مگر کم - ترکی عورتون کا مدرسہ جدا ہے - ایک مدرسہ بنام "اخوت ایرانیان" ہے - مختلف علما مثلاً آقائے صدر حجۃ الاسلام سید محمد باقر اور جناب شیخ حسین مازندرانی فرزند شیخ زین العابدین مرحوم اور علامہ ابو القاسم

طباطبائی اور شیخ غلام حسین سرندی (عرب) فقہ و اصول فقہ کا درس دیتے ہین ٭

ملاقات با علامہ ابوالقاسم و درسیات عراق

مین آج علامہ ابوالقاسم صاحب سے ملا - نہایت خلق و محبت سے پیش آئے - میرا ذکر مولوی باقر علی صاحب سے سن چکے تھے - مین نے اون سے کہا کہ علماء اون معاملات مین جن کا تعلق مطلق کسی پالٹکل فریق سے نہین کیون متفق نہین ہوتے ؟ - مثلاً تہذیب و تعالی اخلاق - شراب خواری و رشوت و قطاع الطریق دُزدی - گداگری کو دور کیا جاوے - اونھون نے بہت معقول بات کہی کہ "جب تک اغراض شخصی کو اغراض قومی پر ترجیح دی جاویگی کوئی کام نہوگا" - ان کی عمر علماے صاحب درس مین چالیس سال ہوگی زیادہ مشہور نہین ہوئے ٭

اونھون نے ایک بات نہایت معقول اور مفید کہی کہ "یہان عتبات مین صرف چند مسائل کی تعلیم ہوتی ہے یا اُصول فقہ کی - ادب تفسیر حدیث فلسفہ منطق وغیرہ کا درس نہین دیا جاتا - نہ تاریخ اسلام کا" - واقعی یہ سخت کمزوری ہے اور اسی وجہ سے خیالات مین جمود ہے - کچھ شوقین طلبا بعض علماء سے علاوہ صرف و نحو - فقہ و اصول فقہ کے دیگر علوم بھی پڑھتے ہین مگر ان علوم کا درسیات مین شامل ہونا لازم ہے - میرے نزدیک عراق عرب خواہ ہندوستان کے نصاب تعلیم مین انگریزی یا فرانسیسی کا داخل ہونا اسقدر ضرور نہین جیسے اس بات کی حاجت ہے کہ ایسے مضامین اور کتابین پڑھائی جاوین جن سے محبت قومی اور عام ہمدردی کا خیال ہو بلند خیالات پیدا ہون - اقتصادی اور اخلاقی اصلاح کے اصول معلوم ہون تزکیہ نفس کی خواہش ہو - ورنہ بقول آقا سید محمد فرزند جناب سید کاظم طباطبائی تمام عمر جو لوگ نجاسات و طہارات مین مبتلا ہین اس کشمکش کے زمانہ مین لوگون کی کیسے رہنمائی کر سکتے ہین ٭

اصلاح نصاب کی عراق عرب مین سخت ضرورت ہے - مگر یہان ہندوستان مین بھی وہ ضرورت کم نہین صرف شمس العلماء مولانا شبلی سنجیدگی سے اوس کی اصلاح مین کوشان ہین کہتے ہین کہ ہندوستان مین منشی نثار حسین اور مولوی بشیر الدین نے کانپور کے کسی جلسہ مین اصلاح نصاب کے مسئلہ کیطرف توجہ کر کے ندوہ بنائی تھی ٥

بستر خدا کہ عارف سالک بکس نگفت	در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

ملاقات کے طریقے کربلائے معلےٰ مین اعلیٰ جماعت کے طلباء کا احترام اون کے اوستاد مثل علماء کرتے ہین تعظیم کا یہان عام رواج ہے۔ اوستاد و شاگرد کی اس مین کچھ تمیز نہین - ملنے جلنے کے طریقے مین عراق مین عرب عجم ترک سب مین اخلاق زیادہ ہے۔ چاء ۔ شربت ۔ سگار وغیرہ کا تعارف (یعنی بے تکلف) ہر ملنے والے کے ساتھ لازم ہے یہان شہر کے معزز آدمی ہمارے یہان کے وحشی لوگون کے مقابل نہین بلکہ ہمارے عام شرفار سے بہت زیادہ مہذب ہین اور بہتر اخلاق سے برتاؤ کرتے ہین ٭

روزنامۂ عصر آج پھر قرأت خانۂ انجمن مین فارسی کا جدید اخبار روزنامہ عصر دیکھا - اوسی سے معلوم ہوا کہ نائب السلطنت طہران یعنی ناصر الملک کے پاس تجار کا ڈیپوٹیشن گیا اور اون نے کہا کہ ہم دولت کی تائید سے اس لئے ابتک علیحدہ رکھے گئے تھے - اب اُمید ہوگئی ہے۔ نائب السلطنت نے کہا کہ یہہ بُری بات ہے کہ اچھے آدمی گوشہ نشین ہو جائین اور سلطنت بُرے آدمیون کے ہاتھ مین جا دین - اب جو انتخاب ہونے والا ہے آپ لوگ بہت احتیاط سے ممبر منتخب کرین جبکہ تم ایک محرر کو بھی سوچ سمجھکر دفتر مین رکھتے ہو تو اپنے ممبر کو زیادہ سوچ سمجھکر پارلیمنٹ مین بھیجنا لازم ہے -

حالات خدام کربلائے معلےٰ شام کو زیارت سید الشہدا اور حضرت عباس سے مشرف ہوا - یہان کل ۳۰۰ خدام ہین جن مین سے ۱۶۰ سرکاری تنخواہ پاتے ہین۔ اول حرم کے بیرونی چبوترے پر جمع ہوتے ہین اور ایک نیم دائرہ بناکر کھڑے ہوتے ہین۔ ایک ایک زرد شمع تخمینًا ایک ایک گز لمبی ہاتھ مین لیتے ہین۔ ایک شخص اون مین سے طولانی دعا عربی زبان مین مانگتا ہے سب آمین کہتے جاتے ہین۔ ان کے علاوہ دوسرے فراش وغیرہ ہوتے ہین جن کے ہاتھ مین شمع نہین ہوتی پھر یہہ لوگ اندر بادب جاکر روشنی کرتے ہین ٭

قبور مومنین در روضہ صحن کے گرد جو حجرے ہین اون مین سے اکثر مین اور نیز حرم کے اندر مختلف مقامات پر لوگ دفن ہوتے ہین اون کے واسطے قرآن خوان ہمیشہ قرآن پڑھتے ہین یہ لوگ تھوڑی تھوڑی تنخواہ پاتے ہین۔ اکثر امرا کے مُردے دنیا بھر سے آکر دفن ہوتے ہین - ان مین سے بعض کے مقبرے جداگانہ بھی خوبصورت بنے ہوئے ہین ایک مُردے کے دفن کے لئے ڈیڑھ گنی سے دس بارہ گنی تک سلطنت لیتی ہے تب بلحاظ قرب قبر سید الشہدا مختلف

رقوم لیکر اجازت دیتے ہین یہ سب روپیہ صیغۂ اوقاف مین جمع ہوتا ہے اور مرمت حرم یا دیگر ضرورتون مین وقتاً فوقتاً خرچ ہوتا رہتا ہے *

مضمون "اُصول ترقی اقوام و ملل" پر جناب حجۃ الاسلام شیخ حسین مازندرانی مجتہد فرزند شیخ زین العابدین نے تصدیق کردی کہ اس مین نہایت عُمدہ خیالات بدلائل قرآن درج ہین اور یہہ خیالات قابل تائید و تحسین ہین *

آج روانگی نجف اشرف ہونی چاہیئے تھی مگر گاڑی مین جگہ نہ ملی حالانکہ دو کمپنیان ہین جن کی گاڑیان نجف اشرف جاتی ہین کشتی کا انتظام بھی نہ ہوا اور نہ لوگ کشتی مین چلنے پر راضی ہوئے - کیونکہ اوس مین وقت زیادہ صرف ہوتا ہے *

ذرایع معاش کربلائے معلے مین

• کربلائے معلے مین خاصکر "بزمانہ زیارت" جبکہ ایران و عرب کے لوگ بھر جاتے ہین کپڑے کی خرید و فروخت بہت ہوتی ہے اور کھانے کی چیزین مثلاً روٹی گوشت - دہی - شربت چاء - چلاؤ (بغیر گوشت کا پلاؤ) کی ہر وقت مانگ رہتی ہے - سجدہ گاہین - لکھے ہوئے کفن جن مین دعائین لیتھو پر چھپی ہوتی ہین تسبیحین خوب بکتی ہین - پانی فروخت کرنے کے شربے (یعنی سپید ہری دُمدار صُراحیان جن مین پانی سرد رہتا ہے) لئے ہوئے سقّے ہر وقت پھرتے رہتے ہین اور چار پیسے لیکر سبیل کا پانی پلا دیتے ہین تاکہ لوگ پیاسے نہ رہین - چنانچہ ایک دو دفعہ مین نے بھی سبیل پلوائی - دوکانات و مکانات بھی لوگ بناتے اور کرایہ پر چلاتے ہین اس سے بھی اچھی آمدنی ہوتی ہے - مختلف شہرون کے طلباء کے پاس اون کے وطن کے لوگ خرچ بھیجتے ہین - علمائے مشہور کو روپیہ خمس و زکوٰۃ و وجوہات کا پہونچتا ہے وہ تقسیم کرتے ہین - روپیہ خدام کو زوار سے ملتا ہے اور کبھی کبھی کوئی ایسا رئیس آجاتا ہے جو اسقدر روپیہ دیتا ہے کہ پُشتون تک مالدار ہوجاتے ہین - مثلاً مشہور ہے راجہ سر امیر حسن خان مرحوم والی محمود آباد نے ایک خادم کو تقریباً ایک لاکھ روپیہ دیا - اوس کا نام شاید صالح تھا - سر فیض محمد خان مرحوم خیرپور نے بھی ایک لاکھ روپیہ عمارت ولقد ملا کر دیا اور مجتہدین کو اسکے علاوہ - راجہ مرحوم محمود آباد کی نسبت مشہور ہے کہ اون کو معلوم ہوا کہ جناب شیخ زین العابدین مازندرانی ساٹھ ہزار کے مقروض ہین جو اوہ قرضہ ادا کر دیا - ایران و عرب کا کیسا عمل ادری مین

کہ مسلمان اپنے اہل وطن علماء سے بہت فیاضی سے سلوک کرتے ہین - مگر سواے تجارت کے یہہ ذرایع معاش جیسے نذر و نیاز و
خمس و زکوٰۃ وغیرہ سے ہین اب روز بروز کم ہوتے جائینگے اور اسوقت جو مشہور علماء ہین اونکے جانشینون کو لاکھون
روپیہ نہین مل سکتا - اس لئے آیندہ جبتک حالات کی اصلاح اور معاش جدید کے ذرایع حاصل نہون کام چلنا زیادہ مشکل ہوگا

[۲ر جولائی ۱۹۱۱ء = ۵ر رجب ۱۳۲۹ ہجری]

دعوتین آج صبح مرزا حسن یوسف نے پرتکلف دعوت کی اون کا سردابہ (تہہ خانہ) بہت اچھا اور سرد تھا - اور قلیونون
سے مزین - آقا سید علی اصفہانی نے جو احرار طلباء بلکہ علماء مین سے ہین چاء اور شربت کی دعوت کی اور ۸ - ۱۰ احرار
جن سے پہلے بھی ملاقات ہوئی تھی وہ بھی بلائے گئے تھے اون مین سے ایکدو فرقۂ دماکرات مین سے تھے - مگر
سب کو بعد مباحثہ قبول کرنا پڑا کہ ایران اس فرقہ کے خیالات کے لئے تیار نہین *

لطیف قصہ آقا سید علی نے سید جمال الدین (استرآبادی) معروف بہ افغانی کی نسبت ایک حکایت بیان کی
جب وہ ناصرالدین شاہ قاچار کے بلائے ہوئے طہران مین مقیم تھے - تو ایک جلسے مین ایک بڑے عالم کی تعریف کیگئی -
اور کہا گیا کہ اونھون نے فقہ و اصول فقہ کی فلان زبردست کتاب کئی ہزار صفحے کی لکھی ہے - سید موصوف نے جیب سے حمائل
نکالکر کہا کہ یہہ کتاب بالکل کافی ہے اس کی تعلیم لوگون کو آپنے کہان تک دی ہے - کسی نے کہا کہ یہہ اسلام کے علوم کو
رواج دیتے ہین - سید نے کہا کہ اگر اسلام کا رواج ہوتا تو یہ مغرور بڑی مونچھون والا (بادشاہ کے محل کی طرف انگلی اٹھاکر)
یہان کیسے موجود رہتا - یہ آپ لوگون کی غفلت کا نتیجہ ہے" - یہہ کہکر سید جمال الدین وہان سے اوٹھ کھڑے ہوئے

روانگی بہ نجف اشرف پہونچانے کے لئے مولوی باقر علی سید علی اصفہانی اور دوسرے چار پانچ حضرات آئے - سہ پہر کو روانہ ہوا
راستہ بہت صاف تھا اور گاڑی مین ایک یزد کے ایرانی تھے جو مشروطہ سے ذرا ناخوش ہین اور آقا سید کاظم طباطبائی
کے مقلد ہین علاوہ اس کے کاظمین کے ہندی خادم شیخ عبدالکریم - کربلا مین اہل ہند کے خادم سید عبود اور نجف
اشرف کے خادم سید ہاشم ساتھ تھے - تکلیف کم ہوئی سڑک بہت بہتر تھی - مگر رستے مین بعض جگہہ فرات کا پانی
ایک ایک میل تک پھیلا ہوا تھا لیکن چارون عمدہ گھوڑے گاڑی کو بے تکلف کھینچتے ہین - رات کو سیقدر

سونا بھی میسّر ہُوا ٭

سید عبود — سید عبود کبھی ہندوستان نہین گئے مگر اُردو کے فقرے خاصے بول لیتے ہین کیونکہ ہندی ان کے یہان ٹھہرتے ہین۔ ایک ظریف آدمی ہین۔ سیّد ہاشم پارلیمنٹ (مشروطہ) ایران کے خلاف گفتگو کر رہے تھے۔ مین نے جو اون کے سامنے دلائل بیان کئے تو سیّد ہاشم موافق ہو گئے اور وہ بھی نیم موافق ہمارا کوچبان علاقہ کاکیشیا کا روسی رعایا تھا اور مستبد یعنی شخصی سلطنت کا حامی تھا اوسنے جناب آخوند کی شکایت شروع کی کہ اُن کے حکم سے میرے کئی بھائی بادشاہ سابق سے لڑکر مارے گئے۔ خدا اُن سے سمجھے!۔ یہ بھی جناب سید کاظم طبا طبائی کا معتقد تھا جو مخالفین پارلیمنٹ کے سرغنہ سمجھے جاتے ہین۔ یزدی سیّد جو ساتھ تھے اون کا خیال نائب السلطنت ناصر الملک بہادر کی نسبت البتہ اچھا تھا۔ مگر کہتے تھے کہ اون کو مار ڈالین گے۔ اس طرح نصف شب باتون مین گذر گئی۔ خدّام آپس مین عربی بولتے تھے۔ یہہ سب خواندہ اور خاصے معمولی رئیس ہین۔ عربی اشعار اکثر پڑھتے رہتے تھے۔ رات کو منزل ہرا شور مین گھوڑے بدلے۔ عرب کے لڑکے اور لڑکیان پانی کے تُشرلے لیکر مُصر ہوئین کہ ایک ایک پول (دھیلے) کو پانی خرید لو۔ یہان وضو کرکے نماز پڑھی کھانا کھایا ٭

مرزا محمد حسن شیرازی مرحوم مجتہد سامرہ کے متعلق جو حکایت ہمارے ہمسفر یزدی سیّد نے بیان کی وہ دلچسپی سے خالی نہین۔ یہ ایکبار سامرہ مین کچھ روپیہ مرزا صاحب کے پاس لیکر گئے اور روپیہ سامنے رکھکر کہا کہ مالک اس روپیہ کا رسید چاہتا ہے۔ اونھون نے کہا کہ میرے پاس پہونچ گیا۔ پھر اونھون نے تقاضا کیا کہ درست ہے مگر مالک کو اصرار ہے کہ رسید حاصل کرکے اوس کو دون۔ اونھون نے کہا کہ روپیہ میرے پاس پہونچگیا۔ تم مالک سامنے بیٹھے ہو رسید کس غرض سے مانگتے ہو؟ تب سیّد موصوف نے کہا کہ مین تبرّکاً اپنے کفن مین رکھنا چاہتا ہون۔ چنانچہ مرزا صاحب موصوف نے رسید دیدی ٭

ایک چیز جو مجھکو کربلاے معلّٰے مین خاص معلوم ہوئی وہ یہہ ہے کہ فوجی سپاہی عموماً کھلے آدمی اور شریف طبیعت ہین اور باقاعدہ چلتے ہین۔ دوسرے یہ کہ اتنے بڑے شہر مین تقریباً ہوم رول ہے یعنی سلطنت کے عہدہ دار کمتر نظر آتے ہین۔ شہر کی رونق بڑھانے اور آرام دینے مین حکومت بہت مصروف ہے۔ باقی لوگ یہان کربلاے معلّٰی

نیز کاظمین مین روضے کے اندر و باہر بالکل آزاد و مختار ہین۔ حکومت کی مداخلت کا پتہ نہین چلتا ❊

یورپ مین بھی علاوہ روس کے یہی حالت سُنی جاتی ہے کہ اندرونی معاملات و انتظامات سے سلطنت عموماً علیحدہ رہتی ہے ❊

[۳ جولائی ۱۹۱۱ء = ۶ رجب ۱۳۲۹ھ]

نجف اشرف

مین صبح کو یہان پہونچا۔ امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابیطالب کے روضہ کا سُنہری گنبد دُور سے نظر آتا تھا۔ راستے مین ایک قبرستان ملا جس کاشی کے کام کے سبز قُبّے بیشمار بنے ہین۔ قبرستان نجف سے باہر خود ایک شہر معلوم ہوتا ہے اور بقول خادم کم از کم بیس ہزار مُردے بوجہ قربت امیرالمومنینؑ تمام دُنیا سے یہان دفن ہونے آتے ہین اس کا نام دارالسلام ہے۔ کچھ لوگون نے قُبّے مین بعض نے قبرون کے برابر کوٹھریان بنا رکھی ہین۔ اس مقام (دارالسلام) سے لوگ دُرِ نجف پہلے ڈھونڈ کر لیجاتے تھے اب بہت کم ملتے ہین ❊

خود آبادی بلندی پر واقع ہے چاردیواری مثل قلعہ کے ہے جس دروازہ سے گذر کر ہم داخل ہوئے اوس کے اندر اجزائیہ بلدیہ کا دفتر ہے (یعنی میونسپلٹی کے عاملانہ احکام کا نفاذ ہوتا ہے) خادم کا مکان جس مین عام زوار ٹھہرتے ہین الگ ہے۔ مگر مین اون کے سکونتی مکان مین ہون جو نہایت پختہ و عالیشان ہے۔ سید علی کمونہ ایک معمر بزرگ یہان ہندیون کے خادم ہین اور اون کے فرزند سید ہاشم اون کی طرف سے کام کرتے ہین۔ باپ بھی آتے اور سب خاطر کرتے ہین۔

زیارت روضہ نجف اشرف

بعد غسل و حجامت زیارت سے مُشرّف ہُوا۔ یہان آداب زیارت بہت زیادہ ہین اور دروازہ کے باہر اور اندر اذن دخول پڑھے جاتے ہین۔ اوّل زیارات رسُول خدا۔ پھر امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالب اور پھر حضرت آدمؑ و نوحؑ کی (کہ وہ بھی بموجب یہان کی اور مذہب شیعہ کی روایات کے یہین مدفون بیان کئے جاتے ہین) زیارت پڑھی جاتی ہے ❊

قُبّے اور مینارون پر سونے کے موٹے پتّر چڑھے ہوئے ہین۔ گرد کی عمارتین کاظمین سے بھی زیادہ شاندار ہین۔ اگرچہ اندر کا قُبّہ اتنا بڑا اور ایسا خوشنما نہین۔ البتہ صحن کاظمین سے کم عرض رکھتا ہے۔ مجھے جسقدر رقت اس روضہ

پر ہوئی ایسی کہین نہ ہوئی تھی۔ واقعی جیسا شیخ احسان اللہ عباسی نے تاریخ الاسلام مین لکھا ہے امیر المومنین پر خاصکر (اپنے زمانۂ خلافت) پونے پانچ سال مین جو متواتر روحانی صدمات پہونچے ہین اون کو ماہران سیاست اور واقفانِ رموز باطن ہی خوب جانتے ہین۔ اس لحاظ سے یہہ تکالیف نہایت گران ہین کہ پانچ سال متواتر رہین اور امام حسینؑ اور اون کے ساتھیون پر صدمات بے اندازہ ہے مگر زیادہ تر ۴۸ گھنٹے بلکہ ۱۲ گھنٹے اور ایک معنی سے چند ماہ کے اندر وہ ختم ہو گئے ✦

جب مین زیارت کے بعد نماز مین مشغول تھا تو اندر ایک بڑا مجمع لڑکون اور نوجوانون کا آیا اور نہایت زور شور سے اونھون نے ماتم کیا۔ یہہ زیادہ تر عرب ہی تھے باہر ایک محمل لائے تھے اور بہت سے علم سیاہ و سبز جن پر "یا علی" یا دوسرے الفاظ تھے لئے ہوئے تھے معلوم ہوا کہ آج چونکہ امام موسیٰ کاظم کی وفات کا دن ہے اسلئے یہہ خاص جلوس اور ماتم ہوا ہے۔ عثمانی فوج کے چند سپاہی نہایت ادب سے ضریح کو بوسے دے رہے تھے اور اون کی مٹی تبرکاً اپنے بدن پر مل رہے تھے ✦

مجتہدین نجف اشرف اور پالیٹکس

یہان کے علماء تمام شیعون کے دینی افسر مانے جاتے ہین۔ مگر ایک تو آخوند ملا محمد کاظم خراسانی ہین جن کے درس مین مجتہدین بیٹھتے ہین اور علم اصول فقہ مین کہین اپنا نظیر نہین رکھتے اور بعض مجتہدین ایک طور پر ایران کی مشروطہ (پارلیمنٹ) کے بانی ہین۔ یعنی یہہ نہوتے تو پارلیمنٹ کی جگہ محمد علی شاہ اس وقت بادشاہ ہوتا اور کم از کم شمالی ایران ورنہ کُل ایران کا شہنشاہ روس ہوتا۔ مگر دوسرے مشہور مجتہد سید کاظم طباطبائی ہین۔ عوام الناس اور اعراب عراق خصوصاً ان کو زیادہ مقدس مانتے ہین۔ یہہ نئے خیالات کو سخت ناپسند کرتے ہین اور پارلیمنٹ ایران و عثمانیہ ہر دو کو مکروہ جانتے ہین۔ کیونکہ یہہ لوگ خیال کرتے ہین کہ پارلیمنٹ کی وجہ سے بعض خلاف شرع امور زیادہ رائج ہو گئے ہین یا ہو جاوین گے۔ نیز چونکہ نئے انتظام سے یہان کے بدوون اور شیوخ کو اب سرکاری مالگزاری باقاعدہ دینی پڑتی ہے پہلے عمال کو رشوت دیکر چالیس ۴۰ کی جگہ بیس ۲۰ روپیہ سرکار کے لئے دیتے تھے۔ عشر (یک دہم) حق حکومت پورا وصول نہوتا تھا۔ اور نیز سید کاظم صاحب یزدی سید ہین اس وجہ سے

عراق عرب مین اب زیادہ لوگ جناب سید کاظم یزدی ہی کے مقلد ہین ایران کے عوام مین بھی ملاؤن نے یہہ خیال جما دیا ہے کہ پارلیمنٹ کے ہونے سے شراب علانیہ فروخت ہوگی اور پردہ ٹوٹ جائیگا - لوگ فرنگی مآب ہوجا دین گے - اسلئے اکثر لوگ جناب اخوند سے ٹوٹ کر یزدی مجتہد جناب سید کاظم صاحب کے مقلد ہو گئے - مگر گورنمنٹ ایران اہر روم پر جناب اخوند کا بہت اثر ہے اور کوئی باقاعدہ انجمن شخصی سلطنت یا محمد علی شاہ کے موافق نہین جو سید کاظم صاحب کے ماننے والے اسی وجہ سے منتظم نہین ہین - بظاہر پرانے خیالات والون کی کثرت ہے اور عام لوگ مشروطہ کے خلاف ہو گئے ہین - مگر مستبدین (ظلم پسند یا شخصی سلطنت والون) مین لائق لیڈر نہین ہین اور وہ حکومت سے خائف بھی ہین اور نہ اون کا کوئی اختیار ہے ٭

آقا سید محمد پسر جناب سید کاظم

مین سب سے اول آقا سید محمد پسر جناب سید کاظم صاحب سے ملا - خود جناب آقا سید کاظم کوفہ مین ہین - کیونکہ یہان تعطیل ہے اور وہ کچھ بیمار بھی ہین - اون کے مدرسہ کی عمارت بہت شاندار ہے اور نہایت صفائی اور انتظام اوس کے اندر ہے یہہ خود بھی عالم ہین اور درس دیتے ہین ٭

آن سے مین نے خواہش ظاہر کی کہ ترقی اخلاق و بیکاری وغیرہ کے زوال کیلئے ایک انجمن علما ایران کے حکم کے تحت ایران مین قایم ہو - دوسرے خصوصاً شیعون سے اور عموماً محبان اہلبیت سے ۸ کر (ایک تومان) فی خانہ لیکر مشہد مقدس سے تا خانقین ریل بنا دین - جس قدر ممکن ہو اوس کی آمدنی نشر علوم دینی اور تہذیب اخلاق میں خرچ کرین - الغرض اصلاح معاشرت اور ترقی مسلمین کے لئے ایک صورت عمل کی پیدا کی کہ یہہ خیالات عمل سکین - تیسری بات مین نے آخر مین یہہ کہی کہ علماء نجف کی نا اتفاقی سے حد درجہ بے رعبی اور ہتک ہوتی ہے - کیونکہ ہر جگہ لوگون مین فساد ہے اور ایک عالم کے معتقد دوسرے عالم کو بری نظر سے دیکھتے ہین ٭

اونھون نے معقول بات کہی مادہ سویم ضروری ہے - یہہ ہو جاوے تو باقی باتین باسانی ہو سکتی ہین - میرے پاس الغرض تقریب ملاقات ایک عالی درجہ رئیس کا خط تھا اور اوس مین میری خدمات اسلامی و واقفیت علوم جدیدہ کی بہت تعریف لکھی تھی - الغرض بعد گفتگو آقا سید محمد نے کہ وہی آقا سید کاظم بہادی بیان کئے جاتے ہین کہا

کہ دوسرے فریق سے مل کر اطلاع دیجئے جہان تک ممکن ہوگا مین بھی کوشش کرون گا۔

تیسری صلاح اونھون نے مان لی کہ صلح کا یہ طریقہ ہے کہ کسی ایسے امر مین شریک ہو جاوین جس مین (۱) صلاح امت ہو (۲) امر دینی ہو لیکن کسی خاص فرقہ سیاستی پر اعتراض نہو اور نہ دولت (سلطنت) اوس سے کمزور ہو۔ محض یہ معلوم کرنا کہ صلح ہو گئی ہے عوام پر بڑا اثر رکھتا ہے ÷

شام کو زیارت امیر المومنینؑ مکرر باقاعدہ کی۔ یہان بھی محتاجین و فقرا کا ہجوم ہے ÷

مولوی نیاز حسین مرحوم بسرستی کے دونون پوتے اور امروہہ کے دو ہندی طلبا صحن مین ملے۔ سید عبد الرسول جن کے نام سامرہ سے خط بغرض ملاقات تھا کوفہ مین ہین شاید کل آوین ÷

۱۴ جولائی ۱۹۱۱ء = ۷ رجب ۱۳۲۹ ہجری

ایک شریف غریب شخص سید ہادی کو ایک قرآن روز پر ملازم رکھا۔ صبح کو امیر المومنینؑ کی زیارتین از جانب والد مرحوم پڑھین کل شام از جانب والدہ زیارت و نماز پڑھی۔ قرأت خانے مین اخبارات دیکھے۔ اخبار شمس۔ نجف۔ حبل المتین۔ ایران نو۔ تبریز۔ جنوب وغیرہ آتے ہین۔ ۷-۸ آدمی پڑھنے بھی آتے ہین ÷

ملاقات با فرزند جناب اخوند آدمی کو آقا مؤید الاسلام (ایڈیٹر حبل المتین) کے خط کے ساتھ بخدمت جناب اخوند ملا محمد کاظم خراسانی ملاقات کے لئے وقت مقرر کرنیکے لئے بھیجا۔ سبق کی تعطیل ہے۔ وہ مکان ہی سے نہین نکلے اور استفتون کے جواب مین رہتے ہین۔ دوسرا آدمی (مدیر قرأت خانہ) نے اون کے بیٹے سے ملاقات کا وقت معین کیا۔ چنانچہ مین فرزند جناب آخوند یعنی آقا مرزا مہدی سے ملا۔ بہت سے آدمی بیٹھے تھے موقع تفصیلی گفتگو کا نتھا۔ آج عصر کا وقت (۱۰ بجے عربی) مقرر ہوا اون سے اور جناب اخوند سے تخلیہ مین ملاقات کیلئے کے لئے مقرر ہوا ÷

بازار نجف شہوت جو نیا بنا ہے نہایت خوبصورت ہے، اور چیزین بکثرت ہین۔ مین نے یہان سے آڑو اور ہندوانہ (تربوز) خریدا جو عراق مین سب جگہہ سے اچھا تھا۔ یہان طلبا بیشمار ہین اور اکثر صحن مین صبح کو جگہہ جگہہ بیٹھے ہوتے ہین۔

چونکہ آج کل درس نہین ہوتا اسلئے بیکار رہین - ایک طالب علم ہندی امروہہ کا رہنے والا جناب سید کاظم صاحب کے مدرسہ مین رہتا ہے - اوسنے کہا کہ مشروطہ مین بابی بہت ہین کیونکہ اونھون نے شاہ فضل اللہ کو قتل کیا - مین نے کہا اس بات کا ثبوت ؟ - طالب علم نے کہا علمار کا قتل - مین نے قدرتی جواب دیا کہ اگر علمار نے قتل دوسرون کو کہا ہو تو دولت کیون نہ سزا دیوے ؟ - اور تم کو کیا معلوم کہ فتوائے شرع سے وہ قتل کئے گئے یا ظلماً - کہا مین نے معتبر آدمیون سے افواہاً سُنا ہے - مین نے کہا افواہ کوئی چیز نہین اور قانوناً و شرعاً ایسے معاملے مین رائے قایم کرنی مُناسب نہین[1] ٭

پہلی ملاقات باجناب آخوند

شام کو جناب مرزا مہدی اور اخوند ملا محمد کاظم سے ملاقات ہوئی صُبح سے وہ فتاوی لکھنے مین مصروف تھے - ۱۰ بجے ملے بہت اخلاق سے پیش آئے - مگر اونھون نے صُلح کی بابت کہا محال ہے - مین نے اپنا مضمون اصول ترقی اقوام ملل اون کے فرزند کو دیا - اونھون نے پڑھا اور جناب اخوند صاحب سے تفصیلی ملاقات کے لئے دوسرا وقت مقرر کرنے کو کہا مگر جناب اخوند نے مجکو مصالحت کے لئے کامل اختیار اس شرط پر دیا کہ کوئی ایسی بات نہو جس سے سلطنت کمزور ہوجاوے ٭

مرزا حسین قلی خان

شام کو آقا محمد سید - فرزند جناب سید کاظم سے وقت مقرر تھا - مگر صحن مین ملاقات نہو سکی وہ آج نہین آئے - کتاب منہاج الطالبین جناب مرزا حسین علی خان سابق ارمنی مسیحی جو اونھون نے مجکو دی تھی جس مین اون کی سوانح عمری اور فوٹو بھی ہے دیکھی عمدہ کتاب ہے - مصنف مجھ سے ملنے کربلاے معلی مین آئے تھے ایک واقفکار و عالم تاجر ارمنی الاصل مین اوس وقت تک مین اُنکو جانتا تھا - مین مکان پر تھا - کتاب چھوڑ گئے - واقعی اس شخص کے دل مین اسلام کا بہت درد معلوم ہوتا ہے اور قرآن و مذہب پر عبور رکھتا ہے ٭

[۵ جولائی ۱۹۱۱ء - نجف اشرف]

مکرر ملاقات با آقا محمد

آج آقا محمد سید سے بہت دیر تک ملاقات رہی صُلح کے بارہ مین اون کے والد آقا

---

[1] اب میری رائے مین قتل شیخ فضل اللہ بالکل مضر اور اسلام کی ہتک کا موجب تھا - مؤلف ٭

سید کاظم طباطبائی رضی ہوئے - مین نے اس گفتگو کی تفصیل علیحدہ فارسی مین درج کی ہے - اور ایک خط جو لکھا تھا اوس کی نقل بھی درج ہے - جن حضرات کو موجودہ تاریخ انقلاب ایران کی اس فصل سے دلچسپی ہے وہ اوسکو ضمیمہ مین پڑھ سکتے ہین - افسوس یہ ہے کہ تعصبات اور اغراض نفسانی جیسے سب مین مل جاتے ہین تو یہ معجون مرکب ناقابل اصلاح ہوجاتا ہے ۔

ملاقاتین | صبح کو زیارت سے مشرف ہوا - مرزا عبدالرحیم بادکوبی سے مکتب علویہ مین ملاقات کے لئے گیا - جدید طریقے کا یہ مکتب جاری کیا گیا ہے - وہان ایک عربی گیت (وطنیہ) لڑکے چھٹی کے وقت پڑھ رہے تھے ۔

یہ خیالات حب وطن کی بنیاد ڈالتے ہین - کتب خانہ معقول حالت مین ہے - سید عبدالرسول سکرٹری (مدیر) قرأت خانہ اعتزال (جو خود دیماکرات ہین) اور مرزا محمد علی بادکوبی جن کے خرچ سے دو مکتب چل رہے ہین جن مین ایک مین سو سوا اور ایک مین اٹھاسی طلبا ہین اور ۶-۶ جماعتین ہین) اور جناب سید محمد علی برادر مؤید الاسلام مالک مطبع نجف (جو ٹائپ کا کام کرتا ہے اور نجف اخبار وہان سے نکلتا ہے) اور شیخ محمد حسین پسر امام جمعہ مسجد نول یمنی جو کاشانی ہین اور بہت معقول آدمی ہین اور ہمارے برت کے مولوی نیاز حسین صاحب مجتہد کے فرزند اور امروہہ کے دو منتہی طلبا جو جناب سید کاظم صاحب کے معتقد و مقلد ہین - ملاقات کو آئے ۔

مین نے اپنے مضمون "اسلام و اصلاح معاشرت" (فارسی) کا بڑا حصہ سنایا اور چھپنے کے لئے مالک مطبع نجف کو دیدیا - قرار پایا کہ ایک تقریر ایک جلسہ عام نجف اشرف مین صبح جمعہ کو کرون ۔

شیخ عبداللہ مازندرانی | نجف اشرف مین شام کو جناب آقا شیخ عبداللہ مازندرانی کے پیچھے نماز پڑھی - یہ حرم کے صحن سے پرے - مگر حرم سے بالکل ملی ہوئی ایک عمارت بکتاشی فرقے کے قبضے مین ہے - ہر مقام مقدس مین صوفیا کے ایک فرقے کے پاس ایسی ایک ایک عمارت حرم سے ملی ہوئی موجود ہے - اسی مسجد کی چھت پر جناب شیخ عبداللہ نماز پڑھاتے ہین - اخوند ملا محمد کاظم سے ۲-۳ سال عمر مین کم ہین اور شخصی سلطنت کے مخالف ہین جناب اخوند کے بعد سب سے زیادہ انھون نے کام کیا ہے - معمر اور مقدس آدمی ہین اور ان کا درس بھی مشہور ہے -

ان کے پیچھے بھی بہت سے نمازی تھے - جناب آیت اللہ مازندرانی عبادت و تقدس مین مشہور ہین ◆

صحن نجف اشرف و پانی صحن مین دس پندرہ آدمی نماز جماعت سے پڑھاتے ہین سیکڑون بلکہ ہزارون آدمی نماز پڑھتے ہین - بیسیون سقے کوزے لئے پھرتے ہین پانی یہان دور سے آتا ہے اسلئے کمیاب ہے - چونکہ نجف اشرف پہاڑی پر ہے ایک پول یعنی دھیلے کو ایک گلاس شربت کا دیتے ہین جس مین شکر نہایت کم ہوتی ہے - یہان صاف قند جو بکتی ہے شیرینی اوس مین بھی بہت کم ہوتی ہے - یعنی آج ۸ - ۱۰ میٹھے گلاس ملاقاتیون کو پلائے - ایک قران (۴ مد) کی شکر ختم ہوگئی ◆

مدارات کے تکلفات زیادہ ہین یہان تعارف (تکلف) بہت ہے جو شخص ملنے آوے لازم ہے کہ میزبان چا ی - شربت - سگار وغیرہ سے اوس کی تواضع کرے - مین چونکہ حقہ - چا نہین پیتا اسلئے شربت کی تواضع کرتا ہون اور سگار بھی منگواتا ہون ◆

صحن کی رونق شام کو نجف اشرف کے صحن مین مثل دیگر مقامات عتبات یعنی کربلا و کاظمین و سامرہ کے روشنی اور رونق عمدہ رہتی ہے مگر یہان کا مجمع زیادہ تعلیم یافتہ و مہذب ہوتا ہے - ایک شاہنشاہ کا دربار بھی روزمرہ ایسا بارونق نہین ہوسکتا ◆

آزادی کے معنی آج گفتگو مین ایک دو لڑکے جو پارلیمنٹ اور آزادی کے معنی یہہ سمجھتے تھے کہ عورتین جب چاہین خاوند کو چھوڑ دین - جب اون کو اصلی معنی بتائے گئے تو انھون نے کہا تب تو مشروطہ ٹھیک ہے - یعنی بادشاہ کو چاہیئے کہ اپنی مرضی سے کام نکرے بلکہ عقلائے ملک کی صلاح سے کام کرے ◆

مدرسہ سید کاظم بورڈنگ (جسے یہان مدرسہ کہتے ہین) جناب سید کاظم صاحب کو جسکے لئے وزیر بخارا نے ایک لاکھ روپیہ دئے ہین - مین نے دیکھا - واقعی بہت صاف اور پختہ عمارت ہے اور کاشی کا کام ہے - لیکن مین جو علی گڈھ کا بورڈنگ دیکھ چکا ہون میری نظر مین زیادہ نہین جچا - کمرے اسقدر مختصر اور تنگ ہین جیسے زندان - عمارت دو منزلہ ہے اور صحن مین خوشنما حوض اور چمن بھی ہے - نجف اشرف کے بورڈنگون مین سلیقہ اور صفائی کی پہلی مثال قایم کی گئی ہے - عمارت خوشنما اور لایق تعریف ہے اگرچہ آرام کی نہین - سرداب کا ایک حصہ

برسون دیکھا تھا بہت صاف تھا ؀

خوشنما تہ خانے یہان عموماً تہ خانے بہت صاف اور پختہ بناتے ہین - مین جس مکان مین مقیم ہون اوس کا تہ خانہ بھی پختہ ہے ایک صاف ایوان یا ہال معلوم ہوتا ہے ؀

[نجف اشرف - ٦ رجولائی ١٩١١ع]

آج ایک ترکی الاصل اور ہندی نژاد بزرگ آقا محمد تبریزی پدر مرزا ابوالقاسم سے ملاقات ہوئی یہ سید کاظم صاحب طباطبائی کے سمدھی ہین - اوںھون نے خود خواہش کی تھی اور میرا نام مولوی سید نجم الحسن صاحب سے سنا تھا شیعہ کانفرنس کے حالات اور باعث اختلاف دریافت کیا اور افسوس کیا کہ ایسی عمدہ باتون یعنی عاشورا منا ظرون کے روکنے یا مغربی علوم کے پڑھنے مین کون سی بات ہے جس سے بعض ملا لوگ مخالف ہو گئے - نیز معاملہ اتفاق باہمی علماء ہین مین میرے ہمخیال تھے - آقا سید محمد بھی آ گئے - بلکہ میرے ملنے کے لئے اوںھون نے خود کہا تھا کہ بلا لو - پھر گفتگو ہوئی کہ امور دینی مین آقایان متفق ہون - آخر کار آقا محمد سعید پسر جناب سید کاظم صاحب نے کہا کہ اگر ہم اتفاق کرین تو لوگ کہین گے کہ تو یہ کاظم مشروطہ ہو گئے اور آخوند مستبد (حامی شخصی سلطنت) ہو گئے اور دونون کو چھوڑ دین گے - یہ اصل بات کہی جس کو مین پہلے ہی اپنے نوٹ مین درج کر چکا تھا کہ معاملہ اتفاق مین وہ مقلدون سے اسی طرح خائف ہین جیسے تمام دنیا مین لیڈر کہ اپنے پیروون کی مرضی پر چلتے اور خوش ہوتے ہین کہ ہم رہنما ہین - مگر بقول ایک انگریزی مقرر کے عموماً سر دم کو نہین بلکہ دم سر کو کھینچتی پھرتی ہے - خیر خدا مسلمانون پر رحم کرے - مگر آقا محمد سعید لایق ذہین بزرگ ہین اوںھون نے ایک بات خوب کہی کہ بدمعاشی مین قاچار کی برابر آجکل کے لوگون مین بلکہ ایران مین نہین ہے - مگر قاچار علماء کی طرف سے فسق و فجور کے لئے مجاز نہ تھے - یہ پارلیمنٹ ملاؤن کی طرف سے مجاز ہے - یہ خرابی ہے ؀

جناب شیخ عبداللہ مازندرانی جناب آیت اللہ شیخ عبداللہ مازندرانی نے ملاقات کا وقت کل مغرب مقرر کیا تھا اون سے ملاقات نہوئی - آپ محض معمولی یورپ کے پرنسپل کہتے تھے - موید الاسلام کا خط پہلے بھیج چکا تھا - نہایت ہی

بے تکلف اور سادہ مزاج بزرگ ہین عمر ستر سے زیادہ ہے بڑے عابد و زاہد ہین۔ مین نے کہا آقا محمد سعید صاحب کہتے ہین کہ تائید دولت ایران چھوڑ دو تو اتفاق ہو سکتا ہے۔ فوراً کہا "دولت اسلام دولت شیعہ است چرا تائید نکنیم" فرمایا کہ "یہہ دولت جاتی رہے تو ہم مثل یہود کے ہو جاوین گے"۔ مین نے کہا اون سے بدتر کیونکہ اون کے پاس روپیہ تو ہے۔ مین نے اون کا شکریہ ادا کیا کہ مشروطہ قایم کرنے مین جناب نے بہت محنت کی ہے۔ اونھون نے کہا اس محنت کو خدا قبول کرے۔ آہستہ آہستہ حالت بہتر ہوتی جاویگی۔ شربت و برف منگا کر ہم کو با صرار پلایا ٭

جناب اخوند سے دوسری ملاقات

جناب اخوند صاحب اور اون کے پسر سے بوقت عصر حسب عدہ ملاقات ہوئی۔ مین نے اپنا آرٹیکل یا لائحہ (مسودہ دستور العمل) جسکے قریب قریب مضمون لغرض اصلاح معاشرت مسلمین عصر جدید مین چھپ چکا ہے سنایا پسند کیا۔ مگر ایرانیون کی حالت پر سخت افسوس کرتے تھے کہ کچھ کرنا نہین چاہتے۔ اور ایکٹ ان اصلاحون کو اور قیام انجمن کے لئے چاہیئے۔ وعدہ کیا کہ ایران مین خطوط لغرض ملاقات کے لکھینگے۔ مین نے کہا کہ نائب السلطنت ایران ایک معتدل مزاج اور لائق شخص ہین اون کو سفارش لکھدیجے کہ اصلاح معاشرت مین مدد دین۔ فرمایا انشاء اللہ ہمیشہ ای کو طیار ہون "مگر نائب السلطنت نیز آخر ایرانی است" (یعنی عیب سے خالی نہین) مین نے کہا کہ "ذکی الحس" ہین۔ کہا یہی بات ہے اپنے مقام پر مر جانا چاہیئے۔ استعفا دینا کیا معنی؟ عمر دو دفعہ نہین ہوتی۔ جناب اخوند نے اہل ایران کے حالات پر افسوس ظاہر کیا کہ باتین بہت اور کام کم کرتے ہین[1] ٭

مزید حال نجف

روضہ کی عالیشان عمارت صحن کے اور میناروں اور گنبد پر سونے کی اینٹین نادر شاہ کی لگوائی ہوئی ہین۔ شمالی دروازے پر ایک لمبی سونے کی زنجیر لٹکتی ہے۔ کیونکہ نادر شاہ جب داخل ہوا تھا اور اپنی خواہش کے مطابق مثل کتے کے گلے مین زنجیر ڈال کر آیا تھا اور ضریح سے باندھ دیا گیا تھا۔ یہہ زنجیر بطور یادگار اب تک لٹکی ہوئی ہے ٭۔

[1] سفر ایران کے بعد اور اب کہ جناب اخوند کا انتقال ہو گیا اس بات کے ظاہر کرنے مین مجھے تامل نہین کہ اون کی رائے حضرت ناصر الملک اور ایرانیون کے متعلق کسیقدر ہلکی و سخت تھی میری رائے اور بھی خراب ہے ۱۲

جناب امیرؑ کی جو زیارات پڑھی جاتی ہین اوس مین دو دفعہ رسول اللہ صلعم کی زیارت بھی مدینہ کی طرف رُخ کر کے اول و اوسط مین ہوتی ہین - طلاب علم عرب کے پانچ ہزار تو اس پریشانی کے عالم مین باقی ہین کہ ایران سے روپیہ کم آتا ہے - ہندی بھی دس بارہ طلبا ہین اون کو بہت کم روپیہ ملتا ہے - حالانکہ ہندی روپیہ پانچہزار ماہوار نجف مین اور اسی قدر کربلا مین خرچ ہوتا ہے - روشنی اچھی ہوتی ہے - آب و ہوا نہایت گرم ہے چنانچہ نادر شاہ تمام عمارات پر سونا چڑھاتا تھا مگر گرمی کے خوف سے لوگون نے اوس کو اس خیال سے باز رکھا - اس موسم مین رات کو بارہ بجے جاکر خنکی ہوتی ہے - آبادی ۳۰ - ۵۰ ہزار کے درمیان ہے اکثر مکانون مین قبرین ہین ❊

جدید مکاتب | دو مکتب علوی و مرتضوی جدید وضع کے بنائے گئے ہین - مکان بڑا ہے - اور تقریباً ۱۰۵ طالب علم مکتب علوی مین ہین - مین نے ریاضی و جغرافیہ و عقاید مین بعض طلباء کا امتحان لیا - کل تعلیم دو سال کی ہے اس لحاظ سے نتیجہ بہت خاصہ تھا - خرچ دو سو روپیہ ماہوار ہے اور آمدنی فیس سے ۷۵ روپیہ ماہوار ہے - گداگری بدقسمتی سے یہان بھی عیب نہین - مگر بعض ہندی طلاب بیچارے تو مجتہدون سے بھی نہین ملتے - تاکہ یون نہ سمجھا جاوے کہ مانگنے آئے ہین ❊

[۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = مطابق ۱۰ رجب ۱۳۲۹ھ]

مکتب مرتضویہ مین جو جناب مرزا عبدالرحیم بادکوبی نے قریب حرم قایم کیا ہے میری تقریر ہوئی - سو دو سو اصحاب لیکن زیادہ تر اہل شرود طہ موجود تھے - بچون پر نشست تھی ایک گھنٹہ تک یہ لیکچر ہوا - چھاپہ خانہ مین دیا گیا لوگون نے بظاہر بہت پسند کیا - اس کا ترجمہ ضمیمہ سفرنامہ ہذا مین درج ہے - اس مین اول زبانی منجملہ اور باتون کے جناب امیرؑ کا یہان آنا اور اس وجہ سے عجم مین حب اہلبیت کا پھیلنا اور مدینہ منورہ اور دار الخلافت کی تبدیل کے وجوہات بھی بیان کئے گئے تھے اور کفایت شعاری پر بھی زور دیا تھا - اول ایک زبانی تقریر کی تھی - جناب سید محمد برادر جناب مؤید الاسلام نے فرمایا کہ بڑے بڑے آدمی نجف مین مرعوب ہو جاتے ہین اور لوگون کو یہ لیکچر جس کا عنوان "اسلام و اصلاح معاشرت" تھا پسند ہوا -

مطبع نجف ملکیت مؤید الاسلام مین بغرض تصحیح نطق گیا مطبع نجف ۶ ماہ سے جناب سید محمد علی برادر مؤید الاسلام کی نگرانی مین نجف مین کھولا گیا ہے - ٹائپ کا چھاپہ ہے - مگر ابھی مطبع مین خرچ زیادہ آمدنی کم ہے - مین نے پوچھا کہ یہان لوگ چھپواتے کیون نہین ؟ - سید صاحب جو خود عالم ہین کہنے لگے یہان افلاس ہے - مین نے کہا کہ روپیہ اسقدر کہان جاتا ہے ؟ - کہا پیٹ مین جاتا ہے یعنی کھانیکا خرچ بہت ہے *

مولوی نیاز حسین مرحوم مولوی نیاز حسین مرحوم بریستی کے پوتون سے اور ہندی طلباء کی ملاقات کے لئے مدرسہ (بورڈنگ) ہندی بنا کردہ جناب نواب نوازش علیخان صاحب مین گیا -

ایک درخواست کونسل جنرل کو ہندی طلبا کی طرف سے لکھی کہ جو ہندی طلباء حاجتمند ہین اون کے لئے مجتہدون سے سفارش کیجاوے "اگر اون مین سوا ایک ایک کی امداد ایک ایک مجتہد بھی کرے تو کافی ہے *

کربلا مین ۱۰ مجتہدین کو [illegible] روپیہ ماہوار اور اسیقدر نجف اشرف مین ۱۰ مجتہدین کو [illegible] روپیہ اودھ کے وقف سے ملتا ہے - کل ۱ ہزار دو سو روپیہ ماہوار وثیقہ سے دیا جاتا ہے - یہ روپیہ کسی مخیّرہ بیگم اودھ نے زمانہ شاہی مین جمع کر دیا تھا خرچ ہوتا ہے - اگر باقاعدہ خرچ ہو تو کیا کچھ فوائد اس دس ہزار ماہوار سے حاصل ہو سکتے ہین مگر اونہی کون سی کل سیدھی ہے *

[۸ جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۱ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

مسجد کوفہ آج صبح ٹریم گاڑی مین مسجد کوفہ کو روانہ ہوا - یہ نجف اشرف سے ۴ - ۵ میل ہے - ٹریم گاڑی کا نظم سے بلکہ ۱۸۹۴ء مین جیسی لاہور مین تھی اوس سے بھی بہتر اور دو منزلہ ہے - مسجد کوفہ سے نصف میل کوفہ جدید کی آبادی ہے - ایک نیا بازار دریا کے کنارے سے بہت چوڑا اس قسم کا جیسا کربلا و نجف مین بنا ہے یہان بھی زمانہ قریب کی یادگار ہے - دریائے فرات کے کنارے چاء و شربت کی دو دکانین ہین *

مسجد کوفہ کے گرد ایک بہت بڑی بلند دیوار بنی ہے - مسجد کا صحن عظیم الشان ہے اور گویا امیر المومنین حضرت علیؑ کا دار الامارہ تھا - کچہری کے مکان کا نشان موجود ہے اور شہادت جس محراب مین ہوئی اوس کا خوشنما جنگلہ بنا ہوا ہے

یہ مسجد نہایت مقدس ہے اور اکثر انبیاء و ائمہ کے مقامات اس مین بتائے جاتے ہین جس مین ہر جگہ دو دو رکعت نماز اور دعائین مقرر ہین۔ متصل حضرت مسلم اور حضرت ہانی کے گنبد آمنے سامنے ہین - اون کی زیارت بھی کی - یہ دونون حضرات کوفیون کی غداری سے قبل واقعہ کربلا بحکم عبید اللہ ابن زیاد شہید کیئے گئے - اول نہایت شجاعت سے حضرت مسلم نے جنگ کی اور تنہا نصف فوج ابن زیاد کو گھنٹون تک مغلوب رکھا ؁

مسجد کوفے کا زیارت خوان لڑکا

مسجد کوفہ مین زیارت دعا ایک لڑکے نے پڑھی - حالانکہ میرے پاس کتاب تھی یہ لڑکا سخت اصرار کرتا تھا کہ مین پڑھون - چونکہ میرے ساتھ دوسرے آدمی ہو گئے تھے اسلئے مین نے اوس کو اجازت دی اوس کی آواز نہایت عمدہ اور دردناک تھی - بعد فارغ ہونے کے وعدہ سے زیادہ مین نے اوس کو دیا - شروع مین تو وہ کہتا تھا کہ مین خدا کے لئے پڑھون گا ہرگز اجرت طے نہ کرون گا - پھر لڑنے لگا کہ ۱۰ آدمیون مین میرے حصے مین کیا آئیگا - یہان کے خدام لالچی بہت مفلس معلوم ہوتے ہین چونکہ میرا اصول ہے کہ مین لڑکون کو خیرات کبھی نہین دیتا تاکہ عادت نہ بگڑے اسلئے جب باہر سڑک پر اوس نے بتایا کہ ٹریم آنیوالی ہے تب اوس کو زیادہ انعام دیا ؁

ساٹھ برس قبل کا اور اب کا مقابلہ

مسجد کوفہ کے متصل دوکانین اور بازار ہین - میرے والد مرحوم نے ۱۳-۱۴ سال کی عمر مین اپنی والدہ بی بی صغرا اور نانا خواجہ احمد علی مرحوم کیساتھ ۱۸۵۵ء کے قریب زیارت کی تھی اس کو آج ۷۵ برس ہوئے وہ فرماتے تھے کہ کوفہ مین مسجد کے پاس صرف ایک گھر خادم کا ہے اور دو چار گھر اور ہین - آبادی شروع ہوئی ہے - مگر اب آبادی ۲-۳ ہزار ہو گئی ہو گی کیونکہ اس پارلیمنٹ کے زمانے مین رونق بہت بڑھتی جاتی ہے - ٹریم جاری ہے - دوکانات اور مکانات بن رہے ہین - کشتی کوفہ و کربلا کے درمیان چلتی ہے - برف کی مشین بھی ایک وہان ہے - ایک نجف مین ہے - اس شدت گرمی مین برف یہان بڑی نعمت ہے اور ہمارے ڈیڑھ پیسے مین جو یہان کے سو پول ہین اتنی برف مل جاتی ہے کہ چار گلاس آب سرد ہو جاوین - مین جب اوس سفر کا مقابلہ کرتا ہون جو میرے والد نے کیا تھا جبکہ خود بیل گاڑیان بنا کر کھوپال و اندور

ہوتے ہوئے ۲-۳ ماہ مین بمبئی پہونچے تھے اور پھر بادی کشتیون مین بصرہ و بغداد آئے اور خچر پر کربلا و نجف و کوفہ - اور جو جو زحمتین راستے کی اور گرمی کی اُنھون نے برداشت کین اور اب جو آرام ہے کہ ہندوستان سے تین دن مین بمبئی اور ۱۵ دن مین کاظمین و بغداد اور ایک ایکدن مین کربلا و نجف پہونچ جاتے ہین - ہر جگہ کھانا اور برف ملتا ہے خادمون کے مکانات ہر مقام پر پریشان اور آرام دہ مع سرداب (تہخانون) کے بنے ہوئے ہین اور نہ صرف یہہ مقامات زیارات کے لیئے بلکہ سیر کے لئے بھی قابل دید ہین - تو اپنی کم ہمتی اور ان لوگون کی ہمت اور پختگی اعتقاد پر حیرت ہوتی ہے ❊

کوفہ سے واپسی کے وقت ہوا ایسی گرم تھی کہ تنور کی ہوا سے کچھ ہی فرق ہو تو ہو - گرمی سے سرسام کی سی نوبت ہونے لگی اسی وجہ سے جناب سید کاظم صاحب طباطبائی سے کوفہ مین نہ مل سکا - کل ثقۃ الاسلام جناب مرزا عبدالرحیم بادکوبی سے مطبع نجف مین ملاقات ہوئی وہ چاہتے ہین کہ میری اور آقای سید محمد کی گفتگو جو میرے پاس لکھی ہوئی ہے اوس کی نقل اون کو دون - مین نے وعدہ کیا ❊

ثقۃ الاسلام مرزا عبدالرحیم بادکوبی

ثقۃ الاسلام مرزا عبدالرحیم باکو علاقہ کاکیشیا کے رہنے والے ہین جو ایران کا علاقہ تھا - کاکیشیا کے آدمی آزادی کے بڑے حامی سمجھے جاتے ہین - یہ پہلے جناب سید کاظم صاحب کے خاص آدمیون مین سے تھے اور مشروطہ کے ابتدا مین اون کو روکا کہ علانیہ مخالفت نکرین اور اون سے جب پکا وعدہ لیا تو خدمت مشروطہ کے لئے جناب اخوند محمد کاظم کے ساتھ شریک ہوئے - اب فرزند مکرات عراق مین ممتاز ہین - یہہ سلسلہ ثقۃ الاسلام حجۃ الاسلام یعنی مجتہد کامل سے دوسرے درجہ کا خطاب سمجھا جاتا ہے ❊

اخوند ملا محمد کاظم خراسانی و سید کاظم طباطبائی

جناب اخوند ملا محمد کاظم خراسانی جن کی تصنیف کفایہ اصول فقہ کے آخری درس مین داخل ہے - حبل المتین نے جو لکھا تھا کہ ان کے درس سے پچھلے ۲۵ سال مین ۵ ہزار مجتہد نکل چکے ہین - وہ کچھ بھی مبالغہ نتھا - کیونکہ درس خارجی مین پانچ سو طلباء اون کے ممبر کے نیچے رہتے ہین اور یہہ سب تحصیل تمام کر چکے ہین - اس اندازہ سے یقیناً پانچ ہزار عالم اون کے شاگرد ہو گئے - افسوس ہے کہ مین درس نہ دیکھ سکا

کیونکہ تعطیل تھی سید کاظم صاحب یزدی فقہ مین مشہور ہین اون کی ایک کتاب ٹائپ کے حروف مین کسی عرب نے چھپوائی ہے بڑی کتاب ہے حالانکہ صرف عبادات کے حصہ کا ایک جزو چھپا ہے معاملات نہین چھپے۔ پرانی کتابون پر جو مستند ہین اون کے حواشی بہت ہین ٭

[۹ جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۲ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

جناب اخوند ملا محمد کاظم خراسانی اور اون کے فرزند اور شیخ محمد حسین پسر جناب شیخ ابو القاسم امام جماعت مسجد خوجگان بمبئی سے ملاقات ہوئی اور باقی اکثر ہندی طلباء سے معلوم ہوا کہ بدقسمتی سے یہان بھی ہندیون کی ٹولیان ہین

ہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیدا است

جناب اخوند سے پھر ملا اونھون نے لفظ انشاءاللہ کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ ایران کو تجویز اصلاح تمدن کے بارہ مین خط لکھین گے۔ اون کی مجلس مین ایک صاحب نے میری طرف اشارہ کرکے کہا کہ جو نطق یعنی "لکچر" بروز جمعہ نجف مین کیا تھا۔ آج تک ایسی تقریر نہین ہوئی۔ جناب اخوند نے فرمایا کہ خدا توفیق دے۔ مگر دو چار آدمیون کے ہم خیال ہونے سے کام نہین چلتا خدا اسکو توفیق دے کیونکہ ایسے آدمی کم ہین ٭

اخوند ملا محمد کاظم اس وقت تمام لوگون کے جو ظلم اور شخصی حکومت کے خلاف ہین گویا سردار ہین۔ چارون طرف ایران وغیرہ سے تار اون کے پاس آتے ہین جہان کہین (سچ یا جھوٹ) ظلم ہو۔ لوگ لکھتے ہین کہ آپ بچایئے وہ لکھنے پڑھنے مین کوتاہی نہین کرتے۔ ہزار ہا روپیہ جو آتا ہے اوس سے زیادہ خرچ کر دیتے ہین اور مقروض ہین یعنی روٹی والا جو دس ہزار روپیہ اون کو دیتا ہے۔ جو طلباء کو کھلا دیا گیا ہے ٭

> جناب اخوند کی عجیب جرأت

یہان خدام نجف اشرف مین ایک خادم حضرت طلب سید سلم نامی ہے وہ مجھ سے جناب اخوند کا قصہ آج بیان کرتے تھے کہ جس وقت حسب الحکم سلطان عبدالحمید خان (یا انجمن محمدی) پارلیمنٹ عثمانیہ پر گولہ اندازی ہو کر وزارت بیٹھ گئی اور گویا سلطنت مشروطہ کے خلاف سخت سازش ہوئی تو جناب اخوند نے سلطان کو اس مضمون کا تار دیا کہ حضور ایسی کارروائیان نکرین جیسی محمد علی شاہ نے کی تھین کہ ہم کو اوس کی تکفیر کی ضرورت

پڑے - ورنہ ہم مجبوراً ایسا ہی کرین گے " یہہ تار اوس وقت دیا جبکہ سلطنت شخصی کی واپسی کی خبر آئی تھی - گر یہہ تار پہونچا ہی تھا کہ ایک ہفتہ مین سلطان سابق معزول ہو گئے لطف یہہ ہے کہ عبدالحمید خان جو اپنے کو امیر المومنین و خلیفہ رسول کہتے تھے اور عام لوگون نے بھی اون کو ایسا ہی سمجھا تھا اون کو بوجہ امور خلاف شرع تکفیر کی دھمکی دی گئی - جب افسر فوج نجف کو معلوم ہوا تو اوسنے آکر اون کے پاؤن کو بوسہ دیا اور کہا کہ سلطنت مین کسی اور عالم نے ابتک ایسی جرأت نہ کی تھی ÷

مین نے کل تبرکاً ایک جگہ دستخطی تحریر جناب آخوند کی بھی سیاحت نامہ پر لے لی ہے کہ آیندہ یادگار رہے - اگر ممکن ہوا تو اس کا عکس چھپوا دون گا وہ عبارت یہہ ہے :-

" بسم اللہ الرحمن الرحیم

انشاء اللہ تعالی درین مسافرت چنانکہ موفق بزیارت عتبات عرش قباب خصوصاً زیارت امام ثامن سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ وابنائہ المکرم خواہند شد موفق باکام نیابت حسنہ ہم خواہند گردید[1] +

- حررہ الاحقر الجانی محمد کاظم خراسانی - "

[۹ جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۳ رجب ۱۳۲۹ھ]

کل شام و آج پھر علاوہ زیارت کے وقت کے مطبع مین اکثر اوقات درستی نطق (لیکچر) و پروف مین مصروف رہا ثقة الاسلام مرزا عبدالرحیم بادکوبی جن کے کامون سے سلطنت روس سخت ناراض ہے ملاقات کے لئے آئے - دیر تک اون سے روس کے بارہ مین باتین ہوا کین - یہ یہان پالٹیکل دماغ رکھتے ہین - بہت سی باتین جو اس ۴ - ۵ سال مین علماء کے ذریعہ سے ہوئین اون مین یہہ شریک تھے اور ان کا اثر حکام عثمانی مین بھی اچھا ہے - یہہ سنی و شیعہ کے اتفاق کی بھی علانیہ تائید کرتے ہین +

جناب آخوند اور اون کے فرزند سے پھر ملا - میرے لئے خط لکھنے کو کہا +

---

[1] یہ گویا ایک پیشینگوئی ہو گئی - ایران کی خانہ جنگی نے مجکو مشہد جانے سے روکا اور وہان لوگ خانہ جنگی مین مصروف تھے - منہ

عورتون کا زور اور بیباکی

عراق عرب کی عورتین نہایت بیباک کہی جاتی ہین - ایک شخص نے کربلا کا ایک چشم دید قصہ بیان کیا کہ لوگ عورتون سے اسقدر ڈرتے ہین کہ ایک عورت نے ایک دہ کا نذار مرد کے دو طمانچے مارے مگر باوجود قوی ہونیکے وہ بیچارہ خاموش رہا - عورتون کو بہت آزادی ہے - ضریح کے گرد عموماً مردون کو ہٹا کر بیٹھ جاتی ہین اور کہتی ہین
" یا ابوالحسن ہماری فلان فلان خواہش پوری ہو "

یہان گداگر بھی سیاہ عبا ضرور پہنتے ہین اور عورتین سیاہ برقع - مگر مین اپنے ہندی لباس یعنی اچکن و ترکی ٹوپی مین ہون - مجکو اکثر لوگ نواب کہتے ہین - ان کے خیال مین ہر ہندی جو معمولی صاف کپڑا پہنے ہو امیر ہے اور نواب کے نام سے خوش ہوتا ہے اسلئے وہ نواب کہکر پکارتے ہین - لیکن مین جواب دیتا ہون کہ " مین صرف ایک طالبعلم ہون نواب کے لئے ضروری ہے کہ بہت سا روپیہ رکھے اور دھوکے مین جلد آجائے - مجھ مین دونون باتین نہین " ÷

جناب شیخ محمد حسن نے اپنے گھر پر دعوت کی اور اصرار کیا کہ اپنا فوٹو اون کو جہان دستیاب ہو وہان سے بھیجون ÷

نجف کے مزید حالات

نجف مین پانی خوب نہین یہان نل کی بہت ضرورت ہے اور جدا محکمہ حفظان صحت بھی چاہیئے - یا بلدیہ (میونسپلٹی) کی طرف سے ایک آدمی ہو کہ لوگون کو گلیون اور راستون مین رفع حاجت سے منع کرے - گلیان بھی پختہ نہین ہین - اگرچہ لمبے لمبے برتنون سے روزانہ جھاڑو ہوتی ہے - آٹا پیسنے کے کوفہ و نجف مین دو کارخانے ہین

ایک دولتمند کلیدبردار

یہان آقا سید جواد کلیدبردار نہایت دولتمند شخص ہین بلکہ کہتے ہین کہ ایک لاکھ سوا لاکھ روپیہ سال سے زیادہ آمدنی ہے - مگر ایک شخص جو اُن کی طرف منسوب ہے سب لوگون سے جو ضریح کو بوسہ دیتے ہین پیسہ مانگتا ہے - یہ نہایت شرم کی بات ہے - سنا ہے کہ پہلے حکومت سے ممانعت ہوئی تھی کہ فقیر اس طرح ضریح کو پکڑے کھڑے نہون - مگر اب حکم کی تعمیل نہین ہوتی - کیونکہ گورنر یعنی ناظم پاشا بدلگیا +

آج آیت اللہ زادہ خراسانی (یعنی مرزا مہدی) سے ملاقات نہوسکی - اگرچہ ثقۃ الاسلام مرزا عبدالرحیم

بادکوبی اسی غرض سے گئے - مین ٹکٹ لیچکا تھا اسلئے مسودۂ دستور العمل منگا لیا اور اون کو کہدیا کہ مین ٹھیر نہین سکتا - مرزا عبدالرحیم کا وعدہ ہے کہ جناب آخوند کی طرف سے خط کل تک کربلا مین میرے پاس پہونچ جاویگا آج جناب آخوند کہین ملنے گئے ہین ❊

روانگی از نجف اشرف مجکو آقا شیخ حسین اور مولوی نیاز حسین صاحب کے پوتے جو اب حیدرآبادی ہو گئے ہین اور شیخ حسین پہونچانے آئے سخت گرمی تھی - سید ہاشم خادم بھی آئے گاڑی کے منتظمون نے سخت جھگڑا کیا کہ صندوق ساتھ نہین جا سکتا - حالانکہ بوجہ مخصوصی (یعنی زیارت کے مقدس دن کے) کرایہ بجاے ۲ قرٍ کے ۳ دینا پڑا تھا - آخر مین نے دھمکی دی کہ مین یہان کے کلکٹر (قایم مقام) کے پاس جاتا ہون اور کہتا ہون کہ تم دوگنا کرایہ لیتے ہو صندوق آخر رکھا گیا اور اول دو قران پھر ایک قران مانگتے تھے اور لے لئے - کسی وجہ سے ہمارے خادم نے ایک قران واپس کرا دیا ❊

تمبر لیکچر اسلام و اصلاح معاشرت تیار ہو گیا تھا - اسّی نسخے نجف اشرف مین تقسیم ہو گئے - کچھ مطبع مین بغرض تقسیم رکھوا دیئے باقی واسطے تقسیم کربلا ے معلی و کاظمین و ایران کے لے آیا ❊

[۱۱ر جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۴ر رجب ۱۳۲۹ ہجری]

واپسی کربلا ے معلی علے الصبح کربلا پہونچا - مولوی شبیر حسین - شیخ باقر علی - مولوی حسن یوسف اور کونسل خانہ کے ملازم کربلا منشی باقر علی ملاقات کے لئے آئے - صبح کو زیارت سید الشہداء اور شام کو زیارات حضرت عباس و امام حسین کی کی - گرمی بہت سخت تھی - قرأت خانہ مین گیا - نطق نجف بعض لوگون کو تقسیم کیا - یہان عراق عرب مین رسائل پڑھنے کا لوگون کو بہت شوق ہی - خود پڑھنے کے بعد ڈاک مین مضامین و رسالے اپنے عزیزون کو بھیجدیتے ہین یا دوستون کو ❊

زوّار کا ہجوم ۱۵ر رجب کی زیارت کے لئے کل مخصوصی کا دن ہے - کیونکہ ۱۵ر رجب ہے - تمام عراق و کاظمین سے نجف شریف تک کے معزز لوگ جمع ہین صحن مین اور قبّے کے اندر عورتون اور مردون کے چلنے کی وجہ سے بلکہ بازار دن

مین بھی چلنا مشکل ہے اور مجھے کفش برداری کی جو شرق روپیہ ہی اوسپر سے مین نے اور مولوی شیخ باقر علی نے (جن کا ذکر پہلے آچکا ہے اور پہلے بھی میری ساتھ رہتے تھے) ایک طرف کے صحن کے لوگون کی تعداد کا اندازہ کیا تو دو ہزار آدمی تھے - کل صحن مین آٹھ ہزار سے کم مرد و عورت نتھے حالانکہ یہہ وقت گرمی کا تھا - اندر یعنی برآمدون مین اور زیر قبہ ملا کر اس وقت دس ہزار آدمی موجود ہین - حالانکہ مخصوصی زیارت کل شروع ہوگی - سب طرف ہر منٹ مین ۵۰ - ۵۰ آدمی نکل جاتے اور نئے داخل ہوتے ہین یعنی تخمیناً تین ہزار آدمی ہر گھنٹہ آتے جاتے ہین - پھر بھی اسقدر آدمی ایک وقت مین پائے جاتے ہین ÷

انتظام از حکومت آج فوج اور پولیس کے آدمی نئی وردیان پہنے ذرا زیادہ ہین - کئی انجنیر نقشے بنا رہے ہین کیونکہ صیغہ لوفاف سے ۱۳ ہزار پونڈ کی منظوری آئی ہے تاکہ ایک طرف کا برآمدہ جو بوسیدہ ہوگیا ہے اوس کی مرمت کیجاوے - ایک مہندس (انجنیر) نقشہ کھینچکر اندازہ بنا رہا تھا - روپیہ قبرون کی زمین کی فروخت سے جمع رہتا ہے اوسی سے ہمیشہ مرمت ہوتی رہتی ہے ÷

گنبد کا اندرونی کام سید الشہداء کے گنبد و کے نیچے حصے پر کاشی کا کام تھا اور اوپر سونے کا - کسی متمول سوداگر نے اجازت لیکر سب گنبدون پر سونے کی اینٹین لگوانے کا بندوبست کیا ہے ایک مینار کے ۳/۴ حصہ پر سونے کا خول لگا ہے - لیکن کام بند کردیا گیا - کہتے ہین کہ اقرار کے موافق اوسنے اعلیٰ درجے کا سونا نہین لگایا - لہذا تمام طلائی خول کے اوکھاڑنے کا حکم ہوا ہے ÷

جدید حکم دولت عثمانیہ یہان نجف اشرف مین یہہ خبر مشہور ہے کہ اسلامبول سے حکم آیا ہے کہ روس و ایران کی جو رعایا عراق مین رہتی ہے اون مین سے جو شخص وزیر خارجیہ کا سارٹیفکیٹ حاصل کرلیگا وہ رعایاے غیر سمجھا جائیگا عتبات و بغداد مین ایک لاکھ سے زیادہ ایرانی شیعہ رہتے ہین اور کاکیشیا کے شیعہ بھی جو روسی رعایا ہین ہزارہا ہین - علماء اور طلباء جو واقعی علم دین پڑھتے ہون فوجی خدمت سے مستثنےٰ ہین - باقی رعایاء عثمانی ۲۴ سال کی عمر سے حسب قاعدہ فوج مین کام کرنے پر مجبور ہے - ایرانی آج کل جدید حکم سے بہت گھبرا گئے ہین - میری رائے مین

جب کونٹ مستقل ہے تو سلطنت کا حق ہے کہ مثل اور رعایا اون سے فوجی خدمت لے علاوہ اسکے یہہ لوگ بھی فوجی مشق حاصل کرکے اپنے ملک کے لئے مفید ہوسکتے ہین - مگر یہہ لوگ ایسی عمیق مصلحتین نہین سمجھتے - ورنہ دس پندرہ ہزار قواعد دان ایرانی ترکی فوج مین ہون تو اون کا کسقدر اخلاقی اور پالیٹکل اثر ترکی و ایران کے معاملات پر پڑ سکتا ہے - مگر آرام طلبی دور اندیشی کو دور سے سلام کہتی ہے ÷

پانی کی ضرورت | ایک بڑی ضرورت جو کربلائے معلّٰی مین ہے اور جو دو ہفتے بعد جب نہر آصفیہ کا پانی (جو نواب آصف الدولہ مرحوم اودھ نے بنوائی تھی) خشک ہوجائیگا تو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا اور یہہ بات محسوس ہوگئی ہوگی یعنی گرمی بھر نہر مین کنوین کھود کر پانی لیتے ہین اور وہ پانی شور ہوتا ہے لہذا سخت ضرورت ہے کہ کربلائے معلّٰی مین نل لگایا جاوے - یہ کام آسانی سے چند لاکھ کے خرچ سے ہوسکتا ہے اور بالفعل مرمت حرم سے زیادہ ضروری اور ثواب کا یہ کام ہے - اگر مثل ناظم پاشا کوئی لایق والی بغداد اب تک ہوتا تو ضرور ایسا کرتا - وزارت داخلہ اسلامبول کو توجہ کرنی چاہیئے ÷

[۱۲ر جولائی سنہ ۱۹۱۱ع = ۱۵ر رجب سنہ ۱۳۲۹ھ]

آج مخصوصی کا دن تھا اور ہجوم بہت - اس لئے صبح ہی روضہ سید الشہدا گیا ساعت عربی ۸½ بجے اور بحساب انگریزی ۴ بجے زیارت و نماز وغیرہ کے لئے گیا اور پھر روضہ حضرت عباس پر اور مابعد رخصت ہوا اور جو جو فرمایشین دعا کی تھین وہ حسب معمول دعا مین مانگ کر لوٹا - آج سب ہندی طلبا، کونسل خانہ کے ملازم اور تقریباً انجمن احرار کے سارے کان یعنی شیخ محمد رضا صاحب نبیرہ شیخ زین العابدین مرحوم مجتہد سید حسین قزوینی مشہور فارسی مضمون نگار شیخ باقر علی صاحب و نبیرگان مولوی نیاز حسن مجھے پہنچانے آئے - نیز سید علی صاحب اور ۴ - ۵ دوسرے بزرگ ملنے آئے شیخ محمد رضا صاحب نے ہمری اوس گفتگو کی نقل کی جو مجھ مین اور جناب آقا سید محمد مین ہوئی تھی جناب مولوی حسن یوسف صاحب بھی آئے اور اون مین سے اکثر گاڑی تک پہونچانے بھی آئے عصر کے وقت کربلا سے روانہ ہوا سخت گرمی تھی واپسی کیوقت جگہہ کی تنگی سے سونیکا موقع بمشکل تھوڑا سا ملا -

لیکن اور تکلیف نہین ہوئی ٭

زہاد کربلا مین

کربلا مین آج جناب سید حسین قزوینی مجتہد نے یہان کے ظاہری زہاد کی ایک دلچسپ لفظی تصویر کھینچی ہے کہ سواے زیارت اور نماز اور سونے اور بہشت کے خواب دیکھنے اور لاطائل روایات بیان کرنے یا سننے کے کچھ نہین جانتے - اونھون نے کہا کہ تاریخ مین امیرالمومنین کی جو کیفیت اور حالات ہے اگر وہ جناب آج اسی طرح آوین اور ظاہری وضع ملایانہ اور زاہدانہ نرکھین تو لوگ اون کو کبھی قبول نکرین - اور ایک روضہ خوان کا چشم دید حال بیان کیا جو کہتا تھا کہ صفوف جنگ مین جناب امیر جب نماز کا وقت آتا تھا تو فوراً درمیان صفوف کے نماز پڑھنے لگتے تھے - اور یہہ فقرہ بھی کہا کہ دیکھا ایسے برے اور سخت وقت مین جناب امیر عبادت الٰہی کو نہ بھولتے تھے - جاہل خوش ہوتے ہین کہ کیا عمدہ بات کہی ہے - سید صاحب موصوف نے نہایت غصہ سے کہا کہ یہہ بیوقوف سمجھتا تھا کہ گویا امیرالمومنین کی جنگ و جہاد محض مردم کشی تھی عبادت نتھی کہ خصوصیت کے ساتھ کہتا ہے کہ عبادت کو نہ بھولے - مگر انصاف یہہ ہے کہ عراق عرب اور ایران کے واعظ و روضہ خوان ہندوستان و لکھنؤ کے رسمی واعظون سے بچاس درجہ بہتر ہین ٭

کفش برداری کا انتظام

عراق مین ہر جگہ جب اندرونی چبوترے یا قبۂ متبرک مین داخل ہوتے ہین تو چند شخص ہر راستے پر مقرر ہوتے ہین اور ہر خادم کے الگ الگ کفش بردار ہین جو جوتیان اوٹھا کر رکھ لیتے ہین اور ہر ایک کے پاس ایک ایک بانس ہوتا ہے اوس کو اندر سے باہر آنے وقت لوٹا دیتے ہین - بانس مین ایک آہنی کانٹا لگا ہوتا ہے - ان لوگون کو جوتون کی عجیب شناخت ہوتی ہے آدمی کے آتے ہی اوس کا جوتا فوراً لا دیتا ہے حالانکہ ہر وقت سیکڑون جوتے وہان رکھے رہتے ہین ٭

ہجوم حرم اور عورتین

آج حرم مین بہت ہجوم تھا - عرب کے بیرونجات کی عورتین بالکل چہرہ کھلا ہوا بیباک پھرتی رہتی ہین اور مردون کو ہٹا کر آگے سے ہٹا دیتی ہین - ان کی شکلین ہمارے یہان کی رائنون اور جاٹنیون سے ملتی ہین غول کے غول سیاہ برقعہ اور کھلے چہرہ بچون کو بدن سے لپٹائے پھرتی ہین - مگر کمال عصمت اور نیک چلن

بیان کی جاتی ہین - یہہ بدوی عورتون کا حال ہے - شہرون مین شاید ایسی حالت نہین ہے ؁

حاجی حسین قلیخان اور اونکی تصانیف

کربلائے معلّی مین حاجی حسین قلیخان جدید الاسلام جو ۴۴ برس کی عمر مین ارمنی سے مسلمان ہو گئے ہین اور پہلی اپنی سوانح عمری فارسی مع کتاب بھائیان دے گئے تھے دوبارہ ملاقات کے لیے آئے اور مسلمانون کے باہمی اتفاق کی بابت بہت کچھ مفید اور عمدہ باتین کہتے رہے - ان کی دوسری عربی کتاب جو مصر مین چھپی ہے اوس کا نام کشف الظلمہ ہے - اس کتاب مین فرقہ بہائی اور مسیحیون کا رد جدا جدا کیا ہے اور ۱۸۰ صفحے ہین - یہ کتاب مجکو دی اس مین انجیل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہین خدائی کا دعویٰ نہین کیا - اور جہان خود کو خداوند (آقا) کہا ہے دوسرون کو بھی اس مین شریک کیا ہے ایک پادری اور حاجی موصوف کے درمیان بہہ مکالمہ ہے جس مین دونون نے اپنے اپنے دلائل بیان کئے ہین - مین نے قیمت اون کو دی کیونکہ مین اس بات کو برا سمجھتا ہون کہ مصنف اپنی لاگت کثیر سے کتاب چھپوائے اور لوگ مفت لے لین ہر لینے والا سمجھتا ہے کہ ایک نسخہ دینے سے مصنف کا دیوالہ نہ نکلے گا - اگر ہم یہہ سمجھین کہ ایک کتاب کی قیمت دین گے تو ہمارا دیوالہ نہ نکلے گا تو بہت بہتر ہو اور مصنفون کیلئے یہہ تجویز بہت حوصلہ افزا اور مفید ہو اور پڑھنے والون کو بھی ثواب مین شریک ہونیکا موقع ملے - یہہ صاحب کربلا مین صابون کی تجارت کرتے ہین - اور بہائیون کے اصلی کاغذات اور ان کے خطوط اونھون نے جمع کر لئے ہین جس سے اس فرقہ کی کسادبازاری ہوتی ہے ؁

بی عجمی صاحبہ

بی عجمی صاحبہ جو محمد علیشاہ مرحوم پدر واجد علیشاہ کی بیوہ ہین اور ۵۰ برس سے کربلا مین رہتی ہین اب اون کی عمر تقریباً ۸۵ سال ہے - اونھون نے میرا ذکر کسی سے سن لیا تھا خاص طور پر بلایا اور جانے سے دو گھنٹہ پہلے مین گیا - لکھنؤ مین دیانت الدولہ جن کی مشہور کربلا منصور نگر مین ہے وہ ان کے بھتیجے تھے نہایت خلق سے پیش آئین - اور سمجھ کی باتین کہین عمدہ طرح اُردو اور فارسی بولتی ہین - یہان اون کی بہت عزت ہے اور ایک باخدا اور بہت زاہد ہندی مجتہد مولوی محمد حسن کو رکھتی تھین جنھون نے خریہ اودھ کے خزانہ روپیہ ہوا

لینے سے ہمیشہ انکار کیا اور کہا کہ یہہ حق فقرا کا ہے مین خدا کے سامنے کس طرح حساب دونگا حالانکہ یہہ خود بھی گویا فقیر تھے - بی بی عجمی ان کی خدمت کرتی تھین ❊

ایک عالم کی اُمید افزا باتین

ایک کشمیری عالم گویا اب کربلائی ہو گئے ہین اور صاحب درس ہین اور حرم مین نماز بھی پڑھاتے ہین اون سے حسب فرمایش فرزند اصغر جناب مولانا کلب باقر ملاقات کی - طہران مین اون کے بھائی ایک عالم ہین اون کے نام خط بھی اونھون نے دیا - یہہ بہت لایق اور گویا آدمی معلوم ہوتے ہین اور گویا فرقۂ اُمید (آپٹمسٹ) کے خیالات رکھتے ہین اونھون نے کہا کہ ابھی ایران کی حالت نازک نہین ورنہ سید کاظم صاحب اور جناب آخوند فوراً اتفاق کرتین - اور یہہ بات معقول کہی کہ اس تین سال مین بہ نسبت سابق کے بہت کچھ ہوا - پہلے نہ دفاتر مرتب تھے نہ فوج تھی نہ کچھ تھا - اب روشنی اور تاریکی کا مقابلہ ہے - جو قبیلے باہم جنگ کرتے ہین اون کو معلوم ہو جاوے کہ مُلک خطرہ مین ہے تو صلح کرین گے - اے کاش ایسا ہو اور یہ باتین تجربے سے درست ثابت ہون ! ❊

درمیانی راہ کربلا و کاظمین کا امن

راستے مین حسب معمول ایک نوجی پولیس کا آدمی بندوق و کارتوس مع تمدنی کپڑے پہنے گاڑیون کے ساتھ کاظمین تک آیا - راستہ بالکل پُرامن ہے اور آتے وقت برخلاف سابق کم خوف معلوم ہوا - اگرچہ سوتے وقت ۴ - ۵ دفعہ سر گاڑی سے زور سے ٹکرایا - کیونکہ گاڑیان بے تحاشا ہنکتے ہین

[۱۳ جولای سنہ ۱۹۱۱ء = ۱۶ رجب سنہ ۱۳۲۹ھ]

صبح کو کاظمین مین پہونچا - تکان بہت ہا - سید اکبر میان مددگار انگریزی پوسٹ ماسٹر منشی مظہر حسین منشی کا کونسل خانہ بغداد (صیغۂ زوّار) مولوی سید کلب مہدی پسر مولانا سید کلب باقر - نیز مولانا سید کلب باقر سے ملاقات ہوئی اسباب کم کرنیکی غرض سے انگریزی ناولون کی جلدین منشی عبدالرب صاحب مترجم دفتر کونسل خانہ کو بھجا دین - کچھ پرانا سامان اور بوٹ اور جوتا اور صندوق بھی تقسیم کر دئے صرف ایک نوہے کا صندوق بستر - دو بیگ - لوٹا - طعام دان اور ۸ - ۱۰ کتابین اپنے ساتھ رکھین کہ طہران کی روانگی کا بندوبست کرون

کتاب کشف الظلمہ کتاب عربی کشف الظلمہ فی معتقدات البہائیہ والمسیحیہ مصنفہ مرزا حسین قلیخان کا حصہ دوم متعلق بہ الوہیت مسیح پڑھا - تقریباً ۱۴۰ صفحون مین مصنف کی بحث ادعضا مین ہین اور جواب مین پادری اناستاسس کی تحریر اور مصنف کا جواب الجواب ہے - بحث یہہ ہے کہ آیا موجودہ انجیل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا یا ابن اللہ ہونیکا دعویٰ صراحتہً یا کنایتہً کیا ہے یا نہین ؟ - پادری کہتے ہین کہ "ہان کیا" - مرزا حسین قلیخان کہتے ہین "نہین کیا" دونون نے دلائل دئے ہین اور واقعی نہایت تہذیب و متانت سے ہر قسم کے ادلہ سے بحث کی ہے - اور حسین قلیخان نے اپنے دعوے کو انجیل و تاریخ کلیسیا سے ثابت کیا ہے[۱] *

آب کہ میرا سفر عراق گویا ختم ہوتا ہے - یہان کے علماء جو عتبات کے پالیٹکس کے مرکز ہین اون کے متعلق مختصر کیفیت لکھنی ضرور ہے - ممکن ہے کہ اس بیان مین بہت سی جزوی غلطیان رہگئی ہون مگر عام واقعات کی صحت کا مین یقین رکھتا ہون *

عتبات کی مذہبی سرداری اور مذہبی پالیٹکس عراق کے

اول یہان شیخ مرتضیٰ صاحب ایک مشہور مجتہد نجف مین تھے اور دنیا کے شیعون کے شاگردون کے مقلد سمجھے جاتے ہین - اون کے بعد شیخ زین العابدین مازندرانی کی شہرت ہوگئی - ہندوستان و کربلا کے لوگ زیادہ تر اون کو مانتے تھے - شیخ زین العابدین کے انتقال کو ۱۷ - ۱۸ برس ہوئے میرے بچپن مین ہند کے لوگ صرف شیخ زین العابدین مرحوم کو جانتے تھے - جب ان کا آخر زمانہ تھا تو مرزا محمد حسن صاحب شیرازی مرحوم کی شہرت سامرہ مین بڑھنی شروع ہوئی - یہان تک کہ بعد انتقال شیخ زین العابدین وہ تمام شیعی دنیا کے مسلم مرکز ہوگئے - لیکن مرزا حسین مرزا خلیل جن کے انتقال کو دو سال ہوئے اور سو برس کی عمر مین وفات پائی اون سے علیحدہ نجف مین مستقل مجتہد تھے اور بہت سے مقلد و شاگرد رکھتے تھے - مرزا محمد حسن شیرازی نے بمشورہ سید جمال الدین افغانی ایک مشہور انگریزی کمپنی کا ٹھیکہ توڑ وادیا جسنے تمام ایران مین تمباکو فروشی کا ٹھیکہ ناصر الدین شاہ سے لے لیا تھا - تمباکو کی حرمت کا فتویٰ شایع ہوا - جب کمپنی کے خلاف اور

---

[۱] مناظرین اسلام جو عربی دان ہون کربلائے معلےٰ مین مصنف کے پتہ سے ٹکٹ قیمت (۱۰) بھیجکر یہ کتاب منگا سکتے ہین ۱۲ -

خود بادشاہ کے خلاف بھی ہوگئے اوس وقت وہ علماء کا طرفدار تھا - الغرض ناصر الدین شاہ نے شاید ۵۰ لاکھ خسارہ کمپنی کو دیا - جناب مرزا صاحب شیرازی نے چونکہ عارضی طور پر تنباکو حرام کہدیا اس معاملہ مین تمام ایران نے اون کی اطاعت کی - خود خاندان قاچار کی حکومت بھی ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۸ء مین خطرہ مین ہوگئی - اوس وقت سے گویا علماء ملک کی آزادی کے علانیہ حامی سمجھے گئے - مگر ایران کے قرضہ کی بنیاد بھی اوسی وقت شروع ہوئی جس سے تمام موجودہ خرابیان نکلی ہین - یہہ کامیابی انگریزون کے خلاف روس کی خفیہ اور علماء کی علانیہ مخالفت سے ہوئی تھی - چنانچہ سترہ سال بعد ۱۹۰۷ء مین پھر آپس کی رقابت کے خوف سے روس و انگلستان نے باہم سمجھوتہ کرلیا کہ آپس مین لڑنا فضول ہے - دونون آہستہ آہستہ ملک کو اپنے اقتدار مین لے آوین ؎

مشہور و زندہ مجتہدین عتبات

بعد انتقال جناب مرزا محمد حسن شیرازی کے سامرہ مرکز علم نرہا بلکہ نجف اشرف ہوگیا یہان ۲۰ سال قبل سے شیخ مرتضیٰ کے نہایت نامور شاگردون مین جناب آخوند ملا محمد کاظم خراسانی اصول فقہ کا درس دیتے ہین اور اصول فقہ کو اونھون نے اپنی کتاب کفایہ مین منضبط بھی کیا ہے - جناب مولانا کلب باقر صاحب مجتہد کہتے تھے کہ وہ جب ۲۳ سال ہندوستان سے کربلائے معلّٰی آئے تو آخوند صاحب کے درس خارجی مین (۲۵۰ - ۳۰۰) منتہی طلبہ شریک ہوتے تھے - درس خارجی سے مراد وہ علمی مباحث متعلقہ قانون و اصول فقہ ہین جو بعد فارغ التحصیل ہونے کے شاگردون اور استاد کے درمیان ہوتے ہین - اوس زمانے مین جناب سید کاظم طباطبائی کہ وہ بھی شاگردان شیخ مرتضیٰ سے ہین ۸ - ۱۰ طلباء کو درس دیتے تھے - اب جناب آخوند کے پاس باوجودیکہ عوام الناس اون کے خلاف ہین (۵۰۰) علماء درس مین حاضر ہوتے ہین اور (۷۵) - (۱۰۰) کے درمیان جناب سید کاظم کے پاس لیکن فقہی کتب پر حاشیہ لکھنے مین سید کاظم صاحب کی قدر ماہیت زیادہ ہین اور آپ فقیہہ اعظم سمجھے جاتے ہین مگر اصول فقہ کے سقدر ماہر نہین سمجھے جاتے - طہران مین آخوند کے حامی شیخ فضل اللہ نوری تھے جو واقعی بقول اون کے ایک شاگرد کے جو احرار مین تھا "ملائے خوب ونیز فقیہے بزرگ بود" اور مرزا حسین مرزا خلیل جو کل مجتہدین مین متقی و متورع سمجھے جاتے ہین اور نجف کے ساکن

تھے اون کے نائب سید عبداللہ خان صیہانی تھے دونون ذی اثر عالم تھے۔ آپس مین رقابت تھی جب مشروطیت
کا مطالبہ ہوا تو ان دونون طہرانی علماء اور ہر دو مجتہدین نے پارلیمنٹ کی تائید کی۔ ما بعد محمد علی شاہ اور غالباً
علی اصغر امین السلطان وزیر مقتول نے شیخ فضل اللہ نوری کو توڑ لیا۔ مگر اخوند ملا محمد کاظم اپنے اصول پر قایم
رہے اور مرزا حسین مرزا خلیل بھی اب شیخ فضل اللہ نوری نے سید کاظم طباطبائی سے تعلقات بڑھائے۔ مگر جب
دو سال ڈھائی سال قبل سپہدار نے طہران فتح کر کے محمد علیشاہ کو معزول کیا اور از سر نو پارلیمنٹ قایم ہوئی
تو بیچارے شیخ فضل اللہ نوری کو اس الزام پر کہ وہ محمد علیشاہ کے مظالم قتل مین شریک تھے اور علمائے نجف نے اون کو
مُفسد کا لقب دیا تھا۔ بر سر بازار پھانسی دیدی گئی۔ سید عبداللہ صیہانی کو ایک ہی سال بعد احرار خواہ روسی جاسوسون
نے قتل کر دیا۔ سید کاظم طباطبائی کے بعض خواص نے اون سے حلف لے لیا کہ وہ علانیہ پارلیمنٹ کی مخالفت
نہ کرین گے۔ چنانچہ اوُنھون نے کوئی فتوی نہ دیا وہ اور اون کے فرزند شخصی سلطنت کے موافق اور علوم جدید
کے مُخالف ہین اور بعض لوگ تو یہان تک کہتے ہین کہ وہ مُسلمانون کے عام اتفاق کو ناپسند کرنے والے ہین۔
تاہم وہ ذہنی وضع کے پکے ہین اور اپنے خیالات کے موافق بینک نیت ہین اور طرفداران روس اون کو
بہکاتے رہتے ہین کہ یہ پارلیمنٹین دین کی دشمن ہین۔ روس کی تائید دین اسلام و فقہ جعفری صحکہ انگیز ہے
مگر وقت پر یہ اسلام کے حامی ہو جائین گے۔ ان کی جماعت نے عراق عرب اور ایران مین ترقی کی اور سُنا گیا ہے کہ
بعض نہایت متعصب نے ۹ ربیع الاول کو جناب اخوند اور مرزا حسین مرزا خلیل کا سوانگ نکالتے ہین۔ اگرچہ اب
عثمانی پارلیمنٹ کی وجہ سے مرعوب ہو گئے ہین عرب عموماً اور مغربی ایران کا بڑا حصہ خصوصاً ایسے ہی خیالات
رکھتا ہے اور اگر سلطنت عثمانیہ نے اون کو نہ سمجھایا تو ترکی پارلیمنٹ عراق مین ضرور خطرے مین ہے +

نجف کے نہایت مقدس مجتہدین اور صاحبان اثر مین شیخ عبداللہ مازندرانی بھی ہین۔ ان کی عمر بڑی
ہے۔ یہ اور اخوند مرحوم باہم متفق ہین اور ان کے بعد آقائے شریعت اصفہانی ہین۔ یہ تینون حضرات علانیہ مشروطہ یعنی
پارلیمنٹ اور موجودہ گورنمنٹ ایران کے مؤید ہین۔ افسوس ہے کہ مجکو آقائے شریعت اصفہانی سے ملنے کا

اتفاق ہنوا لیکن اون کی علمیت وبلند خیالی شہرۂ آفاق ہے - علماے سامرہ اور کربلا صاف کہتے ہین کہ ہم نجف کے تابع ہین - الغرض سواے دوچار علما کے عتبات مین سب علما دین کی پابندی کیساتھ دُنیاوی ترقی اور جدید علوم کے حاصل کرنے کے علانیہ موافق ہین کربلا مین حضات لقلیہ مین صرف جناب آقاے صدر اور شیخ حسین مازندرانی مجتہد ہین اور درس وتدریس مین حجۃ الاسلام سید باقر صاحب بھی ہین - سید اسمعیل آقاے صدر ایک ہوشیار مگر سخت گو شخص ہین - فتاوی کا جواب دینے مین احتیاط کی وجہ سے اکثر انکار کردیتے ہین ٭

اکثر لوگ بعد مرزا محمد حسن شیرازی ان کے مقلد ہو گئے تھے - اور سنا ہے کہ ہند مین جناب مولوی ناصر حسین صاحب بھی گویا انھین کے معتقد یا مقلد ہین - مگر چونکہ یہہ غیر خلیق مشہور ہین (ہم نے ملنے کے لئے ان کو سب سے خلیق پایا) اس سے لوگ ان کے پاس کم ہونے لگے جناب شیخ حسین کے مقلد کم ہین مگر اون کا نام بہت مشہور ہے اور اون کے بھائی شیخ علی معروف بہ شیخ العراقین پالیٹکس مین بہت چلتے ہوئے مانے جاتے ہین - ایک بھائی جواد بیب و صوفی منش شیخ محمد نامی ہین وہ طہران مین محکمہ اپیل کے اعلیٰ جج ہین ٭

سامرہ مین مرزا محمد تقی صاحب نہایت مرنج ومرنجان وتارک الدنیا شخص ہین - جھگڑون سے اونھین تعلق نہین جناب آقاے صدر کا رجحان مشروطہ (پارلیمینٹ) کی طرف ہے - مگر نہایت رزنگ (ہوشیار) مشہور ہین صاف طور پر بادشاہ پسندون کے خلاف نہین - جناب شیخ حسین علانیہ مشروطہ ہین مگر سب سے باخلاق وسلوک پیش آتے ہین - حجۃ الاسلام سید باقر بھی عمدہ خیالات رکھتے ہین کسی گروہ مین نہین معلوم ہوتے ٭

| واعظین |

مجتہدین کے بعد دوسرا درجہ واعظین کا ہے ان مین سے اکثر پرانے خیال کے ہین - اور تیسرا درجہ روضہ خوانون کا ہے - یہہ سواے سید جواد ہندی کے (جن کی ننھیال مین کوئی ہندوستانی بی بی ہین) جو نہایت عمدہ عربی کے مقرر ہین - اکثر جاہل ہوتے ہین علوم رسمی سے واقف نہین - یہہ سب عموماً بادشاہ پسند ہین - چوتھا درجہ مسئلہ گویون کا ہے جن کے منبر جگہ جگہ رکھے ہوئے ہین - یہہ مجتہدین کے مسائل اور عام شرعی مسائل عام لوگون کو سمجھاتے ہین اور جبتک کوئی آدمی واقف نہوگا خیال کریگا کہ یہی سب سے بڑا عالم ہے مگر وقتی بطور

ملازم کے خدمات کرتے ہین اور پبلک سے اوپر نذر چندہ بھی طلب کرتے ہین آول روز مجکو بھی دھوکا ہوا تھا کہ یہہ بڑے عالم ہین کیونکہ بڑے طول و تفصیل سے مسائل بیان کرتے تھے مگر یہہ مسائل مجتہدین کے تھے نہ کہ خود اون کے ✣

اصولی شیعہ اور تقلید — شیعون مین جو بڑا فرقہ امامیہ کا ہے اوس مین اکثر لوگ اصولی اور تھوڑے اخباری ہین اصولی شیعون کا ایک مسئلہ یہہ ہے کہ اعلم کی تقلید کرنی چاہیئے۔ تقلید سے مطلب یہہ ہے کہ جن مسائل مین حکم خدا و رسول و ائمہ نے مطابق قرآن و حدیث مین صاف حکم نہین اور علمار مین اختلاف ہے تو کسی عالم کو جو اپنے نزدیک زیادہ ماہر ہو منتخب کر لیتے ہین اور اوس کے کہنے پر عمل کرتے ہین مگر یہہ اطمینان کر لیتے ہین کہ یہہ عالم قرآن و حدیث و عقل و اجماع کو سمجھکر مسئلہ کا جواب دے گا۔ بات بہت معقول ہے مگر جاہلون نے اس کو پیری مریدی کی گدی کر لیا ہے۔ ایران کے لوگ اور قفقاز یعنی روسی علاقہ کوہ قاف والے اسی قاعدہ پر پوری طرح عامل ہین اور چونکہ نجف اصول فقہ و فقہ کا مرکز ہے اسلئے یہہ سب علمار نجف کے مقلد ہین۔ ہندوستان کے شیعہ اکثر کوسی کے مقلد نہین ہین اور جو لکھنؤ کے مقلد ہین وہ خود جانتے ہین کہ لکھنؤ کے علمار ماتحت نجف کے ہین اور اعلم نہین ہین بلکہ وہان سے مسائل پوچھتے رہتے ہین پھر بھی اول درجے کو چھوڑکر دوم اور سویم درجہ کی تقلید کرتے ہین سچ یہہ ہے کہ اصول فقہ مین نجف کے درس خارج کا متوسط طالب علم یہان کے بڑے بڑے علمار کو درس دیسکتا ہے۔ اگرچہ وہ صرف اصول فقہ مین بڑھا ہوا ہوگا ادب کلام و تفسیر مین ہمارے یہان بھی اچھے عالم ہین جو بعض باتون مین نجف کے بہت سے آدمیون سے بہتر ہین مگر تقلید صرف اصول فقہ پر مبنی ہے۔ بہرحال اگر ہندوستان کے شیعون کو تقلید کی ضرورت ہے تو یقیناً جس شخص نے آجکل اصول فقہ کو شیعی دنیا مین رائج کیا اور پانچہزار عالم جسکے شاگرد زندہ ہین یعنی آقای آخوند ملا محمد کاظم کے مقلد ہین ان کی تصانیف شایع ہو چکی ہین ✣

نجف مین بلحاظ تقدس و عبادت کے جناب شیخ عبداللہ مازندرانی سب سے بڑھے ہوئے ہین[۱] اور بلحاظ تصانیف

---

[۱] اب بعد انتقال جناب آخوند آقای شریعت اصفہانی جیسا عالی دماغ اور زبردست عالم نہین مل سکتا۔ مجکو ان کا ایک فتوے پڑھکر اون کے عالی خیالات اور محبت اسلام کا پتا ملا۔ منہ۔

فقہ و عبادات مین جناب سید محمد کاظم کا درجہ بہت بڑا ہے - اور ہم کو اس سے کوئی مطلب نہ ہونا چاہیئے کہ وہ منسب یعنی
شاہ پسند کہے جاتے ہین - علم فقہ مین اُن کی مہارت اعلیٰ درجہ کی ہے ؛

علماء کی مالی حالت بلحاظ آمدنی کے جناب سید کاظم صاحب کے پاس اس وقت روپیہ سب سے زیادہ آتا ہے - اون کا
ایک مکتب ڈیڑھ لاکھ مین بنا ہے - بہت سے اُمراء اون کو دیتے ہین - آمدنی دوئم درجہ پر جناب آخوند صاحب کی ہے
مگر لوگ اون سے سب لے لیتے ہین اور وہ مقروض ہین - باقی اکثر بڑے مجتہدین خوشحال ہین اور جو مشہور نہین اُنھین
کھانے کو بمشکل ملتا ہے - سب کا مکان سادہ - کسیکے مکان مین تکلف و فرنیچر نہین - سب سے بڑے بوڑھے شیخ
عبداللہ صاحب مازندرانی کے ہین علمیت مین یعنی صرف فقہ و اصول فقہ مین یہان کے طلباء ہمارے یہان کے مجتہدین سے
بھی زیادہ مستعد ہوتے ہین - اور ہند مین جو گدی پدری کا قاعدہ ہے وہ یہان نہین مثلاً جناب مرزا محمد حسن
شیرازی کا درجہ اون کے فرزند کو نہین ملا وہ معمولی مُلّا سمجھے جاتے ہین بلکہ آقاے صدر اور مرزا محمد تقی کے درمیان
یہ معاملہ زیر بحث تھا - حاجی مرزا حسین مرزا خلیل کے فرزند کو اُن کا اجتہاد نہین دیا گیا - یہ افسوسناک عادت لکھنو
ہی کی ہے کہ بیٹا یا بھتیجا یا داماد کتنا ہی کم عمر اور اُصول فقہ سے ناواقف ہو یاران جلیسیہ معتقدان و مریدان
پیر ہی کو اوس کی گدی پر بٹھا کر مسائل پوچھنا شروع کر دیتے ہین - ہر شخص جو مثلاً علم طب یا کلام مین کامل ہے - یا واعظ اور منشی
اچھا ہے تو اوس سے تاریخ مین بھی سوال کرین گے یا اوس کے دادا نے عمدہ تصنیف کی تھی اور دین کو رواج دیا تھا
تو پوتا کیون نہ مجتہد ہو - ایک چھوٹا سا رسالہ یہ لوگ عملیات کا لکھوا کر یا لکھکر ٹائٹل پیج پر اپنے لمبے چوڑے القاب کے
ساتھ لفظ مجتہد چھاپ دیتے ہین ایک صاحب جو عراق بھی ہو آئے تھے اونھون نے لکھنؤ مین ایک کتاب مجھکو
عصر جدید مین ریویو کے لیے دی - کتاب پر نام کیساتھ لفظ مجتہد تھا - یہی لفظ مین نے چند سطری ریویو مین لکھ دیا
اونھون نے ایک دیوانی مقدمہ مین اپنے مجتہدی کے ثبوت مین رسالہ عصر جدید کا ریویو پیش کرنا چاہا - مگر اتفاق
سے مین خود وکیل تھا اوس ریویو کو پیش نہ ہونے دیا ؛

شہر بغداد کی فوج (۱۴ / جولائی سنہ ۱۹۱۱ع) بغداد مین گیا - آج جمعہ کا دن تھا - اس وجہ سے عسکر اور پولیس کے مدرسہ

مین تعطیل تھی۔ فوج کے بیشمار افسر اور سپاہی اور فوجی مدرسے کے طلبا بہت صاف کپڑے پہنے پھرتے تھے اور کچھ فوج بھی باقاعدہ باجا بجاتی نکلی۔ اس زمانہ حریت مین فوج کی طرف بہت توجہ کی گئی۔ اون کی ٹوپیان خوبصورت ہین اور شکل مین ایرانی اور ترکی ٹوپی کے درمیان ہین اور اوپر کلغی خوبصورت لگی ہے۔ کپڑے بھی صاف ہین جوان زیادہ تر عراق عرب کے لوگ ہین اور اب یہودیون اور عیسائیون کو بھی لے لیا ہے۔ لوگ سب مضبوط تھے اور ہندی سپاہیون مین سکھون اور پنجابیون سے قد مین کم تھے۔ مگر جسم کی مضبوطی مین پنجابیون کو چھوڑکر سب ہندوستانیون سے بہتر تھے۔ سپاہیانہ طرز اور جفاکشی کے عادی معلوم ہوتے تھے۔ نئے افسر عموماً کم عمر نوجوان ہین۔ ان کی حالت اچھی اور اپنے عہدہ پر نازان معلوم ہوتے ہین۔ چارسال قبل یہان کی فوج شکستہ اور خراب حالت مین تھی کپڑے پھٹے رہتے تھے۔ پاؤن مین بوٹ ثابت نتھے۔ جب سے ناظم پاشا افسر فوج ہوا۔ حالت درست ہونے لگی۔

ملاقات با کونسل جنرل انگلستان

دفتر کونسل خانہ مین آنریبل کونسل جنرل کے یہان گیا۔ اول مولوی عبدالرب صاحب سے دفتر مین ملا اُنھون نے بہت اخلاق سے سلوک کیا۔ بعد حسب کونسل جنرل دولت انگلیس (جن کی کوٹھی بہت عالیشان ہے اور بیشمار دفاتر پوسٹ آفس اور سپاہی اوس مین رہتے ہین) اونھون نے فوراً بلا لیا جیسا اس ملک مین مدارات کا قاعدہ ہے سگار وکافی کی تواضع کی گئی۔ مگر مین دونون سے محروم تھا محض اس خیال سے کہ وہ بُرا نہ مانین پینے کو صرف برف کا پانی مانگ لیا۔

کونسل جنرل صاحب نے کہا کہ "آپ کا خط آیا تھا مگر مین نجف کے طلبہ کی امداد اس وجہ سے نہین کرسکتا کہ گورنمنٹ نے تاحال وقف اودھ کی نسبت فیصلہ نہین کیا۔ باتون سے معلوم ہوا کہ اون کو سمجھا دیا گیا ہے کہ جناب سید کاظم صاحب طباطبائی مجتہد سے پا اثر ہین بخلاف اس کے جناب اخوند کی شہرت صرف مشروطہ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ مین نے کہا کہ تعلیم یافتہ اور علماء او حکومت سے ملتے ہین اور اون کا اثر ایران مین بہت ہے۔ اُنھون نے کہا ہان جب ہوگے تو ٹھیک معلوم ہوگا۔ یہہ کونسل جنرل باتون سے روس کے طرفدار معلوم ہوتے تھے۔ میرا لیکچر ان کے پاس پہلے ہی پہونچ چکا تھا آج دن بھر مولوی سید کاظم ہندی کا مہمان رہا۔ بہت مہمان نواز اور بے تکلف جوان ادیب وعالم ہین وہ بھی

بغداد ساتھ گئے تھے ۔

[۱۵ر جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۸ ر رجب ۱۳۲۹ ہجری] آج "معظم" کے راستے سے دوبارہ بغداد جاتا ہوا معظم

بغداد کی مکرر سیر — اوس محلہ کا نام ہے جہان ایک عالیشان بڑی مسجد ہے اور اوس مین ایک گنبد بھی ہے جسپر کاشی کا کام ہے اوسمین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی دفن ہین - مین نے مقبرہ اور مسجد دیکھی یہان فقرا کم ہین اور مثل عتبات کے تکلیف دہ نہین کیونکہ بظاہر خیرات دینے والے بھی کم ہین - اس محلہ مین لوگ عموماً آشوب چشم مین مبتلا پائے گئے - بغداد مین بینک کی طرف گیا شہر سے باہر بھی پکی سڑکین دیکھکر طبیعت خوش ہوئی ۔

واقف حضرات کہتے ہین کہ اگر ایک سال پہلے بغداد کو دیکھتے تو معلوم ہوتا کہ کتون کی کثرت ہے کیچڑ ہر جگہ بھری ہوئی - گلیان نہایت تنگ - اب یہہ صاف سڑکین اور عمدہ راستے سب ناظم پاشا کی بدولت ہین اسی طرح کربلاے معلی کے راستے و بازار خراب حالت مین تھے - ارک یعنی قلعہ جس مین چھاونی اور عدالتین اور محبس ہین نہایت عالیشان جدید عمارت ہے جسکو صرف باہر سے دیکھ سکا ۔

آرام دہ قیدخانہ — محبس مین قیدیون سے کام نہین لیا جاتا اور کھانا بافراط ملتا ہے وہ کبوتر اُڑاتے ہین - بال بچے بیوی قیدیون کے پاس چلے جاتے ہین ۔

اُسنا ہے کہ نئے طریقہ سے کام لیا جاویگا - مگر پھر بھی قیدی محبس کے نام سے بہت ڈرتے ہین - ہماری ہندوستان کی سی سزائین ہون تو لوگ جرم کا نام لینا چھوڑ دین - ایکدفعہ کسی کو سزا موت ملی تھی تو برسون لوگ اوس کی نظیر دیکر ڈرایا کرتے تھے ۔

مے نوشی کی کثرت — بغداد وغیرہ مین اہل عرب بہت کثرت سے شراب پیتے ہین بلکہ مجھکو معتبر ذریعے سے معلوم ہوا کہ شادیون مین شراب دی جاتی ہے - عجم اور ترک بھی جو دولتمند ہین شراب پیتے ہین بلکہ عوام بھی - اور جو شخص سوسائیٹی مین شراب نہ پیوے یہہ سمجھتے ہین کہ دنیا کے نئے خیالات کی اوسے ہوا نہین لگی - یہودی تو شراب پیتے ہین بدنام ہی ہین - ..... جائز سمجھتے ہین - جو لوگ یہان محتاط ہین وہ اس خیال سے قہوہ خانون مین شربت اور چاے

نہین پیتے کہ سب لوگون کے جھوٹے برتن وہان ہوتے ہین - مگر عام لوگ اس شعر پر عمل کرتے ہین - حالی ؎

"تم نہین کھانے مین جب محتاط شیخ ✦ ہم کرین پینے مین پھر کیون احتیاط

عراق کے جاٹ مولوی عبدالرب صاحب آج ملنے آئے - بقول ان کے عراق کے عربون مین عجم - ترک - عرب اور ہندیون کا میل ہے کہ امیر معاویہ نے تیس ہزار جاٹون کو ہندوستان سے لاکر عراق مین آباد کیا تھا - اور بھنڈی اور تربوز (ہندوانہ) انھین جاٹون نے یہان جاری کیا - نیز عباسیون کے زمانہ مین ہزارہا جاٹ بلائے گئے اور آباد کئے گئے - اور ان لوگون نے ایک زمانے مین بباعث اپنی کثرت کے اور جنگلون مین محفوظ رہنے کے بغاوت بھی کی تھی اور مدت مین فرو ہوئی - مجکو بہت سی عرب عورتون کو دیکھکر تعجب ہوتا تھا کہ ان کی شکل جاٹنیون سے کیسے ملتی تھی اگر کوئی نہ بتاتا تو حرم کاظمین مین یہہ معلوم ہوتا کہ جاٹنیان اپنے بچون کو لیکر آگئی ہین مگر مولوی عبدالرب صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ جاٹ واقعی یہان آباد ہین - اور ہندی بابا والی مثل انہین سے متعلق ہے کہ وہ سب علیحدہ اگر جھونپڑیون مین رہتے تھے اور عربون سے نہ ملتے تھے بھنڈی کو یہان اب بھی ہندی کہتے ہین ✦

مولوی عبدالرب مولوی عبدالرب صاحب نہایت معقول شخص اور کونسل جنرل کے سررشتہ دار ہین پہلے میرے دوست سید سجاد حیدر[۵] تھے - مولوی ملنے آئے اور ۴ - ۵ گھنٹے ٹھیرے رہے اون کا لڑکا مدرسہ مین پڑھتا ہے - اور اون کی کوشش سے اجازت ہوگئی ہے کہ ایرانی و ہندی بھی ترکی مدارس مین داخل ہوسکین - یہان مدارس اعدادی (ابتدائی مدارس) کے طلباء کی وردی نیم فوجی بہت خوبصورت ہوتی ہے - عبدالرب صاحب مین حرارت دینی زیادہ ہے اور سرسید کے اکثر خیالات کے تابع اور اسلام کے خیرخواہ ہین ✦

چند مثلین یہان کی چند مثلین جو ایک دوسرے کے تعلقات کی بابت ہین درج کی جاتی ہین :-

(۱) ترک وحدیث دوستی قصہ آب و آتش است - گرگ بگلہ آشنا مے شود این نمے شود -

---

۵ "اولڈ بابے" بعد واپسی سفر مین نے ایک مضمون از کوہ منصوری مین میرا معقول پڑھی کہ یہان کے مسلمانون کو عبا اپنے لباس میز رکھنی چاہیئے - واقعی عربی و عجمی عبا (یعنی عراق کی) نہایت عمدہ ہے - مین اس کو اختیار کرنا چاہتا ہون اور سید سجاد حیدر کی اس رائے سے متفق ہون - شریعت - منہ

(۲) عجمی لک - حماقت - عجمی = احمق - گویا عرب کے محاورہ مین عجم کے لفظ مین حماقتین شامل ہین - صرف گونگے کے معنی نہین ہین عرب ہندیون کی نسبت مفصلہ ذیل مثلین کہتے ہین :-

ہندی بابا بالکوخہ یمشی ویعد الفروخہ } ہندی بابا جھونپڑی مین رہتا ہے چلتا ہے اور اپنے بچون کو گنتا ہے -

یعنی ہندی مثل مرغیون کے بے شعور ہین اور اپنی اولاد کو نہین پہچانتے *

یہان مسلمانان ہندوستان کو ہندی یا ہندوا اور جمع ہنود - اور ہندو کو ہندو کہتے ہین اور شام مین مجوس کہتے ہین -

عرب لوگ ترکون کو کہتے ہین :-

اترکوا الترک ولو کان اخوک
ان یحبوک یاکلوک وان یبغضوک یقتلوک } ترکون کو چھوڑ دو اگرچہ بھائی ہوا ہو وہ اگر محبت کریگا تو تجھے کھا جائیگا اور دشمن ہوگا تو مار دیگا اگر بغض رکھیگا -

[کاظمین - ۱۵ جولائی ۱۹۱۱ء = مطابق ۱۸ رجب ۲۹ھ]

آج صبح مرزا محمد رضا جو مرزا محمد رضا آخور شاعر کے پوتے اور مولوی کلب مہدی عبدالرب صاحب سے ملنے آئے اول ہم لکھنؤ کے ایک رئیس نواب سجاد علیخان اور اون کے بھائی کے یہان گئے جن کا ایک بہت بڑا اچھا مکان دجلہ کے کنارے ایرانی کونسل خانہ کے پاس ہے - ان کے یہان ایک شاہزادے شاہ شجاع کی اولاد مین موجود تھے جو دو سو روپیہ ماہوار پنشن دولت عثمانیہ سے پاتے ہین - بحث طعام اہل کتاب کے متعلق رہی - معلوم ہوا کہ نجف اشرف کے کئی مشہور مجتہدین اگر طعام حرام نہو تو اون کے ہاتھ کا کھانا جائز بتاتے ہین عبدالرب صاحب نے کہا کہ مین نے اپنے کانون سے سنا ہے مگر اہل کتاب کے ساتھ حرام سے پرہیز مشکل ہے *

ملاقات با کونسل جنرل : بعد مین کونسل جنرل ایران سے ملاقات کی جو ایک ساٹھ برس کے پرانے بزرگ ہین حال مین مقرر ہوئے ہین الصفون نے بہت اخلاق سے سلوک کیا - مولوی عبدالرب صاحب نے میری لمبی چوڑی تعریف کی - کونسل جنرل نے مامورین دولت ایران کے نام ایک گشتی حکم لکھا کہ فلان شخص بہت عالم وفاضل ہے اوسکا احترام

ہر جگہ ہونا چاہیئے اور سوار بھی حفاظت کے لئے مقرر کئے جاوین اور ایذا نہ ہو

مین نے یہان بھی زور دیا کہ باہم لڑائیان جو مختلف پارٹیون مین ہولی ہین اون کو مشترک امور مین دخل نہ کرنا چاہیئے۔ کئی علماء بھی یہان بیٹھے تھے اوںھون نے کہا نہایت عمدہ بات ہے ※

بغداد کے بازار

آج مین نے بغداد کا دوسرا حصہ دیکھا۔ شیخ عبد القادر صاحب رح کے مقبرہ کے قریب جو سڑک تھی پہلے وہ نہایت تنگ تھی بلکہ خناق یعنی گلا گھونٹنے کی گلی کہلاتی تھی اب سڑک بہت چوڑی ہے اور ناظم پاشا نے مکان ڈھوا کر چوڑی کرائی ہے۔ ناظم پاشا کا جو رعب عرب مین تھا اور جس طرح اوںھون نے تمام لوگون مین کام کرنے کی روح پیدا کر دی تھی اوس کے آج بھی کئی قصے معلوم ہوئے۔ واقعی نو ماہ مین عجیب عجیب کام اوس شخص نے کیے۔ اور اس ملک مین اسقدر امنیت اپنے زمانہ مین قایم کی کہ درمیان بغداد و کربلا کے رات کو تنہا سفر کرنا ممکن ہو گیا۔ حالانکہ پہلے خاص حرم مین لوگ جیبین کترتے تھے۔ بغداد مین عہد عباسیہ کی ایک پرانی مسجد دیکھی جس کا قدیم دروازہ پختہ گچ کا تھا۔ اور یہان محمد ابن یعقوب کلینی مرحوم کی (جو مشہور جامع حدیث اور قدیم ترین علماء امامیہ اور اصول کافی و فروع کافی کے جامع تھے) قبر بھی کنارہ بازار پر ہے اوس پر فاتحہ پڑھی ※

مقبرہ شیخ صاحب

مین اور مولوی عبد الرب و مولوی سید کلب مہدی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح کے مقبرہ پر گئے خاص طور پر دروازہ کھلوایا گیا جس کا مختصر گنبد ہے اور اوس کے نیچے فرش سنگ مرمر اور سنگ سیاہ کا ہے۔ باہر ایک مسجد ہے ضریح چاندی کی ہے۔ اندر ہم کو معلوم ہوا تھا کہ ایک خوشخط لکھا ہوا بہت بڑا قلمی قرآن شریف ہے جس کے حاشیہ پر ۳ تفسیرین جلالین حسینی اور ایک اور تفسیر ہے اور ترجمہ فارسی نہایت خوشخط ہے۔ خود خط عربی نہایت جلی و خوشخط اور صفحے بہت بڑے بڑے ہین۔ ہر صفحے پر گلکاری اور سونے کا کام بیحد ہے۔ لہذا یہ قلمی قرآن شریف خاص طور پر دیکھا متصل گنبد ایک بڑی لمبی جگہ ہے اور ایک وسیع گنبد جس کے گرد گیلری ہے یہ سنیون کی مسجد ہے اور اوس کے اندر شافعیون کی دوسری مسجد ہے۔ دو طرفہ عمارتین ہین جس مین افغانی۔ بربری۔ ہندی فقرا وغیرہ رہتے ہین جن کو کھانا دونون وقت مفت ملتا ہے اور بقول ہمارے ساتھی مولوی عبد الرب صاحب کے

یہ عمارتین کابل آدمیون کی مامن ہین - مگر خرچ وقف سے ملتا ہے غنیمت ہے کہ غریبون کے پیٹ مین کچھ پڑجاتا ہے - متولّی ہی سارا نہین کھاجاتا ہے - مسجد مین سنگ سماق کے ستون ہین - فقیر کم ہین - لیکن کفش بردار مجبر یہان بھی بغیر پیسا لیے پیچھا نہین چھوڑتے - ہمین بمبئی اور پنجاب و سندھ و دکن کے مسلمان پیران پیر کے جن کو یہان شیخ کہتے ہین زیادہ معتقد ہین مگر عرب کم اعتقاد رکھتے ہین شاید اسوجہ سے کہ شیخ صاحب عجمی تھے ❊

مین یہان ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ مین نے بہت کوشش کر کے شیخ صاحب کا مقبرہ دیکھا اور مجکو افسوس ہے کہ عموماً شیعہ یہان نہین جاتے - ایک ایرانی نوجوان عالم نے کہا کہ وہان جانا کم از کم اتفاق کے لیئے لازم ہے پہلے اکثر اہل سنت بغداد سے نین میل کاظمین زیارت کو نہ جاتے تھے مگر اب اکثر کاظمین بلکہ کربلائے معلّی نجف اشرف بھی جاتے ہین - اور نہ جانے کی وجہ بھی نہین کیونکہ ائمۂ اثنا عشر تمام لوگون کے عقاید مین یقیناً شیخ صاحب سے افضل و مقدس تر ہین اور صوفیا کا اصول ہے کہ مرید پیر سے نہین بڑھ سکتا اور یہ ظاہر ہے کہ سب کے مرشد ائمۂ اثنا عشر و حضرت علی ہین - میر فیض محمد خان مرحوم والی خیرپور سندھ بھی دو سال قبل جب زیارت کو آئے تو شیخ صاحب کے مقبرہ پر گئے - اسی طرح ناصر الدین شاہ قاچار بھی آئے تھے ❊

انگریزی رعیت بننے کی کوشش

یہان کے لوگ چونکہ ابھی تک پالیٹکس امور سے واقف نہین اس لئے عموماً عرب و عجم اپنی سلطنت کی تبعیت یعنی رعایا پن کو چھوڑ کر کوشش کرتے ہین کہ روپیہ دیکر دولت انگلستان کی رعایا بنجاوین لیکن چونکہ ہماری گورنمنٹ کے عہدہ داران کارروائیون کو پسند نہین کرتے - اس واسطے یہہ لوگ اس عیّاری مین کامیاب نہین ہوتے - مگر اب دولت عثمانیہ بہت بیدار ہوگئی ہے اور دیگر ممالک کی رعایا کو پہلے جیسے حق نہین دیتی - یہان کے ہندی جو انگریزی رعایا ہین نہایت آرام سے ہین بہت سے ٹیکسون کر بری ہین - فوج سے بری ہین - اور ایک نرم اور خلیق گورنمنٹ کی خوبیون سے فائدہ اوٹھاتے ہین اور ایک زبردست گورنمنٹ کے تعلق کی وجہہ سے محفوظ اور امن سے رہتے ہین ❊

اہل ہند و تقلید

میری راے اس بارہ مین کہ شیعیان ہند اور علماء کس کی تقلید کرین کوئی وقعت نہین رکھتی

مگر گروہ مقلدین متقین۔ برنج و مرنجان خانہ نشین کے لیے جناب مرزا محمد تقی صاحب شیرازی جانشین جناب مرزا شیرازی کی زبان بے نفس و پاک طبیعت فقیہ و مجتہد نہیں بن سکتا اور جو لوگ قومی ترقی کے خواہان ہین اور زمانہ سے پیچھے رہنا نہیں چاہتے اون کے لیے جناب خوند مرزا محمد کاظم صاحب خراسانی سے مسائل پوچھنے کے سوا چارہ نہیں یعنی مسائل شرعیہ مین ان ہر دو بزرگون کے رسائل پر عمل کرین ۱؎ ۔ لیکن سید کاظم صاحب کی بزرگی مین بھی کلام کرنے کی معقول وجہ نہیں اگرچہ روس کا کونسل اون کا طرفدار بتایا جاتا ہے۔ اور جو لوگ آزادی اور نئے خیالات کو جرا سمجھتے ہین اور پرانی شخصی حکومت کو ترجیح دیتے ہین اون کو جناب سید کاظم صاحب کا ماننا لازم ہے ٭

ملاقات با ناجی آفندی

صبح کو پھر زیارت کی۔ یہان ایک نوجوان عرب جنھون نے بغداد اور قسطنطنیہ مین تعلیم پائی ہے اور جن کا نام ابراہیم ناجی سوید آفندی ہے "قائم مقام ۲؎" کاظمین ہین۔ میرا ذکر سنکر ملاقات کی خواہش کی۔ مین گیا تو وہ کچہری مین صبح نہ پہونچے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد خود میرے مکان پر تشریف لائے۔ یہہ نوجوان خلفاے عباسیہ کی اولاد سے ہین اور ان کے بزرگ عموماً علما و مصنفین گذرے ہین بہت کچھ تاریخ و فلسفہ و تمدن حالیہ سے واقف ہین اور بجید اخلاق اور انکسار سے پیش آئے۔ اور اصرار کیا کہ خط و کتابت سے اون کو فراموش نہ کرون۔

میری اون کی گفتگو اس طرح ہوتی تھی کہ وہ نہایت فصاحت اور جوش سے کتابی عربی بولتے تھے اور مین فارسی بولتا تھا۔ وہ میری فارسی سمجھتے تھے اور مین اون کی عربی سمجھتا تھا۔ کبھی کبھی توضیح مطلب کے لیے وہ فارسی اور مین عربی مین کچھ کچھ کہتا جاتا تھا ٭

مین نے مفصلہ ذیل باتون کی طرف اون کو متوجہ کرایا اور کہا کہ حکام متعلق کو مطلع فرمادین :۔

(۱) دجلہ کا پانی بصرہ مین غلاظت کی وجہ سے خراب کیا جاتا ہے اور دوسری جگہ اس کا انتظام ہونا چاہیے

(۲) قرنطینہ مین روپیہ کافی لیتے ہین مگر آرام کم دیتے ہین۔ آول نمبر قرنطینہ ہی کا رعایا پر بوجھ پڑتا ہے۔

(۳) یہود و عیسائی و مسلمان سب ایک جگہ عراق کی فوج مین کھانے پینے پر مجبور ہوتے ہین۔ حالانکہ

۱؎ بباعث انتقال آخوند صاحب مرحوم اب اونکی جگہ آقاے شریعت اصفہانی کا نام سمجھنا چاہیے۔ منہ ۲؎ قائم مقام یعنی کلکٹر

یہان کے شیعہ مُسلمان جن کی عراق مین کثرت ہے اون کو پاک نہین سمجھتے مگر عثمانیہ گورمنٹ سبکو مجبور کرتی ہے کہ ایک برتن سے پانی لین اور ساتھ کھادین ✣

(۴) عرب برخلاف مشروطہ کے ہین اون کو رضامند کرنے کے لئے مناسب تدابیر لازم ہین ✣

نیز مین نے پوچھا کہ عرب کو عُہدے ملتے ہین یا نہین اس کے متعلق اُنھون نے نہایت عُمدہ تقریر کی اور کہا کہ باتون سے عرب خوش نہ ہونگے جب تک واقعی عدالت نہ ہو ابھی تک یہ حال نہین اور محصول زیادہ ہوگیا ہے۔ عربون کو بلحاظ تعداد بہت کم عہدے ملتے ہین لیکن بہت عرب عُہدون پر بھی ہین اور تعلیم بھی اون مین ترکون سے کمتر نہین۔ عربون مین کمی تعلیم اس وجہ سے سمجھتے ہین کہ ترکی مکاتب مین تعلیم پاکر وہی لباس اور زبان عرب اختیار کرلیتے ہین۔ اور ایک وجہ عرب کی ناراضی کی یہہ ہے کہ فرنگی مآب ترکون نے چند حرکات نامناسب کین ✣

ناجی آفندی کے خیالات

نمبر ۳ کی بابت کہا کہ یہہ جزوی اصلاح ہے۔ نمبر ۴ کے متعلق بہت گفتگو ہوئی اور اونھون نے کہا کہ ہماری (پارٹی) کی یہہ رائے ہے کہ مساوات جسپر گورمنٹ زور دیتی ہے مناسب نہین۔ قوانین و قواعد ہر صوبہ کے مقامی حالات کے لحاظ سے ہونے چاہئین اور نہ صرف عراق مین بلکہ سب جگہہ اس قسم کے مسائل پیدا ہوگئے ہین۔ مین اوس پولیٹکل پارٹی سے متعلق ہون جو چاہتی ہے کہ بلحاظ حالات مقام و موقع قوانین نافذ ہونے چاہئین۔ ہوم رول کے ذکر پر اونھون نے کہا کہ ہر ولایت مین کونسل شوریٰ ہے۔ بغداد مین بھی ہے۔ نصف رکن سرکاری نامزد اور نصف مختلف شہرون۔ قصبون اور قبیلون سے منتخب ہوکر آتے ہین مگر ابھی ہر جگہہ کافی عملدرآمد شروع نہین ہوا ✣

ناجی آفندی اور اصلاح کے خیالات

مین نے اپنا پروگرام اصلاح تمدن کا اون کو سمجھایا تو اونھون نے کہا کہ کنسٹیٹیوشن اور پارلیمنٹ اور ریل وغیرہ سے مقدم اصلاح اخلاق مُسلمین ہے۔ مین کہ عرب عباسی ہون اور اونھین خلفاء بغداد کی اولاد سے ہون جن کی حکومت سینکڑون برس بغداد مین رہی آزادی سے کہتا ہون کہ قومون مین ابتداءً سادگی اور سچائی ہوتی ہے پھر غیر قومون کے اخلاق بد سیکھ لیتے ہین جس سے عرب تے بیس پچیس سال مین رومیون اور شامیون کے اخلاق سیکھ لئے اور دُنیا کی خواہش غالب ہوگئی جسکی وجہ سے تیدنا علی

رضی اللہ عنہ سے معاویہ نے مقابلہ کیا۔ پھر عباسیون نے بہ بہانۂ طلب خون حضرت امام حسینؑ سلطنت حاصل کی اور علمار نے
حرص زر سے فتاوی دیدیے جس سے سادات و اہلبیت قتل کئے گئے اوسی وقت سے مسلمانون کی حالت نہایت خراب ہے۔
اسرافات کی اصلاح کی بابت اوکھون نے کہا کہ یہہ مشکل ہے گھرون سے اصلاح شروع ہونی چاہیے اِس مین سلطنت
کچھ نہین کر سکتی ✢

بیکاری اور گدائی کی نسبت اوکھون نے کہا یہان بیشک کام وافر اور زمین بکثرت ہے سلطنت عثمانیہ
اس کام مین امداد دیسکتی ہے۔ تہذیب و تعالی اخلاق مین صرف آہستہ آہستہ کامیابی ممکن ہے ✢

مین نے کہا کہ آپ جیسے تعلیم یافتہ مسلمان عثمانیہ کے مامور (عہدہ دار) ہین تو یقیناً تین چار سال مین حالت پلٹ
جاویگی۔ اوکھون نے (انکسار سے) کہا کہ اکثر مجھ سے بہت بہتر ہین۔ اس بات مین اوکھون نے اتفاق کیا کہ یورپ
کی برائیون کو روکنے کی بھی ضرورت ہے ✢

| جاے قیام کاظمین | مین یہان حاجی عبدالکریم برادر (شیخ محمد کاظم) خادم کاظمین کے مکان مین مقیم رہا جن کا محل
نہایت شاندار و خوبصورت ہے اوس مین ملاقات ہوتی ہے ۵-۶ دیگر مسکین و مفلوک ہندی زائر یہان مقیم
ہین جو بیچارے خادم کو کچھ دینے کی جگہ الٹا کرایہ اور کھانا طلب کرتے ہین ✢

عصر کے وقت معظمہ اور پھر بغداد پہونچے۔ گاڑی والون نے وعدہ کرکے کہ دو مجیدی مین اگلی منزل یعقوبیہ تک
پہونچا دین گے انکار کیا اور گاڑیان چلی گئی تھین ✢

قبل از وقت چلے جانے کی معقول وجہ یہہ بتائی کہ آپ سے تو کہا گیا کہ رات کو ۳ بجے (بعد غروب) گاڑی جاتی
ہے اور پھر کہا غروب کے وقت۔ مگر غروب سے ۲ گھنٹہ پہلے اسلئے روانہ ہوگئین کہ ڈاکٹر صاحب معائنہ کرنے سویرے
آگئے تھے اوکھون نے کہا کہ روانہ ہوجاؤ !!!

{ ۱۷ رجولائی ۱۹۱۱ء = ۲۰ رجب ۱۳۲۹ھ }

آج عصر تک گاڑی کا انتظار کرکے پھر معظم گئے۔ گاڑی والے یون تو ہر جگہ بدمعاش اور بداخلاق ہوتے ہین

مگر عراق عرب والے سب کے سرتاج ہین۔ چنانچہ کل طے ہوگیا تھا کہ دو لیرا (اشرفی عثمانی) مین ہم کو پوری گاڑی خانقین تک پہونچادیگی آج گاڑی والا غائب تھا اور صرف یعقوبیہ تک ایک آدمی کو بتا گیا کہ دو مجیدی مین گاڑی دیدینا۔ میرے ساتھی اس سفر مین لکھنؤ کے ایک مدرس ہین جن کی بی بی جہاز مین سخت بیمار تھی اور کاظمین مین بہت دن تک علاج کرایا اور کربلا جاکر دو دن بعد مر گئیں ؛

نہایت مشکل سے یعقوبیہ کو گاڑی ملی۔ دو مجھ ایک سوداگر کاظمین اور ایک عالم یعنی درس خارجی جناب مرزا تقی کے اعلےٰ طالب علم ہمدان جارہے ہین ہم نے بجائے کوچ بکس کے اون کو اندر جگہ دیدی۔ خوشی کی بات ہے کہ وہ بے تکلف گاڑی کے زیادہ حصے پر قابض ہوگئے۔ بارہ بجے شب کے یعقوبیہ پہونچے ؛

[۱۸ جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۱ رجب ۱۳۲۹ھ]

سفر خانقین یعقوبیہ پہونچکر دو میل پیدل چلنا پڑا مگر چاندنی رات تھی پھر دریا آیا۔ وہان ایک قفہ (ٹوکرا) بہت دیر کے بعد ملا۔ مسافرون مین ایک ترک یا عرب جو شاید سپاہیون کا جمعدار تھا اور ترکی فوج کا ایک عرب سپاہی اوس کے ساتھ تھا اپنی عورتون کو سب سے اول بٹھانے کیلئے بہت بری طرح سب لوگون کو جو اوپر چڑھنا چاہتے تھے مارتا تھا۔ مجکو برا معلوم ہوتا تھا۔ سپاہی بھی اوس کا ساتھ دیتا تھا۔ سہپہر کو ایک میل سے کچھ کم دور تک پیدل چلے اور ایک قہوہ خانے کے بنچ پر جا پہونچے۔ وہان ایک دو گھنٹے کے اندر دوسری گاڑی فوراً ہی مل گئی۔ چونکہ ہمارے پاس ایک ایک صندوق تھا یہان بھی گاڑی والون نے دوگنا کرایہ لیا اور ساری گاڑی رکھکے روانہ ہوئے صبح کو دن چڑھے دوسری منزل شہروان مین پہونچے۔ اوس قصبہ مین میوہ کثرت سے بکتا تھا۔ کاروانسرا مین اسباب لیکر گئے۔ یہان بھی گاڑی تیار تھی۔ مگر گاڑی والون نے اجنبی جان کر دوسرون سے دوگنا کرایہ لیا۔ اوس پر طرہ یہ کہ چند آدمی گاڑی مین اور بھر دیئے۔ یہان سے چند میل کے بعد پہاڑی ہوجاتا ہے۔ بہت سے گروکمان شاہ کے راستے مین روئی اور غلہ کے گدھے اور خچر لئے ہوئے ملے۔ یہ راستہ خاصا آباد تھا۔ آدھے راستے پہنچکر گاڑی والے نے ایک کاروان سرائے مین جہان گھوڑے بدلتے ہین اوتار دیا اور کہا کہ بس کل کو چلون گا۔ بعد دوپہر کے یہان سے:

جانے کی اجازت نہیں کئی دن ہوئے عرابیون نے لوگون کے ٹکڑے ٹکڑے کردیا تھا۔ ہم کو خانقین پہونچنا بسبب پوسٹ
(ڈاک) ایران کے ضروری ہے اور یہ ڈاک کل جاتی ہے اوس کو سمجھایا اور دھمکایا۔ مگر عراق کا گاڑیبان جیسا کی اوس
نے انصافی کا پتلا ہوتا ہے اوسنے کہا کہ سرکاری حکم لادو تو چلون گا۔ ہمارے ساتھی جو عجم تھے وہ ایسے بودے نکلے کہ
کچھ نہ کہا آخر ایک ہمنا کو لیکر اور سوداگر کو ساتھ لیکر سرہنگ یعنی تھانہ دار کے یہان شکایت کو چلے۔ گاڑیبان ساتھ تھا
مگر عرب لڑکا راستے مین دق کرنے لگا کہ مین تو گھر بتانے کا ہر پول (زر) نہین لون گا بلکہ ایک آنہ لون گا اور شیخی دیدو
ورنہ عصر تک گھومنا پڑیگا اور پہلے مجکو بتاؤ کہ ضابطہ سے کیا کہو گے؟۔ مین ان لوگون سے متنفر تھا مین نے اوس کو
نکال دیا اور آسانی سے مکان کا پتہ نکال لیا ✤

خوش قسمتی سے ضابط (مجید آفندی) فارسی سمجھتا تھا۔ شاید عرب تھا یا ترک اوسنے کہا عرابی (گاڑی والا)
بکتا ہے جب خانقین پہونچا ئیگا کرایہ لیا ہے تو اوس کو جانا پڑیگا - البتہ عصر کے مابعد چلنے کی اجازت نہین۔ نوکر سے
کہا کہ فلان ضابط (پولیس کا سپاہی) کو جا کر حکم دے۔ ہم اوس کے یہان پہونچے وہ ادھیڑ عمر کا آدمی نہایت شمار
کا زلوس لگائے ساتھ ہوا اور دو گھنٹہ کی محنت سے گاڑی جُتی آخر کار مین نے ضابط کو ایک قران دیا جسکے لینے سے
وہ انکاری تھا اور کہتا تھا مجکو کچھ نہین چاہیئے اور بہت سی دعائین دین اور سلام کئے۔ نصف قران سرہنگ کے
آدمی کو دیا۔ ہمارے یہان سپاہی کبھی ایک دو روپیہ سے کم نہ لیتا شکریہ اور دعائین تو کجا ✤

آخر مغرب کے وقت ۱۴ گھنٹے متواتر سفر کے بعد خانقین تک پہونچے۔ باہر نہایت شاداب باغ ہین اور ایک پل
کے نیچے دریا مثل چشمہ کے صاف رواں ہے۔ کاروان سرا مین اوپر کا کمرہ لیا اور حساب اور روزنامچہ دو دن کا لکھکر
اب ۹ بجے شب کے فراغت پائی آتے ہی ہمارے ساتھی عجم تاجر نے کہا کہ کل پنجشنبہ عصر پوستہ ڈاک گاڑی جاویگی ابھی
سے ٹکٹ لیلو ورنہ ایک ہفتہ یا تین روز معطل رہنا پڑیگا۔ ہم تھکے ماندے تھے پھر بھی کہہ آئے کہ صبح کو ٹکٹ لین گے
پوستہ کے وکیل نے خاص طور پر دینے کا وعدہ کیا اوس کے نام کا خط بغداد سے تھا ✤

خانقین مین ایک دریا جو پہاڑی سے نکلا ہے بہتا ہے اور بہت نہایت خوبصورت پتھر کا پل ہے پل کے

نیچے دریا کے کنارے قہوہ خانہ ہے۔ بہت خوشگوار پانی اور خوشنما مقام ہے۔ دریا مین سے نہرین بستی مین آتی ہین جہان مین بھی نہایا نہایت صاف اور سرد پانی تھا ۞

ٹکٹ کرمانشاہ تک کا لیا۔ جس مین ایک لیرا۔ اور ہر یعنی تخمیناً للعہ ۵ روپیہ بینے پڑے۔ اسباب کا کرایہ اسکے علاوہ ہوگا۔ ایک نوجوان نجف کا طالب علم جو ہمارے ہمسفر تھا اوس کی مان بیمار تھی اور اوس کو فوراً وطن بلایا گیا تھا اوسنے مجھ سے کہا کہ وطن یعنی اصفہان جانے کے لئے خرچ نہین ہے۔ ایک نجف کی عبا بالون کی بُنی ہوئی اور زنانہ کپڑے لایا ہون۔ فروخت کرتا ہون۔ مین نے صبح کو کہا آؤ۔ وہ بیچارہ آیا۔ مجکو اوس کی یہہ بات پسند آئی کہ بجاے مانگنے کے اپنے ساتھ جو سوغات لایا تھا اوس کو فروخت کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ مین نے تیس قران مین وہ عبا جو خاص نجف مین بالون کی بنی ہے اوس سے اپنے بھائی مولانا خواجہ غلام الحسنین صاحب کو بطور ہدیہ دینے کو خریدی وہان کی بالون کی عبا مضبوطی مین مشہور ہے ÷

ایک دلال نے اوس بیچارے طالب علم کو معمولی قیمت سے زیادہ پر ٹکٹ بیچنا چاہا جو کل اُس کے لئے خریدا تھا لیکن اُسکو دیا نتھا۔ مین اُسکو مسلمان عجم سمجھا وہ ایک قران اپنا حق دلالی زیادہ مانگتا تھا۔ مین نے اوس سے کہا کہ کیون ایذا دیتے ہو تم بھی مسلمان ہو یہہ بھی مسلمان ہے۔ طالب علم ہے اور اپنی عبا اسنے بیچی ہے۔ مگر ایک شخص بولا کہ یہہ تو یہودی ہے ÷

عصر کو ۳ بجے خانقین سے گاڑی پوستہ مین روانہ ہوئی اسباب کا کرایہ ۵ روپیہ سے ۶ روپیہ تک لیا دفتر مین وہی یہودی صبح والا صراف اصرار کر رہا تھا کہ خوردہ لیلو۔ مین نے دو قران کا خوردہ لیکر ۲ قران دیئے اور اوس کے ساتھ ہی گاڑی خانہ کے وکیل نے کرایہ گاڑی کا مانگا چنانچہ دیا اوسی وقت یہودی نے پھر دو قران مانگے۔ مین نے کہا دیچکا ہون اوسنے کہا آپکو شبہہ ہوا ہے۔ ورنہ صرف گاڑی کے دفتر مین دیا ہے ایک ایرانی نے بھی میری تائید کی کہ صراف کو دو قران دیئے تھے۔ لیکن آخر دوبارہ مین نے دیا۔ یہان کے یہودیون کی دیانت پر اطمینان نہ رکھنا چاہیئے۔ اسلئے یہہ قصہ بیان کرنا ضرور ہوا۔ فقط

مسلمانانِ عراقِ عرب پر عام نظر

بدقسمتی سے مسلمان اپنی کشورکشائی مین مصروف رہنے سے اس قابل نہ ہوئے کہ دجلہ فرات ۔ شط العرب کے ساحل کو بھی خالص اسلامی ملک بنا تے ۔ بہت سے یہودی اور کچھ عیسائی اور بعض صابی وہان اب بھی ہین جن کی زبان عربی ہے اس لئے بدوی سادگی ندارد ہے ۔ شہری اخلاق مین چھاونی کی خرابیان موجود ہین ❖

باشندے جوشیلے اور جنگجو اور اہل شہر خلیق اور خوش پوشاک ہین ۔ لوگ مقامات مقدسہ کی زیارت کے بہت شائق ہین ۔ بدوی اعراب تقریباً تین چوتھائی اور شہری نصف سے کچھ کم شیعہ اور باقی اہل سنت ہو گئے ۔ مگر دونون فرقون مین باہم ہندوستان کی نسبت ظاہری میل جول در موافقت قدرے زیادہ ہے اور وہان میرے نزدیک ظاہر و باطن مین زیادہ فرق نہین ۔ ہندوستان مین باطنی تعصب ظاہری مذہبی منافرت سے چندگنا زیادہ ہے ❖

عام طور پر ملک مین زیادہ افلاس معلوم نہین ہوتا ۔ زمین زرخیز اور پانی بافراط ہے ۔ زراعت کی طرف توجہ نہین ۔ سندھ کے جاٹون یا رائیون کی طرح کوئی متدین کمیٹی یا جماعت وہان جا کر کاشت کرے تو عجب نہین کہ ۱۰۰ فیصدی منافع حاصل ہو سکے ۔ کیونکہ زمین بہت ارزان ملیگی ۔ مفلس در ماہمت ہندیون کے لئے ترقی معاش کا اچھا میدان ہے جو شخص ان کا طریقہ جانتا ہو اوس سے بہت خلق اور تہذیب سے پیش آوین گے ورنہ اکھڑپن سے ❖

دیہاتی لوگ تعلیم مین بہت ہی کم ہین اور اہل شہر کی تعلیم بھی اہل ہند سے کمتر ہے ۔ نئے خیالات کو عراق عرب کے مسلمان ایرانیون کے جلد جذب نہین کر سکتے ۔ ان مین مذہبی حرارت کافی معلوم ہوتی ہے مگر پالیٹیکل داؤ پیچ سے دبی ہوئی ہے ۔ ریل کے آجانے سے مادی ترقی ضرور ہونے والی ہے ۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ روحانی ترقی بھی ہوگی یا نہین ان کو ترکون سے کچھ زیادہ انس نہین معلوم ہوتا ۔ لوگ عموماً سلطان معزول عبدالحمید خان کے زمانے کو یاد کرتے ہین شیوخ اور سرداروں مین قومی خیرخواہی کے لئے روپیہ خرچ کرنیکی عادت نہین ہے ۔

{ سیاحت نامہ حصہ اول متعلق بہ عراق عرب ختم ہوا ❖ }

گاڑی پوستہ گاڑی پوستہ کو یہ سمجھو کہ ہمارے یہان کا ایک نہایت مضبوط چھکڑا ہے۔ معمولی چھکڑون سے ڈیوڑھا لنبا چوڑا۔ گرد نصف نصف گز کی دیوار ہے جس مین لوگون کا اسباب اوپر تک بھرا ہوا تھا ایک شخص نے جس کو نائب پوستہ کہتے تھے سب لوگون کے بستر کھولے اور سامان رکھکر جگہ ہموار کر دی اور سامان متفرق رکھکر اوپر بستر لگا دیا۔ بس تکیہ لگا کر بیٹھنے کی جگہ ہر شخص کے حصے مین آئی۔ اور نہایت سخت دھوپ مین روانہ ہوئے۔ گاڑی خانہ کے وکیل نے کہا کہ سایہ کپڑی وغیرہ کا اسلیے نہین کرنے کہ وزن زیادہ ہو جاویگا۔ گاڑی مثل تنھے کے وزنی ہو گئی تھی۔ اگر لکڑی کا ٹھہرا سایہ کے لئے لگا یا جاتا تو آرام بہت تھا لیکن چند من وزن بڑھ جاتا۔ اس مین ۱۶ مسافر سوار ہوئے۔ راستہ عموماً پتھریلا اور پست و بلند تھا۔ ہر وقت گرنیکا اندیشہ رہتا تھا ◆

گرگ آخر خدا خدا کر کے قصر شیرین مین پہونچے۔ قصبہ سے باہر نصف میل پر صیغہ کسٹم کا دفتر ہے۔ ایک باشندہ بلجیم تھا اور اوس کے ماتحت ایک عجم تھا جس کی وضع ہندون سے ملتی تھی اس شخص نے مجھ سے پوچھا کہان سے آتے ہو؟۔ مین نے کہا بغداد و کاظمین سے۔ کہا پاسپورٹ بھی یہان دیکھتے ہین اور مانگا۔ مین نے کہا بہت سے اسباب کے نیچے دبا ہوا ہے۔ بلجیک افسر ایک موٹا آدمی تقریباً ۵۰ برس کا احاطہ مین نظر پڑا جہان مال بھی بکھرا ہوا تھا اوسنے کچھ کہا مین لہجہ سے سمجھا کہ درشتی اور بدمزاجی سے کچھ کہہ رہا ہے۔ اوس کو نائب صاحب میری طرف

اشارہ کرکے کہ ان لوگان کا بغداد مین پاسپورٹ ہے! - مین نے کہا تم غلط کہتے ہو میرے صندوق مین پاسپورٹ ہے
بلجیک سے مین نے انگریزی مین کہا کہ "تم اسقدر ترشی سے کیون باتین کرتے ہو سنبھل کر باتین کرو" - کونسل جنرل ایران
مقیم بغداد کی تحریر بھی مین نے دی - نائب اندر لیگیا اور واپس لایا کہ کافی نہین پاسپورٹ چاہیئے - مابعد کل
اسباب آدمیون کا نکالا - اور خلاف دستور عثمانی یا انگریزی ایک ایک کپڑا صندوق مین سے نکالکر باہر ڈالنا
شروع کیا - کوئی چیز محصولی نہ تھی - میرا پاسپورٹ اور سفارش مخصوصہ دفتر مین سے فورًا واپس کیا اور شکایت کی
کہ آپ جیسے محترم آدمی سے بعید تھا کہ ہمارے ساتھ ایسی باتین کرتے !! - آخرانہ حیری مین مقام قصر شیرین مین پہنچے

ایران کے بلجیک ملازم

مجکو یہ بیان کردینا چاہیئے کہ بلجیم کے افسر جو غیر ملکی جنگی کے اوپر سرحد مین متعین ہین یہ آمدنی ایک
حد تک روس کے قرضہ مین مکفول ہے - خدا مسلمانون کی آرام طلبی اور فضول خرچی کا برا کرے کہ اپنا
روپیہ ضایع کرتے ہین اور کماتے نہین دوسرون سے قرض لیکر اون کو ملک مین دخل دیتے ہین اسی قرضی کی بدولت
کئی زبردست سلطنتین اور تیس لاکھ میل مربع کم و بیش اسلام کے قبضہ سے میری پیدایش کے بعد سے نکل گیا ہے
بلجیم والے بالکل روس کے خوشامدی ہین اور ایران کی پروا نہین کرتے - ان کی کج خلقی کا برتاو لوگون کو خود
ایران سے ناخوش کردینا ہے ؎

رئیس پوسٹر کی بیقاعدگی

قصر شیرین مین پوسٹ ماسٹر کے حکم سے تمام اسباب گاڑی مین سے نکالنا شروع ہوا - میرے
اعتراض پر کہا رئیس کا حکم ہے - وہ آوے تو کہو ایک نوجوان جس کے داڑھی مونچھ نہ تھی اور
سوائے ٹوپی کے بالکل انگریزی کپڑے پہنے تھا آیا مین نے اس کو بلاکر سفارش مخصوص دکھائی - اوس نے کہا
کہ دونون ہندی گاڑی مین رہین گے - اور صرف آٹھ آدمی رہین اور باقی اتر جاوین - اب اون کے انتخاب مین متواتر
فضول بکواس اور جھگڑون مین دو تین گھنٹے گذرے پوسٹماسٹر کے حکم پر دو مسلح کردون نے اعتراض کیا کہ غضب ہے کہ سید
کو اتار دین اور یہودی ساتھ جاوین - مسافرون مین چند ایرانی سید بھی تھے اون کو اتار دیا تھا اور پوسٹ ماسٹر
کے ساتھ ایک یہودی جانیوالا تھا - ان کی کردون کی مداخلت پر اس لڑکے نے کہا اچھا پھر تم ہی انتخاب کرو

اونھون نے ہمارے رفیق سفر ہمدانی عالم مقیم سامرہ اور سوداگر کاظمین یعنی آقا عبد الحسین و مرزا محمد کریم کو تو بلا امتحان داخل کیا باقی پر بحث ہوئی جس سے کمال بدسلیقگی اور انتظامی قابلیت کی کمی معلوم ہوتی تھی - مابعد پوسٹ کے نائب نے کہا مندلون کا سامان زیادہ ہے ان کو پیادہ کر لو مگر نامنظور ہوا - تین عورتین اور ایک نوجوان طہرانی ساتھ تھے وہ بوجہ احترام نسوان پاس کیے گئے ؛

پوسٹ ماسٹر نے جس کا تبادلہ کہین ہو گیا ہے اس بہانے سے لوگون کو پیادہ کیا تھا کہ قاعدہ کے مطابق ۸ آدمیون سے زیادہ بیٹھ نہین سکتے - پھر خود اور اوس کے چار ساتھی پہونچ گیے اور اپنا سنگین اسباب بھی بھر دیا ؛

[۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۴ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

رات پھر بیٹھے بیٹھے گذری جب نیند آئی تو لوگون نے کہا گرنے کا خوف ہے بیدار رہو جاؤ - چنانچہ سونا میسر نہ ہوا صبح کو ایک مقام پر جہان چڑھائی ہے بیشمار اونٹ ملے اور کئی میل تک کم و بیش چلے گئے - ایک غریب عرب اونٹ والے کو ہمارے نائب پوسٹ نے جو ڈاک لیجا رہا تھا "اوش اوش" یعنی آہستہ آہستہ کہنے پر اسقدر سخت مارا کہ ہمکو ناگوار ہوا - بلکہ پیچھے گزر رہے تھے اون کو بھی برا معلوم ہوا - ڈاک کا پوسٹماسٹر دبی زبان سے اور کمزور طور پر روکتا تھا - باقی لوگ خاموش تھے - مین نے کرمانشاہ کے قریب پہونچکر نائب پوسٹ جو ہمارا منتظم تھا اوس سے کہا کہ تم کو ظلم کی یہہ برانی عادت چھوڑنی چاہیئے ورنہ تمھارا ملک بدنام ہوگا - اوسنے قسم کھا کر کہا کہ مجھے خود شرمندگی ہوئی - مین نے کہا جب عرب نے کہا تھا "انا مسلم انا غریب" تو ہر مسلمان کا فرض تھا کہ فوراً ہاتھ روک لیتا - نہایت افسوس ہے کہ تم نے پروا نہ کی ؛

مین یہہ لکھنا بھول گیا کہ قصر شیرین مین دو کرد سپاہیون نے کہا کہ ہم کو دولت (حکومت) کی طرف سے کچھ نہین ملتا - آپ کچھ دیجیے - مین نے اول تو بحث کی اور پھر یہہ سوچا کہ یہہ وحشی ہین ایذا نہ دین - دو قران دیدیے مابعد معلوم ہوا کہ یہہ راہ کردون کے ایک رئیس سردار داؤد خان کے سپرد ہے اور یہہ لوگ اوس کی رعایا ہین اور سردار کو سلطنت نے خراج معاف کر رکھا ہے یا اوس کا کچھ مقرر ہے کہ لوگون کو لوٹ سے بچائے ؛

یہان لوٹ کھسوٹ کا اوسط ہندوستان سے زیادہ نہین مگر تفتیش کافی نہین ہوتی ❖

قوم کرد تمام راستے مین اونٹ مال سے لدے آتے جاتے تھے اور گرد بکثرت تھی۔ کردون کے مکانات عموماً
گھانس اور ہلکی لکڑی کے ہوتے ہین اور چھت بھی ایسی ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خانہ بدوش ہین۔ عورتین
پردہ نہین کرتین۔ کرد مرد سفید رنگ اور وجیہہ مضبوط معلوم ہوتے ہین اور گھوڑے بھی اون کے اچھے ہین۔
اون کی عورتون کی شکل خوشنما ہے مین نے اپنی گاڑی مین اور دوسری جگہ کردون کو نماز پڑھتے نہین دیکھا۔ اگرچہ
ان کی بڑی بڑی ٹولیان کاظمین و کربلا مین اکثر نظر پڑین وہان نماز بھی پڑھتے ہین زیارت بھی کرتے ہین۔
شام کو جہان کہین پانی کی ضرورت ہوتی تھی کرد عورتین پانی مفت دیتی تھین۔ برخلاف عراق عرب کے جہان بغیر
پیسے کے پانی نہین ملتا۔ یہہ بات نہین کہ وہان پانی کم ہے۔ بلکہ دریا پاس ہو تب بھی پانی عراق عرب مین بقیمت
ہی ملیگا۔ دن بھر نہایت دشواری سے گذرا۔ چارون گھوڑے کہین چھ میل اور کہین نو میل پر بدلے جاتے تھے
جہان گھوڑے بدلتے تھے وہان چاء ضرور ملتی تھی۔ ½ پول ہماری یہان کے ایک پیسہ اور ایک پائی مین ایک
استکان (شیشہ کی مختصر پیالی) ملتی ہے جس مین گرم و سرخ چاء کا پانی خون کے رنگ کا بھرا ہوتا تھا۔ کربلائے
معلےٰ و بغداد مین ایک ایک پول لیتے ہین۔ ہر جگہ اعلیٰ درجے کی روسی شکر جو ہندوستان کی شکر سے بہر حال بہتر
ہوتی ہے ڈالی جاتی ہے ❖

کرد علی اللّٰہی تمام راستے مین پہاڑ آتے ہین اور بعض اوقات تنہا بہت خطرناک راستہ تھا۔ شب کو ایک منزل کرن
مین ایک گھنٹہ قیام کیا۔ مابعد معلوم ہوا کہ یہہ بستی "علی اللّٰہی" مذہب کے کردون کی ہے جن کو ایران کے شیعہ مسلمان
بہت بد و ناپاک سمجھتے ہین۔ یہ علی اللّٰہی فرقہ وہ ہے جس کے یہان کوئی شریعت یا قانون نہین۔ صرف
امیر المومنین ع کو خدا کا اوتار بلکہ عین خدا سمجھتے ہین جاہل مرثیہ گو اور ہندوستان کے جاہل شیعہ ان کا ذکر کسیقدر فخر
سے کیا کرتے ہین۔ بلکہ مرزا غالب مرحوم مشہور شاعر دہلی نے بھی مزاحاً اس فرقے سے اپنا انتساب ظاہر کیا ہے۔
چنانچہ کہتے ہین ؎ منصور فرقہ علی اللّٰہیان منم ❖ آوازہ انا اسد اللّٰہ بر افگنم ❖

میان طاق قبل از مغرب یعنی عصر کو ہم مقام میان طاق پہونچے - یہہ نہایت آباد گانون گرؤون کا ہے اور
یہان ایک بڑا قہوہ خانہ اور سگار کی دوکان بہت بڑی ہے باغ اور بعض چشمے نہایت سرد اور شیرین بہتے
ہین - یہ آبادی اور سب آبادیان جو ہم کو اس سفر مین ملین قدرتی چشمون کے بڑے بڑے نالے اون مین ملے کوئی
عمدہ انتظام کرنے والا ہو تو یہان نہایت شاداب باغ اور خوش منظر آبادیان بن سکتی ہین - میان طاق مین ۳
بہ گرو ڈھول کی آواز پر جمع ہونے گئے سب کے پاس بندوقین تھین اور گرد کمر کے کارتوسون کا زنجیرا تھا راستے
مین ہم نے سب گرؤون کو اسی طرح مسلح دیکھا - گھوڑے بھی اچھے تھے - ان کے سردار داؤد خان کا پوتا کہین
جا رہا تھا - سردارون کا لباس جامہ ارا اور ریشمی خوشنما تھا اور پائجامہ ڈھیلا جیسے شلوار ہوتی ہے - مگر ہر جگہ
اون کا مجمع باجے کی آواز پر بڑھتا جاتا تھا - اگرچہ یہہ لوگ ظاہر نہ کرتے تھے مگر قیاس سے پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ
سالار الدولہ برادر محمد علیشاہ معزول جو داماد داؤد خان کا ہے اور ڈیڑھ دو ماہ سے اسی ولایت کے پہاڑون مین
مخفی ہے اوس کی مدد کو لوگ جا رہے ہین - اگرچہ اس وقت تک یہ نہ کہتے تھے کہ سلطنت سے لڑنے جاتے ہین سوار برابر
ہمارے سامنے کو نکل جاتے تھے یا پہاڑون پر بے تکلف پھرتے تھے - بعض دفعہ محض شوقیہ یہہ سوار گھوڑون کو
لیکر چٹان پر چڑھ جاتے اور پھر اتر آتے - اس سے اون کی شہسواری معلوم ہوتی تھی ؎

اثنائے راہ مین ایک معقول گرو سے قہوہ خانہ مین ذکر آیا - مین نے پوچھا کہ آیا یہہ صحیح ہے کہ کرد علی اللّٰہی مین
مسلمان نہین ہین ایک کرد نے جو نہایت متین و فہیم تھا کہا کہ صرف کرن اور ایک مقام کا نام لیا یہان کے
لوگ علی اللّٰہی ہین - قہوہ خانے مین دو چار اور کروی بیٹھے تھے - ایک نے پوچھا "سنی بہتر ہین کہ علی اللّٰہی"؟
دوسرے نے جواب دیا کہ "سنی" کیونکہ وہ کئی باتون مین ہم سے موافق ہین" - مین نے کہا کہ مذہب شیعہ مین
سنی پاک ہین اور علی اللّٰہی مشرک ہین - اونھون نے قبول کیا - بلکہ کہا کہ یہ وحشی ہین اور سور تک کھاتے ہین -
اس آٹھ گھنٹے کے سفر مین تقریباً ۳۰ مقام پر پیدل ہونا پڑا لیکن صبح کو چند گھنٹے بعد ایک اونچا بلند مقام
آیا کہ سب پیادہ ہو گئے کیونکہ گاڑی چکر سے جاتی تھی اور ہم سیدھی طرح جلد پہونچ سکتے تھے - مجھے پر راستے مین

تکان اور پیاس کا اسقدر غلبہ ہوگیا کہ قریب تھا کہ بالکل گر جاؤن اور تقریباً نوبت غشی کی ہوگئی - دھوپ بھی سخت تھی اتفاق سے اوس موڑ پر گاڑی قریب آگئی اور تقاضا کرکے اوسی پر سوار ہوا - بلکہ سید سرفراز حسین نے گاڑی بان کو دھمکایا بھی - یہ واقعہ دوپہر کے وقت یہان طاق کا ہے ؎

رات کے گرنے سے بچنے کا نیا طریقہ

رات کو مین نے اور حاجی عبدالکریم سوداگر نے چھکڑے پر گرنے کے خوف سے کمر سے دوپٹہ باندھ لیا اور ایک دوسرے کی پشت کرکے بیٹھ گئے چنانچہ نہایت تنگ جگہ مین یعنی گاڑی یا چھکڑے کے عرض مین جہان ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہہ تھی اور ایک دوسرے کے مقابل دوسری طرف رُخ کئے ہوئی تھا - مین نے یہہ صلاح دی کہ ہم لوگ نصف جگہہ لیکر دو دو عرض مین گاڑی کے لیٹ رہین - چند گھنٹے تک اسی طرح کچھ نیند لے لی اس تمام سفر مین قدرے باہمی تعدی ہر مسافر ایک دوسرے کی جگہ پر کرتے تھے - کیونکہ واقعی جگہ تنگ تھی اس لئے یہ لوگ قابل معافی ہین ؎

[۲۲ جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۶ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

حسب قاعدہ آج ہم کو دس بجے بحساب انگریزی کرمانشاہ مین پہونچنا چاہیئے تھا - مگر حساب کیا گیا تو اب عصر سے پہلے نہین پہونچ سکتے - راستہ عموماً پہاڑون مین تھا جہان بیحد بلندی پر تقریباً چوٹیون تک پہونچ جاتے تھے اور مابعد مختصر میدانون مین اُترتے تھے - کل جگہہ چشمے اور سرسبزی تھی - ہر جگہہ شور و تلاطم تھا کہ "سالارالدولہ آگیا ہے مشروطہ بھاگ گیا ہے "

پالیٹکس کا زور اور جہالت کا شور

تمام کُردستان مین خاصکر کُردون مین تیاری نظر آتی ہے اور سالارالدولہ کے موافق علانیہ جوش اور مشروطہ کے خلاف شور ہے - ایک مقام پر جہان آج دوپہر پہونچے لوگ کہتے ہین کہ سالارالدولہ آج عصر کو وارد کرمانشاہ ہوگا - ایک شخص جس کی ایک آنکھ بندھی ہوئی تھی اور احول تھا دانت پیس پیس کر کہہ رہا تھا " ہزار لعنت بر این مشروطہ " - نیز خبر تھی کہ سالارالدولہ کل کو کرمانشاہ مین پہونچے گا - کوئی کہتا تھا کہ اوس کے پاس بیس ہزار سوار ہین اور دس ہزار سوار داؤد خان لیجا رہا ہے - ایک جگہہ گرم خبر تھی کہ ظل السلطان[۱] محمد علی مرزا شاہ دولتمند یا اور

---

[۱] ظل السلطان کے آنیکی خبر بالکل گپ تھی اگرچہ یہ قیاس صحیح ہے کہ اس خانہ جنگی مین ظل السلطان نے بھی باوجود سابق ناراضی کے اپنے بدبخت بھتیجے کی مدد کی تھی - میرے نزدیک باوجود ظالمانہ طبیعت رکھنے کے ایران کے لئے بہتر ہوتا اگر ناصرالدین شاہ کے بعد یہ شخص برسر حکومت ہوتا اور پھر مشروطہ ہوتا کیونکہ یہ منتظم تھا -

ناصرالدین شاہ کا بڑا بیٹا اور اصفہان کا سابق زبردست مگر ظالم گورنر تیس ہزار آدمیون کے ساتھ شیراز مین وارد ہوگیا
دوسرے قہوہ خانہ مین جہان آج دوپہر آرام کیا ایک گرو کہتا تھا کہ اخوند ملا محمد کاظم خراسانی کے بیٹے کو کرمانشاہ
مین قتل کرون گا - راستے مین گذرتے وقت معلوم ہوا کہ محمد علی شاہ وارد تبریز ہو گیا ہے تبریز گورنر کرمانشاہ سے بھاگ گیا ہے
ایک قہوہ خانے مین ایک شخص نے جناب اخوند پر تبرا شروع کیا - ہمارے ساتھی یعنی تاجر کاظمین اور مُلا سے سامرہ دو
ایرانی تھے مگر بہت ڈرپوک تھے - راستے بھر مجھ سے پالیٹکس مین چپکے چپکے گفتگو کرتے جاتے تھے مگر اس شرط پر
کہ آواز بلند نہ کرون آخر اونھون نے کہا کہ جناب اخوند کو لوگون نے دھوکا دیا - وہ تو غریبون کی ہمدردی چاہتے تھے -
کہ بڑے لوگ غریبون کو نہ دبا جائین - لوگون نے تعدی کی اور بُرا مشروطہ قایم کیا - جناب اخوند عالم ہین ایسا
جملہ نہ کہو - یہ لوگ کہتا تھا کہ مین نے قسم کھائی ہے فرزند اخوند کو قتل کرونگا جب وہ مشہد مقدس سے لوٹینگے تا کہ شیخ
فضل اللہ کے قتل کا انتقام ہو - ہمارا ساتھی ایک طہرانی حریت طلب تھا اوس نے کہا عالم کی شان مین ہرگز ایسا نہ کہو
یہ سب لوگ کہہ رہے تھے کہ بابیون اور شیخیون نے یہ مشروطہ برپا کیا ہے +

مین خاموش تھا کہ یہ جاہل لوگ خود اپنے آپ کو بُرا کہہ رہے ہین - کیونکہ مجلس شوریٰ کے معنی ہین کہ انھین
لوگون کے نائبون کے مشورے سے سلطنت کا کام چلایا جاوے +

ایک گرو نے سوال کیا کہ مشروطہ زمانہ رسول مین تھا؟ - مین نے کہا کہ "رسول معصوم تھے - خطا نہین کرتے
تھے اون کو ضرورت نہ تھی - پھر بھی قرآن مین رسول کو معاملات مین مشورہ لینے کا حکم ہے" - ہمارے ساتھی نے
گرو سے پوچھا کہ بھائی قہوہ خانہ عام جگہہ ہے سب طرح کے لوگ آتے ہین اگر کوئی پوچھے کہ مشروطہ نے تمھارے
ساتھ کیا برائی کی؟ تم کیا جواب دوگے؟ - اوس نے کہا کہ "میرے دو گاؤن ضبط کر لئے" - مین نے سمجھا کہ اس شخص
نے کوئی بغاوت کی ہوگی جس پر اوس کی جائداد ضبط ہوگئی +

آج جعفر دون کی نہانہ تھی - خود ملازمین پوست کہتے تھے کہ مشروطہ اوٹھ گیا مجلس کو آگ لگ گئی - یہ سب لوگ
جاہل اور پارلیمنٹ کے خلاف تھے - کسی نے سچ کہا ہے -

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے ؛ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اصل بات یہہ ہے کہ جب ناواقف اور جاہل لوگ بحثون کو اپنے افسرون پر بھروسہ ہو تو اس صورت مین اُن کو جو چاہو سمجھا دو۔ خبرون کا یہ عالم تھا کہ طہران سے مجلس بھاگ گئی۔ حکومت باقی نہین رہی۔ عصر کے وقت ہم جس منزل پر پہنچے وہان سے پیادہ چلنا پڑا۔ غالباً ان ظاہری جوشیلے اسلام پرست اور مخالف مشروطہ گاڑی بانون نے میرا تام چینی کا توشدان جس مین برتن اور ولایتی بسکٹ بھرے تھے نکال لیا۔ دو تین میل چلنے کے بعد معلوم ہوا۔ مگر یہ حرکت میرے نزدیک نائب پوستہ کی تھی۔ اس شخص نے آج بہت سے انتظام کیا کہ گاڑی سُست چلے تاکہ ہم دن سے وارد کرمان شاہ نہ ہون۔ گاڑی کو عمداً آخری منزل مین نہایت آہستہ لے گئے۔ تین چار گھڑی رات گئے وارد کرمانشاہ ہوئے اور کسی قسم کی روشنی گاڑی کے پاس نہ لائے۔ اندھیرے مین لوگون کا اسباب بٹا۔ ہم نے نائب کو انعام دو قران دینے چاہے تھے اوسنے کم سمجھکر واپس کر دئے۔ ہمرے ساتھی تاجر ہمدانی کی عبا ایک لونڈے کی گم ہو گئی تھی اور نائب پر شبہہ تھا اونھون نے انعام دیا۔ اسی وجہ سے گاڑی مین سے میرا کمبل جو مظفر نگر کی ساخت تھا غائب کر دیا اور اندھیرے مین صندوق بھی غائب کر دیتا مگر میرا ساتھی پہونچ گیا اور سامان ہم نے نکال لیا۔

جہان گاڑی اُتری وہان سامنے ایک پختہ اور اچھی مہمان سرا ئے تھی اوس کی بالائی منزل پر ہم گئے اور رات کو بہت عمدہ کھانا آش پز نے بھیجدیا۔ چاول تو عمدہ تھے۔ اور گوشت و روٹی بھی ہر جگہہ سے اچھی تھی رات کو ایک معتبر شخص نے کہا کہ والی کرمان شاہ بھاگ گیا۔ یہ شیرازی تھا جو ہمارا سامان لایا تھا یہ بھی مشروطہ کے خلاف تھا۔

کُرودن کی تعلّی

کُرودن کی شیخی بھی بہادری سے بڑھی ہوئی ہے یہہ دول سے عموماً دوت سے لڑتے ہین کبھی شکست ہوتی ہے کبھی فتح۔ ایک کُرو کہہ رہا تھا کہ ہمارے پاس سردار ہو تو چار ملک فتح کر لین "یکبار با چہار دولت جنگ بکنیم" ایک نے کہا کہ ایک کُرو پچاس عثمانی فوج کو کافی ہے۔ محمد علیشاہ نے حماقت کی کہ بھاگ گیا۔ یہان آتا تو پھر بادشاہ ہو جاتا اور سالار الدولہ اگر محمد علیشاہ سے کہتا (گالی دیکر) کہ تو کون ہوتا ہے مین بادشاہ ہون" تو ہم اوسی کو بادشاہ بنا لیتے ✤

مہمان نوازی شام کو قریہ رباط مین ایک غریب کُردی عورت سے بعض مسافرون نے چھاچھ مانگی اوسنے کہا کہ اتنے آدمیون کے لایق نہین مگر ایک بڑا پیالا عورتون کے لئے جو گاڑی مین تھین لائی جسکو ۷-۸ آدمیون نے پیا اور ۱۰ اصرار سے دینا چاہا مگر بڑھیا کُرد نے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ مین نے تو بطور مہمان نوازی دیا ہے کہ آپ لوگ زائر ہین - باوجود جنت جہالت لوٹ کھسوٹ اور شیخی کے کُردون کی یہ سیرچشمی قابل تعریف ہے

مقام کرمانشاہ - ۲۳ جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۷ رجب ۱۳۲۹ھ

کرمانشاہان مہمانخانہ مشہدی محمد مین قیام رہا - یہ پختہ دو منزلہ چونے کی عمارت ہے - یہان ایک ہفتہ قبل عوام نے عدالت خانہ کو آگ لگادی تھی قتل اور لڑائی بھی ہوئی تھی - مالعدایہ الممالک افسر عدالت خانہ نے کونسل انگلیش کے گھر مین پناہ لی - اس کے بعد بھی ۸ - ۱۰ آدمیون کو روز بازار مین قتل کرتے تھے - بدامنی تھی مگر طرفداران شاہ معزول کہتے ہین کہ سالار الدولہ برادر محمد علی شاہ کے آنے کی خبر سے امن ہو گیا - محتشم الدولہ گورنر جنکے نام میرے پاس خطوط تھا طہران کو روانہ ہو چکے ہین اور حکومت شریف خان کے ہاتھ مین ہے جو کُردون کے سردار کا منطع ہے کل سالار الدولہ اور کُردون کے آنے کی خبر ہے مگر شہر سے باہر قیام ہوگا -

یہان کا بازار بہت بارونق اور چھت بھی بہت خوشنما ہے حمام مین گیا - لوٹتے وقت بازار دیکھا اور چوک بھی بہت خوبصورت ہے - بلکہ اس جنگل پہاڑ مین ایسا شہر قابل حیرت ہے - میوہ بکثرت ہے اور برف ایک پیسہ کی دو سیر کے قریب بکتی ہے - کیونکہ آسمانی برف جاڑے مین جمع کر کے گرمی مین بیچتے ہین ٭

یہان اس زمانے مین موسم بہار شروع ہے ٭

کونسل انگلیش ایک معمر شخص ہین - میرے ہم سفر سید ظہور الحسن ہندی اون سے ملے تھے اون سے معلوم ہوا کہ واقعی شاہ سابق معہ ترکمانان شیعہ دولت روس خاک ایران مین داخل ہو گئے ہین[1] - طہران سے آٹھ دس آدمی آئے

[1] واقعی جو ترکمان محمد علی مرزا کے ساتھ ہین وہ عموماً ایران ہی کی رعایا تھے اور سرحد پر روس کے لوگ بھی تھے کچھ روپیہ دیکر چار پانچ ہزار آدمی ساتھ کر لئے تھے ۱۲ - (منہ)

ہین اون سے معلوم ہوا کہ طہران مین گھبراہٹ ہے - وزراء نے استعفا دیدیا ہے +

مین نے اور مولوی سرفراز حسین نے بوجہ علالت سید ظہور حسین ٹکٹ طہران کا لے لیا - گاڑی پر سایہ کرنیکا وعدہ ہے اور ایک دن قُم مین قیام کرکے انشاءاللہ چھ دن کے بعد بسبیل پوستہ وارد طہران ہوںگے +

آقا عبد الحسین پسر آقا سید فاضل اور حاجی محمد کریم ہمدانی (ساکن سرا گاشن) نے ہمارے جدا ہونے کا بہت افسوس کیا - آخرالذکر نے تقاضا کیا کہ مشہد پہونچکر خیریت سے اطلاع دینا اور اوّل الذکر نے کہا کہ اگر نئے تعلیم یافتہ آپ جیسے خیالات کے دس پندرہ بھی یہان ہوتے تو مشروطہ قائم رہتا - جو لوگ حاوی ہوگئے تھے اور جو جرائد (اخبار) نویس ہین اونھون نے دین کی ہجو شروع کردی ہے اور لوگ اس بات کا یقین کرنے لگے ہین کہ مشروطہ ہونے سے دین کی عزت لوٹھ جائیگی - پھر کہا کہ "مشروطہ شرعی کہ شما میخواہید ابداً نخواہد شد در ایران"

[۲۴ - ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = ۲۸ - ۲۹ رجب سنہ ۱۳۲۹ھ یکشنبہ و دوشنبہ]

۲۴ جولائی کو روانہ طہران ہوئے - ہماری ساتھ دوسرے پوستہ مین ایک نئی وضع کا لباس پہنے ہوئے تعلیم یافتہ ایرانی نوجوان ہے جس کو کئی جگہ گروون نے روکا کہ تو مشروطہ ہے - اور ایک دوسرا متوسط العمر شخص تھا اوس نے ہم سے کہا کہ آپ کہدین یہ بھی زائر ہے - منزل صحنہ جہان شام کو پہونچے وہان یہ شخص غائب ہوگیا اور اگلے دن صبح کو پھر اوس گاڑی مین ملا - خوف یہ تھا کہ مشروطہ یا ملازمان حکومت کو گرو پکڑ لین گے کیونکہ بغاوت کا آغاز ہوگیا ہے

ایرانی نوجوان فرانسیسی زبان جانتا ہے - اور کرمانشاہان کے عدلیہ (صوبہ کے جج) کا مددگار رہے - عوام نے عدالت خانہ کو جلا دیا - رئیس عدلیہ میر الممالک کونسل خانہ انگریزی مین پناہ گزین ہے - مددگار دو ایک گروہ ون اور اپنی والدہ کے ساتھ طہران جا رہا ہے - اوس کی والدہ ایک معزز اور معمر خاتون پوستہ مین ہے اوچری ہے ایک گاؤن مین گروون سے کہنے لگی کہ "ہم نہین جانتی کہ یہ شخص جو آیا ہے (یعنی سالارالدولہ) کیا فائدہ اوس سے ہوگا - چیزین اور گران ہوگئی ہین +

ایرانی نوجوان سے اور مجھ سے الگ درختون کے نیچے گفتگو ہوئی آسی خوف سے کہ لوگ سن لین اوس سے

معلوم ہوا کہ طہران میں بالکل امن ہے نائب السلطنت موجود ہیں اوس نے کہا محمد علی شاہ کے آئندگی تجربہ لغو ہے تار سے دریافت ہو چکا ہے اور جو گورنر جدید کرمانشاہان کے لئے مقرر ہوا ہے وہ فوج کا افسر ہے اور فوج سالار الدولہ کے مقابلے کے لئے ۳-۴ منزل پرے جمع ہو رہی ہے ✤

راستے میں کثرت سے خچر - گدھے اور سواروں کے قافلے ملے - کل سڑک اور راہ آباد معلوم ہوتی ہے ✤

منزل صحنہ کے لوگ رات کو منزل صحنہ میں قیام کیا - یہاں کے کُرد بدتمیز اور خاصے ایذا رسان نکلے - یعنی لکڑی وغیرہ چیزوں کے لئے بھاری قیمت لیتے تھے - ایک کچی کوٹھڑی رات کو دی اور اوس کا کرایہ ایک قران لیا اور پھر یہ تقاضا کہ کھانا دو - مُرغی کی ذبح کرائی دو - مُرغ کے صاف کرنے کی مزدوری الگ - چھت جو کوٹھڑی کے پاس ہے اوس پر دو آدمی گھنٹہ بھر تک بیٹھے تھے اور نماز اونھوں نے پڑھی تھی لہذا اوس کا کرایہ دو ورنہ نماز قبول نہ ہوگی - وجہ یہ کہ کوٹھڑی کا مالک اور تھا اور چھت کا مالک دوسرا شخص تھا ✤

جہالت و مذہبی حالت میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہاں مُلّا ہے لیکن کوئی مسجد نہیں - اذان کی آواز میرے کان میں آئی تو پوچھا اگر مسجد نہیں تو یہ اذان کہاں ہو رہی ہے - نہایت سادہ دلی سے گاؤن کے کرد نے کہا کہ ایک اذانچی مقرر ہے وہ اذان دیدیا کرتا ہے - گویا اسی قدر عبادت بتانا کافی ہے - مجھے ہندوستان کے وہ دیہات یاد آ گئے جن میں مُسلمانی کی علامت صرف ایک بیچے کی پڑھی ہوئی چھری ہوتی ہے جسپر کئی پُشت پہلے کلمہ پڑھا جا چکا تھا اور وہ پڑھی ہوئی چھری لوگوں کو اسلام سے وابستہ رکھتی ہے - مگر یہ بات دراصل ان جُہلاء کا قصور نہیں بلکہ ان علماء کی آرام طلبی ہے جو دین کی خدمت کافی طور پر نہیں کرتے اور نہ اُن لوگوں کو خواہ وہ ایران میں ہوں یا ہندوستان یا عرب میں دین کی باتیں اور اخلاق کے تہذیبی اصول بھی نہیں بتلاتے - حالانکہ چند صدیاں گذر چکی ہیں - غالب مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

مرا بسادہ دلی ہائے من توان بخشید ✤ گُناہ کردہ ام و عفو آرزو دارم

راہ کی حالت ۲۵ کو یعنی آج صبح سے کشتیان راستے میں خوشنما و عمدہ طبیعی یعنی باغات و درخت و مکانات

وقفہ ٹھم ہے۔ مگر جیسا یہان سب جگہہ ہے اندر صفائی کچھ نہیں چھپر وغیرہ کے مکانات یا خام عمارتین ہین جن کا
ظاہری منظر خوشنما نہین چھوٹے قصبے ہمارے دیہات کے وضع کے ہین حالانکہ قدم قدم پر چشمے اور نہرین جاری ہین
دونون دن مین ۵ - ۷ پہاڑیون پر سے اُترے اور چڑھے اور نشیب میدانون مین آئے ٭

ہکا بکا ہونا ضلع صحنہ صحنہ مین ایک کُرد کے لڑکے سے مین نے پوچھا آیا تو کُرد ہے؟ - اوسنے بہت خفا ہو کر پوچھا کہ یہ سوال
کیون کیا؟ - مین نے کہا کرد مہمان نواز اور زوار کے خاطر کرنے والے مین نے پائے - مگر تم لوگون کو لوٹتے اور اون کے
کان کترتے ہو۔ "گوش بریدن" ایرانی محاورہ لوگون کو نقصان پہونچانے کے معنے مین مستعمل ہوتا ہے۔ اوس کے
تار جن پہ چلے جانے سے میرے ساتھی رات بھر خوف کرتے رہے کہ کچھ حملہ نہ ہو مگر بفضلہ خوف بیجا تھا - ان بیچارے
لوگون کو آج کل گرانی اور عام مفلسی نے بھی پریشانی مین ڈال رکھا ہے۔ اس مختصر گاؤن مین بھی برف بکتی ہے
چنانچہ دو شاہی (۵ پائی) مین ہم نے کوئی ڈیڑھ سیر برف خریدی ٭

دو دن ہم اوس راستے مین گذرے جہان کُردون کا زور ہے اور یہہ سب مشروطہ کے خلاف ہین - اگرچہ
طہران کی باقاعدہ ماتحتی نہین رہی اور مرکزی حکومت عرصہ سے ضعیف تھی تاہم ابھی تک حکومت کا جوا ہٹا
نہین مگر یہ بالکل تیار ہین کہ کسی دوسرے کی حکومت قبول کرین راستے مین کُردون کے بہت سے بچے ملے جو نہایت
اچھی شکل کے اور تندرست مگر بالکل جاہل اور بے تمیز ہین - افسوس ہوتا ہے کہ یہہ لوگ بوجہ بد عملی اپنا وقت و قوت
بیکار کھوتے ہین ٭ [۲۶ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء - ۳۰ رجب سنہ ۱۳۲۹ھ شنبہ]

مقام چوکار آج دن بھر صرف ۸ فرسخ سفر ہوا - منزل جمیل آباد مین پہونچے تو ایک گھوڑا کم تھا - کئی دن پہلے اوس کے
گولی لگ گئی تھی - چار گھنٹے پڑے رہے اور باوجود اصرار و دھمکانے اور اسلامی جوش دلانے کے قاطرچیون نے
چلنے سے انکار کیا اور کہا اس گھوڑے نہین چل سکتے - جب دوسرے رُخ سے دوسری ڈاک آئی تب روانہ ہوئے -

زوار منتقل جمیل آباد مین ایک گاڑی دلیجان نامی ملی - یہہ فرانسیسی لفظ ڈلیجینٹ (جسکا تلفظ بھی دلیجان ہے)
سے ماخوذ ہے اوس مین قم کے بہت سے آدمی زیارت عتبات کے لئے جا رہے تھے - قم سے خانقین تک ان آدمیون نے

گاڑی سو تومان (سات ۳۳۵) روپیہ مین کی تھی مگر ٹوٹ گئی تھی - ان لوگون سے معلوم ہوا کہ طہران مین بالکل امن ہے اور نامہ ہا انسلطنت موجود ہین - کُردون مین جو خبرین مشہور ہین جھوٹی ہین - مین نے اون کو صلاح دی کہ خود کو راستے مین مشروط ظاہر نکرین صرف زائر کہین زوار کو نہین چھیڑتے - اونھون نے ہنسکر کہا کہ "ہم زوار مشروط نہین بلکہ زوار محض ہین بلکہ زوار مستبد یعنی مُستقل زوار ہین" *

فحش قصہ گوئی یہان قہوہ خانے کے سامنے ہم کو پانچ گھنٹے عرابچی نے کردئے - دھوپ مین ڈالے رکھا - عداوت سے نہین بلکہ بے تمیزی وجہالت سے اور اندر قصہ خوانی ہو رہی تھی جس مین ایک نہایت فحش قصہ ایک شخص جو معلوم ہوا گاڑیبان ہے بیان کرنا چاہتا ہے کسی بادشاہ کا قصہ تھا - اور بیچ بیچ مین کہنا جاتا تھا جیسے ہمارے یہان روضہ خوان اور واعظ کہتے ہین کہ "پڑھو صلوٰۃ" فحش قصے قہوہ خانون مین کہنا یا دولت کی ہجو کرنا سخت ممنوع ہونا چاہیئے - اس قصہ مین حکومت مشروطہ کی ہجو بھی تھی *

ایک جگہہ گاڑیبان بلا جسنے اپنے آپ کو فخر یہ رعایا سے اپرا طور روس بتایا تھا کیونکہ کاکیشیا کا رہنے والا تھا - شکل سے معلوم ہوا کہ چانڈو پیتا ہے - ہمارے رفیق سید ظہور حسن صاحب نے پوچھا کہ مجھے تکان بہت ہے - منزل پر چانڈو کی دوکانین بھی ہین؟ اوسنے کہا کہ چانڈو کو کیا پوچھتے ہو اب چند قیمت ہوگئی ہے کیونکہ محصول زیادہ لگایا گیا ہے پھر بھی سید ظہور حسن صاحب سے معلوم ہوا کہ کرمانشاہان مین بھی بیشمار لوگ علانیہ حقے مین افیون پیتے ہین اور شیشے کی پیالیان اس کے لئے مخصوص ہین *

کُردون کی مرد وعورتین اس تین دن مین جہان ہم ٹھہرے وہان بھی کُردون کی عورتون مین مطلق پردہ نتھا - یہہ لوگ عموماً زراعت پیشہ ہین ان کے بچون اور عورتون کا رنگ کشمیریون بلکہ فرنگیون سے بھی زیادہ سرخ وسپید ہوتا ہے - عورتین خوش وضع ہین مگر عورتون کا نقشہ اچھا نہین ہوتا - مردون کا جسم اچھا ہے اور رنگ تمازت آفتاب سے گندمی ہوگیا ہے - عورتین مثل گون کے ایک لمبا سا کورتہ پہنے رہتی ہین جو عموماً سُرخ ہوتا ہے -

راستے کی حالت یہ موسم زردآلو کا ہے آج کل یہان راستے مین ہلاکت کا ہے - ڈھائی ماقبل جب مین

ہندوستان سے چلا تھا وہاں فصل کٹ رہی تھی آج بھی زراعت پہاڑیوں کی گھاٹیوں پر بہت ملی بستیوں کے پاس باغات
بکثرت ہیں چار پانچ پہاڑوں کو آج بھی عبور کرنا پڑا - اب تک ملک کی یہہ کیفیت ہے کہ ایک پہاڑی پر سے جب اُترتے تقریباً
بیضوی یا دائرہ کی شکل کا ایک میدان آتا ہے - کہیں چھوٹا اور کہیں بڑا لیکن ½ میل یا دو میل قطر سے بڑھکر اب تک
میدان نہیں پایا اسکے چاروں طرف پہاڑ ہوتے ہیں -
پھر دوسرے پہاڑ پر چڑھنے اُترنے کے بعد چھوٹا یا بڑا بیضوی
میدان ملتا ہے جیسا اس شکل سے معلوم ہوتا ہے - - - - - -
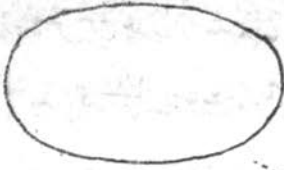
پہاڑوں کے نیچے برابر چشمے اور چھوٹی چھوٹی نہریں جاری ہیں اور زراعت اور باغات ہیں - ملک کی حالت ایسی ہے کہ اگر
فوجیں - توپخانہ اور نئی سیکسم بندوقیں ہوں تو دشمن کا بہت نقصان کرسکتے ہیں اور یہاں سے گذرنا بہت مشکل ہے
سڑک اور چڑھائی کا یہ حال ہے کہ ہندوستان کے رہنے والے یہہ زحمت نہیں سہہ سکتے جو پتھریلی غیر مرتب سڑک پر چڑھنے
اوترنے سے ہوتی ہے - [۲۷ جولائی ۱۹۱۱ء = یکم رجب ۱۳۲۹ھ]

منزل چوکار | رات کو گاڑی کا چوبی ٹپ جس پر فرش لگا ہوا تھا زمین پر اوتار کر اوس کے نیچے مٹی پر بستر کیا - دو آدمی
گاڑی میں سوئے باقی قہوہ خانے کی دوکان میں سو گئے - صبح کو روانہ ہوئے تو دو گھنٹے کے بعد ایک ایسا سخت ناکہ چڑھائی کے
دوران میں آیا کہ ۲-۳ گھنٹے گھوڑے اٹک گئے - جب لوگ اُتر گئے (اور اوترنا تو روز ۴-۵ بار پڑتا ہے) تو گاڑی والے
نے گھوڑے کو پیچھے سے زور سے مارنا شروع کیا اور ایک نے آگے سے کھینچا - مگر ان سخت پتھروں پر پاؤں نہ اوٹھتا تھا
گاڑی پر بھی پتھر سے زیادہ سنگین اسباب لدا تھا - گھوڑے چار قدم بڑھتے اور آٹھ قدم پیچھے (اوترنے تھے آخر گاڑی
کا سرپوش جو لکڑی کا تھا اوتارا اور بنڈل کپڑے جو ۸ عدد لدے تھے اون میں سے ۳ بڑے گز لگائے - جب گاڑی
قلعہ کوہ کے اوپر پہونچی ہمارے ایک ساتھی اور گاڑی بانی نے اون بھاری بوجھوں کو اوٹھانا شروع کیا - میں بطرف
گاڑی کو دھکیلنے کی محنت اوٹھائی ہے اور جب گاڑی چند قدم بڑھے تو پہیے کے پیچھے پتھر رکھ دیتا ہوں - پیاس کی
وجہ سے پہاڑ سے اُترا اور پانی کی تلاش میں روانہ ہوا - مگر یہہ پہاڑ سلیٹ کا تھا - دو میل تک پانی کا چشمہ نہیں ملا

آخر سٹرک سے آدھ میل بازو پر گلشن آباد نامی ایک گاؤن مین چشمہ ملا جس کا پانی کم تھا اور منبع پر بھی بہت سی چھوٹی مچھلیان تھین وہان سرد پانی پیا - اگلی منزل یعنی دولت آباد روانہ ہوا وہ ۴۳ میل تھی اتفاق سے گلشن آباد کے موٹر پر جب سے خستہ ہو گیا تھا اور راستہ بھی بھولا ہوا تھا ہماری گاڑی پہونچ گئی - سوار ہو کر دوپہر کے قریب دولت آباد پہونچے

شہر دولت آباد

دولت آباد کی سڑکین صاف ہین ادھر اُدھر غلاظت نہین ہے - بازار نہایت شاندار اور پُر تکلف سامان سے بھرا ہوا اور رونق مین بغداد کے اچھے بازارون سے مقابلہ کرتا ہے - اگرچہ آبادی بغداد سے بہت کم ہے - یہان صوبہ یزدجرد کا گورنر رہتا ہے آسی ولایت یزدجرد کے بعض حصے کے متعلق دولت عثمانیہ اور ایران مین کشیدگی ناچاقی رہتی ہے کیونکہ حکومت عثمانی کا یزدجرد کے ایک حصے پر دعوی ہے - اصل بات یہہ معلوم ہوتی ہے کہ حکومت عثمانی کے چند فوجی حلقون مین آمد و رفت کا سلسلہ اوس وقت تک صاف نہین ہو سکتا جبتک یزدجرد کے صوبے کے کچھ پہاڑ اور نیچے کا علاقہ اون کے پاس نہ ہو ان فوجون مین آمد و رفت جاری ہونے سے روس کے مقابلے مین عثمانیہ کو آسانی ہو سکتی ہے - اس واسطے چند سال سے وہ آہستہ آہستہ ادھر کی زمین کترتی رہتی ہے - یہان میونسپلٹی بھی ہے جسنے نہر کے کنارے رفع حاجت یا کپڑے و برتن دھونے یا نہانے کی ممانعت کر رکھی ہے - عدلیہ بھی ہے جس سے یہان کے عام آدمی ناخوش ہین - وہ پُرانے زمانے کا موٹا انصاف چاہتے ہین - نظمیہ یا پولیس بھی ہے اس سے بھی لوگ شاکی ہین کہ وہ بابیون کے ہاتھ مین ہے اور ثبوت یہ شخص نے یہہ دیا کہ ایکبار عباس آفندی پسر بہاؤ اللہ (خداے بہائیان) کو ایک شخص سر بازار گالیان دے رہا تھا - پولیس نے پکڑ لیا کہ کوئی گالی دینے کا حق نہین رکھتا - بلوہ کا اندیشہ ہے اور اب آزادی ہے کسی مذہب کے پیشوا کو بُرا نہ کہو - مین نے کہا کہ شاید تہذیب کی وجہ سے ممانعت کر دی ہو شاید عباس آفندی کو سر بازار فحش گالیان دیتا ہو - شہری نے کہا نہین ایسا نہین ہُوا - میرا قیاس یہہ ہے کہ اوس نے عباس کو پیران مشروطہ طلب کا کہکر گالی دی ہوگی یعنی تمہارا پیر عباس ایسا ہے جس سے گرفتار کیا گیا -

بہر حال یہان چند بابی ضرور ہین حاجی نے چند گھنٹہ ہم کو ٹھہرنے کی جگہ دی اور ایک کرسی لا کر دی - یہان

لوگ ڈرڈر کر سالار الدولہ کا ذکر پوچھتے ہین یعنی وہ جو آنے والا ہے کہان ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کی قوت یہان کچھ زیادہ ہے ایک لڑکا جو مجکو بازار دکھلانے گیا تھا اوس سے راستے مین معلوم ہوا کہ نصف لوگ مشروطہ اور عدالت خواہ ہین اور نصف خلاف ہین۔ لُر جو ایک وحشی اور چور اور ڈاکو قوم زمانہ سا سانیان سے چلی آتی ہے وہ بھی قریب ہی رہتی ہے اور یہان کے غریب لوگون کو بہت ستاتی ہے اور خود کو بادشاہ پسند ظاہر کرتی ہے۔ حالانکہ بادشاہی زمانے مین بھی یہی کام کرتی تھی۔ آجکل سب ڈاکوؤن کو سلطنت سے لڑنے اور رعایا کو لوٹنے کا اچھا حیلہ ہاتھ آگیا ہے گورنر اِس صوبہ کا امیر مفخم[۱] تین ہزار فوج لیکر قبیلہ لُر کا انتظام کرنے اور اون کو سزا دینے گیا ہوا ہے یہہ گورنر (یا سابق گورنر) لایق آدمی معلوم ہوتا ہے۔ شہر سے باہر سڑک کے ہر دو طرف جدید درخت خوشنما طریقے سے دُور تک لگائے گئے ہین اور شہر واقعی قابل دید ہے۔ یہان ایسی پُر رونق بستی ایرانیون کا سلیقہ ثابت کرتی ہے اُنکی توجہ شرط ہے۔

یہان سے روانہ ہو کر عصر کے وقت ہم ایسے مقام پر پہونچے جہان گھوڑے بدلے جاتے ہین یہہ چھاؤنی ہے مین نے دولت آباد مین کونسل جنرل ایران مقیم بغداد کا حکم دکھایا اور اصرار کیا کہ میرا احترام کیا جاوے یعنی میرے کہنے پر مال (گھوڑے) باندھکر گاڑی کو فوراً روانہ کیا جاوے۔ نائب نے تعمیل کی اور کہا کہ "چشم"۔ دوسری جگہہ بھی کچھ انعام کا لالچ دیکر ہم لب دنبار روانہ ہوئے۔ ایک افسر جو ۲۰ سوارون کا جمعدار ہے پہاڑون پر بطور گارڈ کام کرتا ہے وہ گاڑی کے ساتھ ہوا اوس کو چاء خوری کا پول یعنی ایک آنہ بطور انعام دیا گیا اور پہاڑ کے نیچے تک اُسنے سوارون کو ساتھ کیا۔ معلوم ہوا کہ یہہ ۲۰ سوار ہین جن کو ۱۶۰ تومان ماہواری ہر سوار کو اوسطاً عـ۸ روپیہ ماہوار ملتے ہین اور گھوڑے کا خرچ بھی اسی مین ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ افسر زیادہ لیتا ہوگا۔ ان لوگون کو اس ٹیلے کی حفاظت کے لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہان سے قوم لُر کی آمد معلوم ہو سکتی ہے اور یہہ ناکا ہے۔

---

[۱] یہہ بختیاری رئیس گو بادشاہ پسند تھا اور محمد علیشاہ کی طرف سے خوب لڑا تھا۔ اس کے پاس سات آٹھ ہزار فوج طہران کی حکومت نے جمع کر دی تھی اور یہہ بھی دیا تھا کہ سالار الدولہ سے لڑے۔ جب مین طہران مین تھا وہ سب فوج لیکر باغی شہزادے سے جا ملا تھا۔ طہران کے اخبارون نے اس خبر کو چھپایا تھا۔ مگر واقعی موقعہ نازک ہو گیا تھا۔ ۱۲ منہ

مغرب کے وقت منزل حسین آباد مین پہونچے - دودھ مشکل سے میسر آیا جس مین روٹی ڈال کر کھائی جو دولت آباد مین خریدی تھی ایک کوٹھڑی ملی اوس مین بیٹھکر روزنامچہ لکھا ؂

[۲۹ جولائی ۱۹۱۱ء]

منزل نوار | آج حسین آباد سے نوار تک تقریباً (۱۰) فرسخ پہونچے - اور راستے مین طہرانیون کی کئی گاڑیان ملین معلوم ہوا کہ ہمدان کے راستے سے چھ ہزار فوج جلوگیری (مقابلہ) سالارالدولہ کی مزاحمت و مقابلہ کے لیے روانہ ہوئی ہے[۱] - ایک گاڑی کارتوسون کی بھی ملی فوج کا ایک کپتان با افسر بھی تھا اوس نے کہا کہ شاہ سابق اور ظل السلطان کے آنے اور فوج روس کے داخل ہونے کی سب خبرین جھوٹی ہین - دوپہر کو ایک منزل سارق مین ایک قہوہ خانے مین ٹھیرے لوگ بہت تواضع اور اخلاق سے پیش آئے - یہان بھی شخصی سلطنت والون کی کثرت پائی جاتی ہے ہمارے ساتھی سید جو طہران و مشہد جا رہے ہین اون کے ساتھ ایک روضہ خوان کشمیری الاصل مگر کربلا کی پیدایش ہے اوسنے کئی دفعہ کنوئین مین مُنہہ دھویا - آج پھر کنوین مین نکسیر دھوئی - باوجود مخالفت کے اوسنے اصرار کیا کہ کنوان ناپاک نہیں ہو سکتا - عرب کے عام آدمیون کی یہی حالت ہے کہ شرعی پاکی کے سامنے صفائی اور پاکی کی کچھ پروا نہین کرتے - شرعی پاکی کا لحاظ بھی مذہبی مقدس لوگ کرتے ہین ؂

آج ہم شہر عراق سے ایک منزل ہر سے اُتر گئے - کیونکہ گاڑی والے نے ٹالتے ٹالتے شام کر دی - یہان ہم جس کوٹھڑی مین اُترے وہ ایک مزدور کی تھی جو باہر سے سامان اندر لایا تھا - صبح کو مین نے کوٹھڑی کے مالک کو نیم قران اوس کی پوسین کوٹھڑی کا کرایہ دیا - مگر اوسنے بمشکل منظور کیا اور کہا کہ مین نے تو کرایہ بہر ندی تھی - یہ ایک بوڑھا غریب حاجی تھا بےغرضی کی یہ تیسری مثال ملی ؂

[۱] مابعد ہمکو طہران مین معلوم ہوا کہ یہہ فوج جیسا اہل ہمدان کو مرعوب کرنے کے لئے شہر مین گردش کر رہی تھی تو اوس کے سپاہیون نے "زندہ باد محمد علیشاہ" کے نعرے بلند کیے اور افسر اوس کو باہر چھاونی مین لے آئے اور مابعد اوس کا بڑا حصہ سالار الدولہ سے مل گیا - ۱۲ - منہ

آج کا راستہ عموماً خراب تھا اور پہاڑ بھی زیادہ خشک اور پہاڑوں میں میدان بھی لمبے لمبے ہیں۔ اس منزل میں جدید گرانی ہے ملکیت سپہدار اعظم فاتح طہران کی ہے کہتے ہیں کہ اون کی آمدنی جاگیری لاکھ روپیہ سال کی ہے[۵۱] اور ایک انگریز تاجر انتظام جائداد پر مقرر ہے اس تاجر کی کوٹھی عراق میں ہے۔ سپہدار چند روز پہلے وزیر اعظم تھے استعفا دیکر روانہ ولایت ہوئے مگر ایک شخص سے معلوم ہوا کہ واپس بلائے گئے ہیں اور صمصام السلطنت بختیاری رئیس الوزرا مقرر کئے گئے ہیں۔

[۲۸ جولائی ۱۹۱۱ء = ۹ شعبان ۱۳۲۹ھ]

شہر عراق اور پولیٹیکل خبرین

آج منزل ساروق سے چل کر شہر عراق میں پہونچے۔ یہہ مقام صوبہ عراق عجم کا دار الحکومت ہے اور اسکے باغات دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ شہر میں داخل ہوتے ہی تمدن کے علامات نظر آئے یعنی ایک عمارت جدید جہان چند ایرانی نوجوان عمدہ کپڑے پہنے کھڑے تھے اوسپر لکھا تھا "ادارۂ عتیقات" یعنی پرانی کمیاب اشیاء کا دفتر۔ گاڑی خانہ کا دفتر بھی اچھا تھا۔ وہان کے افسر سے مین نے اون سختیون کی مختصر کیفیت بیان کی جو ایرانیون کے ہاتھ سے پہونچی تھین۔ اور کہا کہ ایک حد تک میری سرگذشت بہ اصف نامۂ مرزا ابراہیم بیگ سے مشابہ ہے بزرگون کو ایران چھوڑے ستا سو برس ہوئے یہان آکر عجب تکلیف اوٹھاتا ہون۔ اوسنے ایک مخصوص خط لکھدیا کہ ان کو طہران تک تکلیف نہ ہو۔ یہان ایک مہمان خانہ بھی پختہ اور خوبصورت زیر تعمیر ہے جسکے ایک حصے مین ہم ۴ - ۵ گھنٹے ٹھیرے۔ نہا دھو کر کھانا کھایا۔ شہر میں بعض لوگ نہایت اعلے درجے کی نئی لبیڈ وضع مین جا رہے ہین اور ادارہ (کارخانہ) کے صندوقوں پر حروف مین کٹا ہوا تھا "زندہ باد مشروطہ" اسی مقام پر تصدیق ہوا کہ محمد علیشاہ سابق بادشاہ ایران داخل ایران ہوگئے اور استرآباد مین مقیم ہین۔ لیکن یفرم خان چار ہزار سوار لیکر مقابلہ کو روانہ ہوئے[۵۲]۔ اخبار ایران نو سے جو ہم نے دفتر سے منگایا معلوم ہوا کہ طہران مین مارشل لا جاری ہے

---

[۵۱] افسران قبائل کو چھوڑ کر شاید سپہدار سے بڑھکر کوئی رئیس ایران مین نہوگا۔ دولت بھی ان کی سب سے زیادہ ہے مگر ایران مین کوئی مسلمان ہمارے راجہ صاحب محمود آباد کے مقابل کا نہیں نہ قائل کوئی ایسا آدمی ہے جو قومی کامون مین راجہ صاحب ممدوح کی طرح ایک ایک لاکھ روپیہ چندہ دیسکے یا دینے کی ہمت کرے ۱۲۔ منہ

[۵۲] یہہ خبر در اصل غلط تھی ورنہ ابھی چستی اگر مرکزی گورنمنٹ دکھاتی تو یہ روز بد نصیب نہوتا ۱۲۔ منہ

اور نائب السلطنت نے تجار و علما کو دعوت دی جس مین ران کے طور پر ایک لکچر بھی کی ÷

اسی اخبار سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سردار اسعد نے فرانس سے تار دیا ہے کہ بختیاری مشروطہ قایم کرنے مین سخت کوشش کرین موقعہ نازک ہے- سپہدار دوبارہ وزیر اعظم اور صمصام الدولہ وزیر جنگ ہو گئے اور دماکرات و معتدلہ مین اتفاق ہو گیا- باقر خان نے خط بھیجا کہ خدمت کو حاضر ہون- یہ بھی افواہ ہے کہ ۱۲ بڑے سردار بھی محبوس کئے گئے یہ خبر اخبار مین تھی کہ چار اشرار مشروطہ کی ہجو کی وجہ سے مشہد مین گرفتار ہوئے ÷

شہر عراق کی رونق عصر کے وقت ہم عراق سے روانہ ہوئے- یہان کا بازار واقعی شاندار اور پختہ اور بعض لحاظ سے سب شہرون سے ممتاز ہے- گنبج بڑے بڑے اور شاندار بنے ہوئے ہین اور برف ۴ ۱/۲ پائی کا اسقدر آیا کہ ۴-۵ گھنٹے تک رہا- بازار کی چھت پختہ ہے- شہر صرف ایک سو سال سے آباد ہوا ہے- سب چیزین ہندوستان سے زیادہ گران ہین- مگر زرد آلو (جو ایک عمدہ میوہ ہے) اور انگور بہت سستے ہین- مین نے دو پیلین ان کو ایک روپیہ ۱۲ آنہ (۳ قران) کو لیا- ہمارے یہان سے یہ قیمتین بہت زیادہ ہین ÷

عصر سے روانہ ہو کر ہم دوسری منزل پر پہونچے تو گھوڑے نہ تھے اور باوجود سخت اصرار و تقاضے کے داروغہ نے انھین گھوڑون کو جن سے ہم آئے تھے ۱۲ بجے شب کے بعد (عربی ۵ بجے) گاڑی مین لگایا- پھر اگلی منزل ابراہیم آباد جو شہر عراق سے ۸ فرسخ ہے وہان آ کر تین گھنٹے ٹھیر گئے اور صبح تک چورون اور ڈاکوؤن کے خوف سے پڑے رہے ÷

۲۹ جولائی ۱۹۱۱ء = ۳ شعبان ۱۳۲۹ھ

قوم کُرکی حالت و سرکشی کل راہ مین قوم کُر سے دو منزل تک بہت خوف تھا- گاڑیبان نے "یا حضرت عباس مدد" چپکے چپکے کہنا شروع کیا- اور ایک شخص جہان چڑھائی ہوتی تھی اوس قلہ پر چڑھ کر جھانکتا تھا کہ قوم کُر کے چور اور ڈاکو تو نہین اور پستول کا فیر کرتا جاتا تھا- مگر کوئی شخص نظر نہین ہوا- تاہم اس منزل مین گاڑی ایسی تیزی سے چلی کہ گولی اثر نہ کر سکے- کُر ایک قدیم ڈاکو قوم ہے جو زمانہ قبل اسلام سے سوائے ڈاکہ زنی کوئی کام نہین کرتی صوبہ عراق کے ایک غیر زرخیز پہاڑون کے ایک گوشے مین یہ قوم آباد ہے- اور سیکڑون دفعہ لشکر کشی ہوئی اور بیشمار کُر مارے بھی گئے

مگر نتیجہ ہیچ - ہمارے ساتھ عراق سے ایک طہرانی آتش بہاو رحلوائی گاڑی میں چڑھا ہے جو بقول خود حسب ضرورت
تھوڑی سی افیم (چانڈو حقہ میں) پیتا ہے - ان بیچاروں کی طرح نہیں جو نشہ کی غرض سے پیتے ہیں - یہ بہت سخت
مشروطہ ہے اور کہتا تھا کہ محال ہے کہ شاہ سابق کامیاب ہو سکے کیونکہ اکثر قبائل مشروطہ ہیں - اس میں شک نہیں کہ ایل
بختیاری و ایل قشقائی مشروطہ ہیں عرب جو شیخ محمرہ کے ماتحت ہیں اور خود شیخ دل میں خلاف مشروطہ ہے مگر بظاہر
مشروطہ کے موافق - کیونکہ وہ ایران کی کمزوری سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے - لہذا کسی فریق کی مدد نہ کریگا
اسکو نمونہ ایک قصہ اُس شخص نے جسکو مشہدی رضا کہتے ہیں لُر قوم کی نسبت بیان کیا وہ یہہ ہے کہ ۸-۱۰ سال قبل بزمانہ
مظفر الدین شاہ عین الدولہ یا کسی دوسرے امیر کے والی ہونیکے زمانہ میں اس ڈاکو قوم لُر کا سردار پکڑا گیا
اوس کی بیوی دس ہزار تومان لائی کہ اوس کو رہا کردو - گورنر نے انکار کیا - کچھ عرصہ کے بعد سپہ سالار الدولہ نے
(جو کردستان میں اب بخلاف گورنمنٹ ایران جنگ کی تیاری میں مشغول ہے اور اوس وقت کردستان
کا گورنر ہو گیا تھا) چار ہزار تومان (بارہ ہزار روپیہ) لیکر چھوڑ دیا تھا - اوس دن سے آج تک کبھی سرکاری مالیہ
قوم لُر کے سردار سے وصول نہیں ہوا -

کل کی منزل میں سہ پہر کو ایک نائب (جو عمر باغچی سے اوپر گاڑی خانہ کا عہدہ دار ہے) کو میں نے پھر عراق
کے دفتر کا سفارش نامہ دکھایا جو اوس کے افسر نے لکھا تھا - اس غرض سے کہ جلد روانہ ہو - اور راستے میں معطلی نہ ہو
اوسنے پڑھکر ایک بخیلی لڑکے کو جسنے اوس کو دیا تھا اوس کے پاس پھینک دیا - مجھکو بہت برا معلوم ہوا اور میں نے
کہا کہ تمھاری قوم میں اپنے افسر کے احترام کا اور دوسرے آدمیوں کے احترام کا کیا کبھی دستور ہے؟ - اوس نے سفارش لکھنے
والے کو فحش گالیاں دینی شروع کیں کہ مال (یعنی اسپ) موجود نہیں اور حکم دیتے ہیں کہ مال لگا دو - پس
میری شکایت کردو - لیکن جب اوس بے تہذیب آدمی کو میں نے دھمکایا تو آخر میں مجھکو دعا دی کہ "خدا پدرت
را بیامرزد" میرا کیا قصور ہے؟

اخلاق مردم راہ | مجکو اتنے تک جو تجربہ عجم کا ہوا وہ بد قسمتی سے صرف تا طرجی - گاڑیبان گاڑی خانے کے لوگ

اور اون لوگون کا ہے جو سفر مین مسافرون پر گذران کرتے ہین۔ ان کی بنا پر کسی مُلک کے اخلاق کی نسبت رائے قایم کرنا یقیناً ظلم ہے۔ لیکن ان لوگون کی عادت مین جھوٹ بولنا مثل سچ بولنے کے قابل تعریف ہے۔ چانڈو اور افیم کا استعمال (اور لوگ کہتے ہین شراب کا بھی) بکثرت ہے فحش گوئی صبح سے شام تک جاری ہے اور قسم کھانا ایک کھیل ہے۔ ان کے عادات و اخلاق و طریقہ مدارات بجز بعض صورتون کے وحشیانہ اور قابل نفرت ہین۔ بعض اوقات سوال کا جواب دینے سے بھی کارہ ہین۔ مگر بات یہہ ہے کہ جس چیز کو یہہ لوگ معمولی سمجھتے ہین وہ ہمارے نزدیک سخت کج خلقی ہے کیونکہ اون کے طریقے دوسرے ہین۔ اور ہمارے ہندوستان کے اسی طبقہ کے آدمی ان کے مقابل غنیمت ہین۔ وہان دوکاندار مسافرون کو اسقدر ایذا نہ دین گے نہ بھٹیارے ایسے لالچی ہون گے ان امور مین زیادہ باعث افلاس کا بھی ہے کہ چھوٹے مقامات پر تجارت کم ہے۔ شہر کے لوگ پھر بھی غنیمت ہین اور پڑھے لکھے لوگ تو سب خلیق معلوم ہوتے ہین +

جس راستے سے ہم پچھلے دو دن مین گذرے وہ اسقدر شاداب نہین اور پانی بھی کم ہے۔ لیکن جہان پانی ہے وہان بستی بھی ضرور ہے اور بڑے بڑے گاؤن ہین +

غلہ گاہنے کا بہتر طریقہ ایک جگہہ مین نے فن زراعت مین ان لوگون کو ہندوستان سے بھی زیادہ متمدن پایا۔ ہمارے یہان جو غلہ گاہتے ہین اوس کا طریقہ یہہ ہے کہ لان کو زمین مین ڈالدیتے ہین۔ بیلون کو اوسپر چلاتے ہین بیلون کے پیچھے ایک شخص ہانکتا جاتا ہے۔ یہان بیلون کے پیچھے ایک کھٹولا سا لگا ہوتا ہے اوسپر بیٹھکر آدمی ہانکتا ہے جس سے آدمی تھکتا نہین اور بیلون کا بوجھہ بھی کسیقدر زیادہ زمین پر پڑتا ہوگا +

سرای سنگین قم سے باہر چار فرسخ پر ہم کو سراے سنگین ایک مقام ملا وہان بہت عرصہ کے بعد خربوزہ و تربوز میسر ہوا جو یہان کے حساب سے گران تھا۔ مگر ہندوستان کے نرخ کے برابر تھا۔ یہان پختہ سرا بنی ہوئی ہے اور آرام کرنیکے لئے جگہہ ہے۔ رات کو قم مین پہونچے۔ مہمانخانہ کا ایک کمرہ جو دو منزلہ عالیشان عمارت ہے ایک شب و روز کے لئے کرایہ پر لیا اور اوسپر آرام کیا۔ جو سڑک عراق سے طہران تک ہے اوس کو ایک انگریزی کمپنی نے درست کیا ہے اور

ہل کمپنی ہر ایک گاڑی سے ایک تومان (۱۲ قران) کرایہ لیتے ہین اور سواروں سے اس سے کم مگر پیدل سے کچھ نہین لیتے - واقعی سڑک نہایت خوب ہے
یہ مسافرخانہ بھی سڑک کی کمپنی نے بنوایا ہے - ایک دو ہر کمرے کا کرایہ ۵ قران یا ۴ کچھ ایسا زیادہ نہین - باقی بغیر
فرنیچر کے کمرون کا دو قران روز کرایہ ہے ❊

[بمقام قم - دوشنبہ - ۳۰ جولائی ۱۹۱۱ء = ۴ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج صبح کو قم کے بازار کا ایک حصہ دیکھا - میوہ یہان بکثرت اور ارزان ہے - قالینین خورجیان اور نوار کی خرجین
بہت عمدہ بکتی ہین - گلدستے اور صراحیان دو مٹی کے برتن جنپر سبز و سرخ روغن اور کام ہوتا ہے بہت عمدہ اور ارزان
ہین راستے کے بوجھ کی وجہ سے خریدنا بیکار تھا - البتہ ۲۲ قران کو ایک قالینی خورجی لی جس مین میرا اسباب و بستر علاوہ
بکس کے سب آ گیا - یہان برف سب جگہ سے زیادہ ارزان ہے - ایک ڈلا ۳ - ۴ سیر کا ایک شخص لیئے ہوئے کہتا تھا
کہ ایک شاہی (ایک پیسہ ایرانی) دو تو حضرت عباسؑ کے نام کی سبیل کر دون - یہان کے لوگ عبادت و زہد مین مشہور ہین
مگر مجھکو جانچ کا کافی موقع نہین ملا ❊

مزار معصومہ قم یہان حضرت فاطمہ خواہر امام علی ابن موسی الرضا اور دختر امام موسی کاظم علیہ السلام جو زہد و ورع اور تقوی مین
بینظیر درجہ رکھتی تھین دفن ہین - ان کا گنبد طلائی اور مینار کاشی کے کام کا اعلی درجے کا ناصر الدین شاہ قاچار کا بنایا
ہوا ہے صحن اور اندر عمارت مین شیشے کا کام اور صفائی وغیرہ اچھی ہے مجموعی حیثیت سے صفائی و خوشنمائی کربلائے
معلی سے زیادہ اور خرچ ساخت کمتر ہے - اندر سنگ مرمر کا فرش ہے اور نماز کے لئے قالین جابجا بچھے ہوئے ہین
برآمدوں مین نہایت خوشخط شیشے کے چوکھٹوں مین تختیان لگی ہین جن مین دعائین اور قرآن کی سورتین لکھی ہین -
جیسا مزارات عتبات مین ہر جگہ دستور ہے یہان بھی محراب پیر اور قبے کے اندرونی و بیرونی حصوں مین اور
جگہ جگہ آیات کلام الہی درج ہین - بلکہ یہان کے دروازے پر جو نہایت خوبصورت ہے مین نے یہ نئی بات دیکھی کہ "انا مدینة
العلم و علی بابہا" سنہری حرفون مین کندہ تھا[1] - اندر ایک افغان ساکن علاقہ کرم کا ملا وہ کہتا تھا کہ مین سال بھر

---

[1] ایران مین اکثر بڑے مکانات کے دروازوں پر یہہ حدیث لکھی ہوتی ہے ۱۲

سے نکلا ہوا ہون مجکو ۶ ماہ تک ہرات مین قید رکھا گیا کہ تو رعایا سے بہرہے اور ایران بھاگ کر جاتا ہے پھر واپس
نہ آویگا اور میرے ڈیڑھ ہزار روپیہ لیے۔ لیکن مین نے کہا کہ رعایا ے انگلیس ہون اور کرم ویلی کا رہنے والا ہون
تب عرصہ کے بعد چھوڑا۔ مین نے پوچھا کہ قم کے آدمی کیسے ہین تو اوسنے تعریف کی۔

صحن مین سیاہ عبائین اور برقع پہنے ہوئے عورتین اور بعض مرد جمع ہین اور ایک بڈھا واعظ روضہ خوانی کر رہا
تھا۔ مین نے شہر مین اول مرتبہ مہذب اور مرتب سپاہی وردیان پہنے دیکھے جو پولیس کے محکمہ سے متعلق شہر مین
پھر رہے تھے اور جن کی وضع عثمانیہ سے کمتر مگر ہندوستانی پولیس سے قدرے زیادہ خوشنما تھی بات یہ ہے کہ
ٹرکی اور ایران نے اپنی پولیس کی وردی کم و بیش یورپ کے نمونہ پر بنالی ہے ہندوستان نے ایسا نہین کیا۔
ادارہ گاڑی خانے مین بھی گاڑیان خیمون سے بھری کھڑی ہین اور راستے مین بھی ملین۔ غالباً افسران فوج
کے لیئے روانہ ہو رہی ہے۔ یہان افسر چھوٹے خیمون مین رہتے ہین جس کو چادر کہتے ہین اور سپاہی زیر آسمان
بسیرا کرتے ہین ؛

تصاویر مین نے حضرت معصومہ کے مزار پر چند تصویرین لٹکی ہوئی دیکھین جن کو جناب میر اور حسنین اور دیگر صحابہ جناب امیر اور
رسول کی تصاویر بیان کیا جاتا ہے۔ مجکو ان بالون سے قدرتاً کراہت ہے کیونکہ تصویرین غلط ہین خوشنما نہین
ہین۔ اون کی تعظیم نہ کیجا دے تو ناممناسب ہے اور کیجاوے تو گناہ ہے۔ شبیہہ کا بنانا بھی خراب ہے اور پوجنا بھی ناجائز ہے
اور پھر غلات اور جہال شیعہ سے اندیشہ ہے کہ تعظیم نہ کرنے لگین۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ اوپر کے طبقہ علماے نجف و کربلا کے
خیالات بہت سلجھے ہوئے ہین اور وہ در پردہ ایسی حرکات کو روکتے رہتے ہین تاکہ اسلام کی باگ عوام کے ہاتھ
مین آکر دینی خطرے واقع نہ ہون اور وہ علانیہ مخلوق پرستی نہ کرنے لگین۔ مخلوق پرستی کے لیئے ہر ملک و ہر مذہب
کے عوام اور عورتین ہمیشہ تیار رہتی ہین اور آسانی سے تیار ہو سکتی ہین کیونکہ خالص خداشناسی خواص کا کام ہے عتبات
مین ایسی تصاویر کہین کہین ہین مگر اسقدر کم کہ مجھے یاد نہین پڑتا کہ کہان دیکھی ہین اور کسقدر۔ یہان بعض
تصاویر شاہان صفویہ اور اون کے دربار کی بھی متعلق ہین ؛

طہران کی تازہ خبرین سنین کہ مجد الدولہ اور ظہیر الدولہ داماد مظفر الدین شاہ کی گرفتاری واقع ہوئی ؎

قم کی آبادی قم کی آبادی طول مین دو میل ہوگی - بعض مکانات نئی وضع کے بھی ہین اور عام طور پر برخلاف دیہاتی لوگون کے یہان کے باشندے مفلس نہین معلوم ہوتے - ہماری یہان کاشتکارون مین جاٹ اور رائین سلطنت برطانیہ کے انتظام کیوجہ سے تمول مین بیحد ترقی کر رہے ہین - برخلاف اس کے باوجود زمین کے نہایت اعلی ہونے کے خارجی اسباب ایسے ہین کہ مزارعین یہان زیادہ دولتمند نہین پائے جاتے - لوگ کم فہم اور زود رنج ہین - اس بات سے ناراض ہین کہ مشروطہ نے جادو سے چیزون کو دو سال مین درست کیون نہ کر دیا - لہذا مشروطہ بری چیز ہے اور وہی چیز اچھی ہے جس سے مشروطہ مین یہہ خرابیان پیدا ہو گئین یعنی وہی جہالت اور شخصی حکومت جسنے لوگون کی طبائع کو خراب کر کے اون سے اپنے نیک و بد سمجھنے کا ملکہ نکال لیا تھا ؎

قم کا پل قم کے وسط مین پل ہے اور اوس کے نیچے جنگل بہت خفیف پانی کسی چشمے کا آتا ہے مگر شور ہوتا ہے - مین اوس کے کنارے جا کر نہایا ؎

مرقومہ در طہران سہ شنبہ و چہارشنبہ - ۳۰ جولائی ۱۹۱۱ء یکم شعبان ۱۳۲۹ھ

نیا قم کل عصر کو قم سے روانہ ہوئے - راستے مین نیا شہر ملا اوس کی وضع ایسی تھی جیسا ہماری یہان دہلی - لاہور وغیرہ سے باہر صدر ہوتا ہے - سڑکین چوڑی اور صاف اور مکانات خوش قطع تھے - یہہ بات بتا دینی چاہیئے کہ تمام ایران مین جہان جہان مین گیا ہون کم از کم ۹۵ فیصدی مکانات مٹی کے ہوتے ہین اور اون پر گنبد ول پھیرا ہوتا ہے اور پختہ اینٹون کے مکانون کا ایک حصہ کبھی کچا ہوتا ہے - نئے فیشن کے مکانات کاروان سرا وغیرہ مستثنے ہین - قم سے طہران تک جسقدر مکانات راستے مین آئے بلکہ قم سے پہلے بھی سب پر کھمبے سے اور مٹی کے خوبصورت گنبد تھے اور چونکہ مثل ملک سندھ کے یہان بھی بارش بہت کم ہے اسلئے خام مکانات بہت عرصہ تک قائم رہتے ہین - قم سے آگے ہر منزل پر نئی وضع کے مہمان خانے ملے جو پختہ کوٹھی نما تھے اور لنچ کمپنی جسنے سڑکین درست کی ہین ان کو بھی اسی کمپنی نے بنایا ہے - عام طور پر یہہ بات کچھ کم شرمناک نہین کہ اتنی بڑی قوم اپنی سڑکین نہ بنائے ؎

کوئلہ کی لکھی یادگارین تمام عراق عرب ایران وغیرہ مین جو لوگ پھرتے ہین وہ ٹھہرنیکے مکان پر کوئلے - قلم یا پنسل سے
اپنا نام اور پتہ لکھ دیتے ہین اور اوس کو کہتے ہین "یادگار فلان ابن فلان" ہندوستان مین بھی دیوارون
برجون وغیرہ پر نام لکھنے کا دستور ہے - منزل حسین آباد پر جو طہران سے ۵۰ میل ہے خوبصورت نئی وضع کے برج
اور قلعہ نما عمارت مع کوٹھی کے بنی ہوئی ہے - اس راستے مین علی عسکر ترک تبریزی رعایاے روس ساکن کاکیشیا
کا باغ و مکان ہے - اوس شخص کی ڈاک گاڑی تمام ایران مین چلتی ہے اور یقیناً ہزار سے زیادہ گھوڑے اسکے خانقین
سے مشہد تک ہون گے - ہر گھوڑا صرف دو سو پچاس کا رکھا جاوے تو گھوڑون کی قیمت ڈھائی لاکھ روپیہ ہوئی - مگر اس کا
عملہ لوگون کو بہت دق کرتا ہے اور جھوٹے مکار لوگ اوس کے ماتحتون مین بھرے ہوئے ہین - اس وجہ سے بعض مہمانخانون
مین نہ صرف مالک گاڑی خانہ پر لعنت و نفرین لکھی ہے بلکہ جو شخص اوسپر نفرین نہ بھیجے اوسپر بھی لعنت لکھی ہے - یہہ
قصہ مین نے شیخ محی الدین عربی کی کتاب فصوص الحکم کی بابت سنا تھا کہ علماء نے دشمن ماننے مین فتوے دیا تھا کہ جو شخص اوس کتاب پر
لعنت نہ کرے وہ بھی ملعون ہے لیکن آج ہنسی کا فتوی مسافرون کا اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ٭

قلعہ محمد علیخان منگل کی عصر تک ہم کو طہران پہونچنا چاہیے تھا مگر گاڑی والون کی معمولی کاہل انگاری اور اس حیلہ سے
کہ گاڑیون مین سرکاری مال بطرف ہمدان وغیرہ بوجہ جنگ جا رہا ہے اور گھوڑے تھکے ہوئے ہین ہر جگہ دیر ہوئی -
ظہر سے قبل قلعہ علی محمد خان مین پہونچے جہان ایک بہت بڑا مکان مثل قلعے کے بنا ہوا ہے قم سے طہران تک آبادی
ہے مگر کم ہے - نالے اور چشمے نہایت کم اور جو ہین وہ شور پانی کے ہین - پینے کے لئے مہمان خانون اور گاڑی خانون
سے شیرین پانی کے خزینے بنے ہوئے ہین جہان کہین نل بھی ہے - وہان سے پانی لایا گیا - قلعہ محمد علیخان مین لوگون نے
نہایت کثرت سے تحریرین لکھ رکھی ہین - بعض پولیٹکل بھی ہین مثلاً "مین مدبرین کو مطلع کرتا ہون کہ استبداد (شخصی حکومت
کی جانب داری) پھر زور پکڑ گئی ہے - حکام ہوشیار رہین" - ایک جگہ یہہ شعر و عبارت لکھی تھی جس کا ایک لفظ مین نے
چھوڑ دیا کیونکہ گندہ تھا ۔ دیدی کہ چسان خور دلند اندر --- خود غلط ٭ یک دستہ زاستبداد و یک دستہ زمشروطہ
"بر شما باد اتحاد و اتفاق و ترک ہواے نفسانی" محمد علی الموسوی

میری عادت نہیں کہ اس طرح دیواروں پر لکھوں لیکن یہاں پہلی دفعہ میں نے ایرانیوں کے لئے سبق آموز یادگار اگرچہ سخت دیوار پر دو ما را یعنی خودغرضی[۱] - محبت زر[۲] - دروغگوئی[۳] - شراب[۴] - تریاک[۵] - فواحش[۶] - دشنام[۷] - نااتفاقی[۸] دزدی[۹] - کار ملک خراب کردند[۱۰]

رات کو ایک منزل حسن آباد میں پہونچے وہاں قہوہ خانہ تھا - اس سفر میں تخمیناً ہر ۳ میل پر قہوہ خانہ ہے جہاں ایک نہایت مختصر سادہ چاء کی استکان یا پیشی کا آدھ آنہ لیا جاتا ہے اس قہوہ خانہ سے نہایت گران معمولی خوردنی چیزیں ملیں اور رات بھر اور دن بھر چلکر اور ٹھیر ٹھیر کر آخر ۲۷ میل طے کئے اور علی الصباح قصبہ شہزادہ عبدالعظیم پر پہونچے جو طہران سے ۴ میل ہے - اس مقام سے قبل رات کو ۴۰ بختیاری سواروں کا گروہ ملا -

بختیاری | یہ بختیاری ایران کی ایک قدیم قوم ہے اور مثل افریدیوں کے جری اور نشانہ باز ہے - اور جب سے سردار اسعد و سپہدار نے طہران فتح کیا - یہ لوگ مشروطہ کے حامی سمجھے جاتے ہیں - کردوں کا رنگ تو کھلا ہوا ہے ان کا رنگ تاریک دسانولا ہے - اگرچہ اون کی ناک مثل کردوں کے بڑی اور ماتھا چوڑا ہے لیکن جسامت کم ہے چوری اور ڈاکہ میں بھی کسی قدر بدنام ہیں اور ہم نے آج شام سے قبل سنا کہ کرمانشاہ جاتے وقت بعض زائروں کو انھوں نے لوٹ لیا تھا - اس وجہ سے ہمارے ایک ساتھی جن بیچارے کا سارا روپیہ اون کے بکس میں تھا سخت ڈر رہے تھے - یہہ لوگ طہران سے ۸ میل پر ایک قہوہ خانے پر کھڑے اوسی معمولی نرخ یعنی دھیلے کی پیالی کا آدھ آنہ رہے تھے اور کوئی تعدی نہ کرتے تھے لکھنوی ساتھی کو قریباً خفقان ہو گیا کہ بس اب لوٹ لیں گے مگر جب انھوں نے توجہ نہ کی تو انھوں نے سوچا کہ قہوہ خانے کی روشنی کی وجہ سے ڈرتے ہیں - گاڑی آگے چلیگی تو ضرور لوٹیں گے - مگر ہمنے پروا نہ کی اور گاڑی چلوا دی - چنانچہ بخیریت بیرون طہران آ گئے ❊

[۱۳ جولائی ۱۹۱۱ء]

۱۰؎ لیکن یہ بھی نادرست نہیں کہ خود ہمارے ہندوستان کی خرابی بھی انھیں اسباب سے ہوئی - دیکھنا یہہ ہے کہ جو دوا ایران کو بتائی گئی وہ اوس وقت تو نہیں ملی جب مرض لاعلاج ہو گیا تھا ۱۲ - منہ

طہران

آج طہران میں دو گھنٹہ دن چڑھے داخل ہوئے - شہزادہ عبدالعظیم سے طہران تک جو سڑک ہے وہ کچی اور نہایت لغو ہے - شہزادہ عبدالعظیم کا بازار چھوٹا اور پر رونق ہے - ہم حرم کے اندر نہیں گئے - مگر ایک بڑے باغ مین طلائی گنبد اور کاشی کے کام کے عالیشان مینار اور شاندار دروازہ نظر آتا تھا +

خاص طہران سے ... جہان تک ہم آئے مکاتب اور مدارس کے بہت سے بورڈ ملے - مثلاً مدرسہ سعادت - مدرسہ حریت - مکتب کاسبان مکتب ہمت - مکتب حمیت اس قسم کے نام تھے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ طہران میں تعلیم کا خاص زور ہے - اگرچہ یہ تعلیم ابتدائی یا اوسط درجے کی ہے - نہ صرف اس زمانہ تہذیب میں بلکہ ہمیشہ ایران مین طبقہ اعلیٰ اور اوسط اپنے زمانہ کی معقول و منقول تعلیم حاصل کرتا رہا ہے -

حمام مین جا کے کپڑے بدلے اور آرام کرنے کے بعد ایک گاڑی جس مین فرانس کی طرح صرف دو آدمیون کی نشست ہے اور جس مین خوبصورت مخمل کی سیٹ ہے تخت زمرد تک ۲ قران مین کرایہ کی تا کہ مرزا محمد باقر کشمیری مجتہد حق کے نام خط ملاقات تھا ملون راستے مین میدان توپخانہ ملا جس کی بابت مابعد ذکر کرونگا اور دو - تین میل بازار گلیان اور مکانات طے کرنے کے بعد بہت مشکل سے مکان کا پتہ لگا - عالم موصوف کوئی ۳۵ برس کے جوان اور مہذب آدمی ہین انھون نے بہت خاطر کی ایران اور انگلستان کی رعایا کے درمیان جو تعلقات ہین ہم اوس مین منجانب ایران رنج ہوتے ہین اون کا خوشنما مکان ہے - حالات موجودہ سے متنفر تھے - خصوصاً اس بات کی کہ ارکان مجلس کے خیالات مذہبی مرے ہین - ہم نے کہا کہ اچھے آدمی کیون منتخب نہین کرتے - تو انھون نے کہا کہ لوگ جانتے نہین - یہین کی نامردگی ہو جاتی ہے شیخ فضل اللہ نوری جو مشروطہ کی مخالفت کی وجہ سے یہان سے چلے گئے اون کے باغ کے سامنے اس عالم کا مکان ہے - مگر شیخ نوری کے باغ کے نام کو ہمنے پوچھا تو کسی نے نہ کہا کہ ہم شیخ نوری کا مکان جانتے ہین - گویا اس شیخ کو بالکل بھول گئے +

ان مجتہد نے کہا کہ آپ کو شبہ نہ ہو مین مستبد نہین ہون مگر مجھے ظل السلطان کے ظہور سے قبل ایران کی اصلاح

آتیہ نہین - ان سے یہ خبر بھی معلوم ہوئی جیسا اور شخص ابھی بازارون مین کہتے ہین کہ شاہ سابق ایران سے بھاگ گئے وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مجلس نے اون کے سر پر ایک لاکھ تومان (تقریباً ۳ لاکھ روپیہ) کا اشتہار دیدیا ہے اور روپیہ بینک مین داخل کردیا ہے - شاہ کو کسی پر بھروسہ نہ رہا اس لئے چلدیئے ✤

اخبار استقلال (جو فرقۂ اتفاق و ترقی کا ہے) مین نے اوس مین یہ خبر نہین دیکھی - کل یہ اخبار مین نے ا کو خریدا - ٹریموے پر خود اخبار فروش لڑکے لاتے ہین اوسنے لکھا ہے کہ محمد علی مرزا کا آنا موجب برکت ثابت ہوا کہ مختلف فرقون مین اتفاق ہوگیا - اور اب وہ سب ملکر شاہِ سابق سے جنگ کرتے ہین ✤

اخبار آئینۂ عیب نما ایک اور اخبار آئینۂ عیب نما ۴ صفحے کا بطور پنچ ہفتہ وار طہران سے لیتھو مین چھپکر نکلتا ہے اوس کے پہلے پرچے مین سنے دیکھے جن مین سے ہر ایک مین ایک ایک تصویر سپہدار - ناظم الملک - سردار اسعد - سلطان احمد مرزا اخوند ملا محمد کاظم کی تھی اور ان سب کی تعریف تھی - یہ اخبار اتفاق کی خوبیان اور مستبدون کی برائیان کرنے اور اون کی بھونڈی تصویرین عجیب طریقہ سے چھاپنے کے لئے مخصوص ہے اور آخر کالم پر پولیٹکل نصیحتین ہوتی ہین -

ایرانی سکے مین یہان ایرانی سکون کی تفصیل لکھتا ہون سب سے اول ایک قرص سکہ دینار ہوتا ہے جو بازار مین نہین ملتا ہماری دمڑی سے بھی کم ہے ✤

۵ دینار = ۱ شاہی یعنی تقریباً ہندوستان کا ایک پیسہ ۴ شاہی = ۱ عباسی (صرف حسابی سکہ ہے)

۲ شاہی = ایک سنار (یعنی صد دینار) ۵ شاہی = ربع قران (سکۂ نقرہ مگر کامیاب)

۱۰ شاہی = نیم قران (سکۂ نقرہ)

۲۰ شاہی = ایک قران - نقرئی سکہ جس مین حساب ہوتے ہین اور اوس کو ایک ہزار دینا کہتے ہین -

دو قران = یا دو ہزار سکۂ نقرہ جو کثرت سے چلتا ہے -

ایک قران ہندوستان کے ۵ ؍ سے کبھی کم اور کبھی مساوی ہوتا ہے -

۱۰ قران = ایک تومان یہ بھی محض حسابی سکہ ہے - بہت کم طلائی تومان نظر پڑے - مگر موجود ہین -

غالباً سونا مہنگا ہونے کی وجہ سے لوگون نے اون کو پگھلا کر سونا بنا لیا ہے - البتہ ایک تومان کے نوٹ جسکو اسکناس کہتے ہین بینک شاہنشاہی ایران بکثرت جاری کرتا ہے - بازار مین خرید و فروخت اس طرح ہوتی ہے مثلاً گاڑی کا کرایہ میدان توپخانہ سے تخت زمرد تک کیا ہے؟ - جواب - دو ہزار دینار - نیا آدمی ایکدم گھبرا جاوے مگر گھبرانے کی بات نہین - مطلب ہمارے سکہ مین ۹ ر ہے - مجکو پہلے دن بہت تعجب ہوا تھا *

پولیس | پولیس یا امنیہ طہران مین کئی ہزار ہے لیکن اکثر کم عمر لڑکے ہین - نہین معلوم اسمین کیا مصلحت ہے - اور ان لڑکون کا رعب لوگون پر کیا ہو سکتا ہے *

فوج کے لوگ بھی پھرتے ہین - پولیس اور فوج دونون کی وردیان اچھی ہین - مگر مین بہت سے لوگون مین افیم و چانڈو کے صاف نشان پاتا ہون جس سے چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے *

یہان طہران مین لینڈو اور وکٹوریہ بہت گاڑیان نظر آتی ہین - بعض کے پیچھے سوار بھی ہوتے ہین شہر مین کامل امن ہے -

[طہران - ۱۳ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۸ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج روزنامچہ کا اخبار سے مقابلہ کر کے معلوم ہوا کہ کئی دن کہین غائب ہو گئے کیونکہ آج بموجب اخبار وہی تاریخ ہے جو مین نے اوپر لکھی ہے *

نبیرہ شیخ زین العابدین | آج آقا شیخ محمد رئیس محکمہ تمیز کے مکان پر گیا - وہ نہ تھے - شیخ حسین صاحب مجتہد کربلا کے فرزند موجود تھے - سیر مفصل حال اون کو شیخ محمد رضا نے لکھ دیا تھا - آج کے چچا شمران گئے تھے جو ایک پہاڑی آبادی طہران سے ۵ - ۶ میل پر ہے - وہان گرمی مین سب معزز لوگ چلے جاتے ہین *

اس مکان مین لوگ عموماً موجودہ گورنمنٹ کے خلاف تھے - ایک نوجوان جو سوائے ٹوپی کے باقی کل لباس و وضعدار فرنگی منش رکھتا تھا اور دبیر الملک اوس کا خطاب تھا کہتا تھا کہ لوگ حکومت موجودہ کے بہت خلاف ہین محمد علی شاہ کو بھی پسند نہین کرتے - اگر کوئی اور ہوتا تو ادس کو فوراً کامیابی ہو جاتی - اس کے ہاتھ مین مشہور متمدن اور مقنن ملک فرانس مونٹسکو کی کتاب سپرٹ دی لا (منشا القانون) تھی - اور فرانسیسی زبان

سے ماہر تھا - یہہ کتاب سے ڈیڑھ سو برس قبل لکھی گئی تھی اور اس سے انقلاب فرانس کی بانیون پر بڑا اثر ہوا تھا

بازار و خیابان آج جس حصہ سے گذرا ہوا وہان کے بازارون کو زیادہ غور سے مین نے دیکھا - یعنی میدان توپخانہ کا بازار - بازار میدان تہران کی قطع الہ آباد کے بیرونی حصے کے سڑکون کی چوڑائی اور دوکانون سے بہت ملتی ہے اور یہہ بیرونی حصہ کلکتہ اور بمبئی کے یوروپین حصہ کا تو نہین لیکن دیسی آبادی کا مقابلہ کر سکتا ہے دوکان پر فارسی و فرانسیسی مین نام لکھا ہے - مثلاً کتابخانہ ملت - کتابخانہ رحمت - کتابخانہ سعادت ان سے مراد صرف کتب فروشون کی دوکانین ہین - کتابون کو سلیقے سے لگایا گیا تھا جیسا انگریزی کتب فروشون کا قاعدہ ہے - ایک کتاب بچون کی تھی جس مین مصنفین کے مختصر حالات و نصائح ۱۸۰ صفحے پر تھے اس کو مین نے خریدا اوس پر قیمت دو قران لکھی تھی - کتب فروش نے ۲½ قران مانگا اور پھر ایک قران لے لیا - کتاب کی قیمت کا تعین نہ ہونا عجیب کی بات ہے مگر ہندوستان مین بھی یہی بیماری ہے - بال کاٹنے کے سیلون بھی سنا ہے موجود ہین کہ جہان کی خاتومین ہے بال کٹوائے جاتے ہین - خیاطی کی وضعدار دوکانون کی بہت کثرت ہے اور قالین وغیرہ دیگر فرنیچر بھی کثرت سے بکتا ہے ÷

مرکز پولیس اضلاع ایک بہت عالیشان مکان ہے جو تمام ملک کی پولیس (امینہ) کا ادارۂ مرکزی ہے - اوس کا دروازہ مثل ایک ٹمی درگاہ کے شیشے کے کام سے آراستہ ہے - یہہ گویا انسپکٹر جنرل پولیس اضلاع کا دفتر ہے اور یہان کی خوشنما عمارتون مین ہے ÷

قواعد فوج صبح کو میدان توپخانہ کے سامنے ایک میدان مشق ہے اوس مین ذرا دیر مین پہونچے - میدان بہت وسیع ہے اور اکثر فوج باہر گئی ہوئی ہے - پھر بھی مختلف جگہ کوئی دس پندرہ مختلف کمپٹیان قواعد کر رہی تھین - فارسی زبان مین اون کی صدا دی جاتی ہے - قواعد اچھی تھی اور لباس بھی خاصکر نیلا خوبصورت معلوم ہوتا تھا - مگر سپاہی قدآور نہ تھے - متوسط القامت اور چھریرے بدن کے تھے ÷

ملازم طفل کمر چیدہ ایک لڑکے کو جو بظاہر نیک چلن تھا کل مین نے ملازم رکھا تھا اور اوس کے باپ کے شرط کی